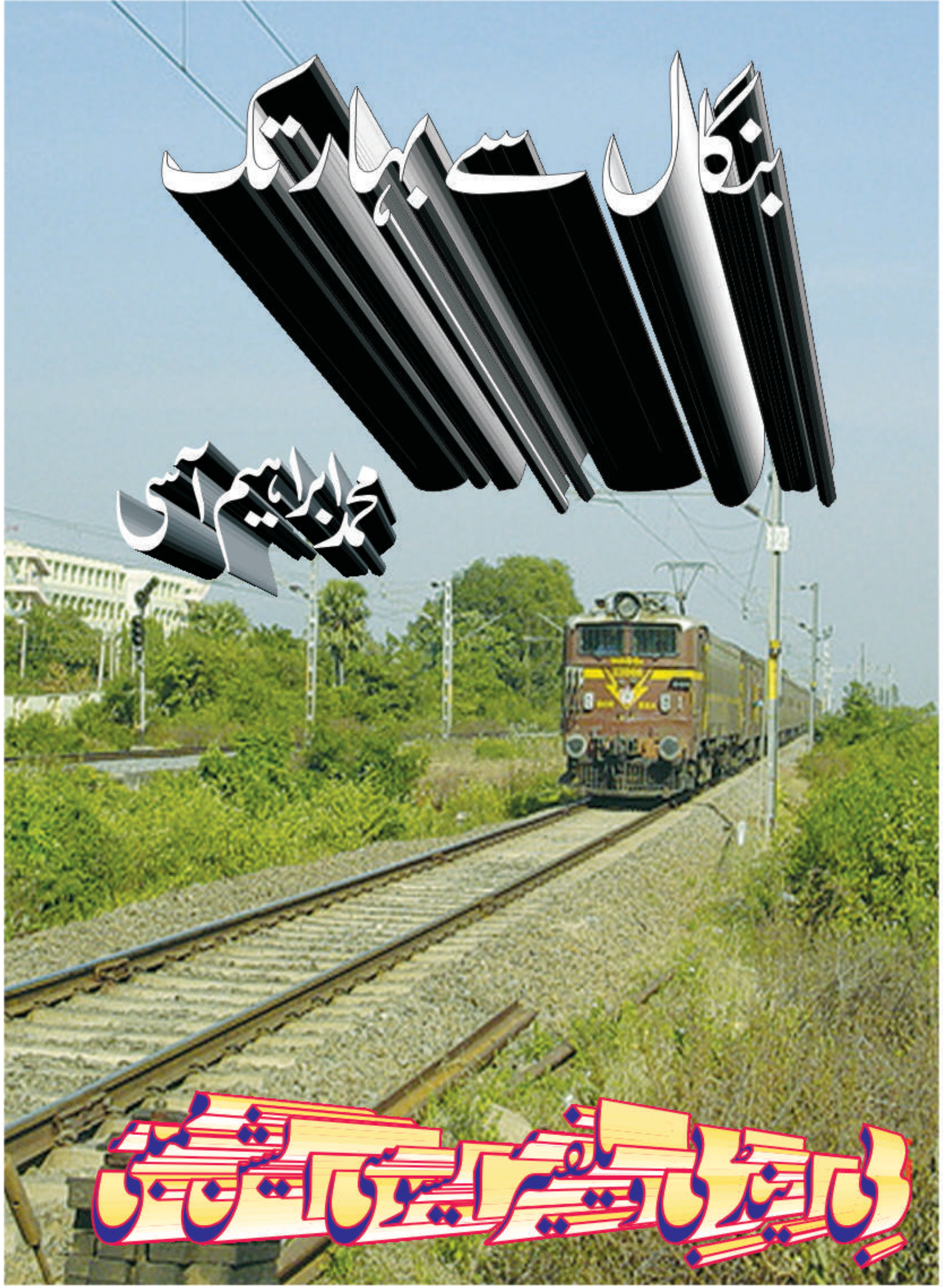


فاضل مصنّف مولانا **محمد ابراہیم آسی** کی قابل قدر تصنیفات

فیضانِ شریعت

ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ایک معرکۃ الآرا تصنیف جو عالمی تحریک "سُنّی دعوتِ اسلامی" کی تبلیغی نصاب ہے۔ آسان لب ولہجہ سلیس اُردو میں فضائلِ عبادات پر منحصر الحمدللہ عوام وخواص میں کافی مقبول ہے

■

سوانحِ سیّد

قطب کھنڈوہ حضرت علامہ مولانا الحاج سیّد حسیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ والرضوان کی مکمّل حالاتِ زندگی اور فضائلِ ساداتِ کرام پر مشتمل ایک جامع اور پُرمغز تصنیف۔

■

دورِ حاضر کی تقریریں

حالاتِ حاضرہ کے پیش نظر جدید عنوانات پر مختلف تقاریر کا مجموعہ عوام وخواص نے کافی پذیرائی کی، بالخصوص مدارس اسلامیہ کے طلبائ نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اس سے استفادہ کیا۔

■

حرمین کا سفر

آسان زبان میں حج کرنے کے طریقے، حج کے اصطلاحات مع تشریح اور مختلف مسائل اور مقدس مقامات کی وضاحت، ایک جامع تصنیف جس کو عوام وخواص سب نے یکساں پسند کیا۔

■

آخری فیصلہ

دیہات میں جمعہ پڑھنے کے بعد نمازِ ظہر کی ادائیگی پر مکمّل دلائل، نامور مفتیان کرام کے فتاوے اور فیصل بورڈ کے فیصلہ کے اقتباس سے مزیّن ایک بے حد کار آمد تصنیف۔

من لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل

ضلع اتر دیناجپور کشن گنج اور کٹیہار پر ایک مکمل تاریخی دستاویز

بنگال سے بہار تک

مصنف

حضرت مولانا محمد ابراہیم آسیؔ صاحب ایم اے بی ایڈ، علی گنج اسلاپور اتر دیناجپور

سرپرست بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن ممبئی

ناشر

بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن ممبئی رجسٹرڈ نمبر ۱۳۶۶

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب	:	بنگال سے بہار تک
تصنیف	:	محمد ابراہیم آسیؔ ایم اے بی ایڈ
کمپوزنگ	:	وسیم احمد (کلکتہ)
پروف ریڈنگ	:	مولانا فیصل نوری، حافظ مظفر حسین، مولانا عبدالحکیم، مولانا عمران اشرف
سنِ اشاعت	:	ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ مطابق نومبر ۲۰۰۳ء
قیمت	:	تیس روپئے
ناشر	:	بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن ممبئی رجسٹرڈ نمبر ۱۳۶۶

اعتذار

کتاب کی تصنیف پروف ریڈنگ اور طباعت میں ہر امکانی کوشش کی گئی ہے کہ کوئی غلطی نہ رہنے پائے اگر بتقاضائے بشری کوئی غلطی رہ گئی ہو یا کوئی گاؤں، بازار یا عرس کا نام نہ آیا ہو یا کوئی گاؤں کے نام میں املا کی غلطی ہو کیونکہ بہت سارے گاؤں کے نام لغوی اعتبار سے بامعنی نہیں ہیں لحاظ آپ فوراً مجھ سے رابطہ قائم کریں یا مجھے تحریری طور پر تفصیلی اطلاع دیں انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں گاؤں، بازار اور عرس کے نام شامل کر لئے جائنگے اور املا کی اصلاح کر لی جائیگی

مصنف کتاب ھذا

محمد ابراہیم آسی ایم اے بی ایڈ

علی گنج اسلام پور اتر دیناجپور۔ ویسٹ بنگال (انڈیا)

سرپرست بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن ممبئی

کتاب ملنے کے پتے

☆ محمد عمران شیخ ابن ضمیر الحق گوگ بستی پوسٹ دھنتولہ اسلام پور اتر دیناجپور

☆ محمد شاہد عرف گروا ابن عزیز الرحمن گوگ بستی پوسٹ دھنتولہ اسلام پور اتر دیناجپور

☆ محمد ارشد ابن سجیم الدین پہاڑ بستی کچنا پوسٹ دھنتولہ اسلام پور اتر دیناجپور

☆ محمد ریحان ابن صلاح الدین پہاڑ بستی کچنا پوسٹ دھنتولہ اسلام پور اتر دیناجپور

☆ حافظ مجیب الرحمن ابن شمس الدین قصبہ دھنتولہ پوسٹ دھنتولہ اسلام پور اتر دیناجپور

☆ مولانا فیصل نوری ابن شفیق احمد کیراف ماسٹر نظام الدین رضا انجنیئر نگ گیرل سوپ سوناپور بازار

☆ مولانا شمس الدین نوری ابن لطیف الرحمن آگے رسیا پورب بستی پوسٹ گنجریا اسلام پور

☆ مولانا محمد نور الاسلام اشرفی ابن محمد دین اقبال اسٹوڈیو لودھن چوک ننگلہ تھانہ گوال پوکھر

☆ مولانا اختر حسین اشرفی ابن محمد تسلیم الدین اشرفی تنظیم اصلاح المسلمین رام گنج بازار الواباڑی اسلام پور

☆ حافظ محبوب عالم ابن خورشید شیخ چنامنا پوسٹ پوٹھیا ضلع کشن گنج بہار

☆ محمد انور شیخ ابن محمد مشیر الدین چھوسیا پوسٹ اسلام پور اتر دیناجپور

☆ مولانا الحاج امان اللہ رضا خطیب و امام مسجد قبا رنگ والا کمپاؤنڈ سات راستہ ممبئی

☆ محمد شمشاد عالم ابن مرحوم حضیر الدین درگاہ بستی پوسٹ پوکھریا پانجی پاڑہ تھانہ گوال پوکھر

☆ حافظ محمد زکریا ابن منیر الدین چنامنا پوسٹ پوٹھیا ضلع کشن گنج بہار

☆ محمد حسین عرف بادشاہ بیدول (لوچہ) پوسٹ بلرام پور وایا بارسوئی ضلع کٹیہار بہار

☆ محمد آفاق عالم دکاندار ساکن علی گنج پوسٹ اسلام پور اتر دیناجپور

☆ محمد ابراہیم آسی انجمن نوریہ حبیبیہ شریفہ بلڈنگ پہلا مالا روم نمبر ۵ ٹمکر اسٹریٹ ناگپاڑہ ممبئی

حمد باری تعالیٰ

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافعِ بلایا تمہیں شافعِ خطایا
کوئی تم سا کون آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

نعت شریف

نتیجۂ فکر: مولانا محمد ابراہیم آسی

عشقِ احمد کو دل میں بسا لیجئے
اپنے ایماں کو تازہ بنا لیجئے

تیرگی چھا گئی ہے لحد میں میری
یا نبی اپنا چہرہ دکھا دیجئے

بڑھ گئی ہے وہابی کی جو سرکشی
خدایا پھر احمد رضا دیجئے

عظمتِ مجتبیٰ کی جو مانگے دلیل
لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا بتا دیجئے

جو نبی کو کہے اپنا جیسا بشر
قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ سُنا دیجئے

دونوں عالم میں آسی گر چاہو بھلا
جاں حبیبِ خدا پہ فِدا کیجئے

فہرست عنوان

فہرست عنوان

فہرست عنوان

تقریظ جلیل

ازنوک کلک۔حضرت علامہ ومولانا نورالاسلام ننگلہ اتر دیناجپور

سنی دارالعلوم محمدیہ مینارہ مسجد بمبئی

ماشاءاللہ کتاب ’’بنگال سے بہار تک‘‘ تغائر نظری سے مطالعہ کیا یقینا کتاب تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے عظیم دستاویز ہے مزید برآں بنگال و بہار کا نقشہ سونے پہ سہاگہ ہے کتاب ھذا کے مطالعہ سے مولانا آسیؔ صاحب کی تحقیقی وتدقیقی فکر خوب واضح ہوجاتی ہے بلاشبہ مولانا آسیؔ نے کمالِ جستجو سے بے شمار اعراس مقدسہ سیکڑوں بازار اور ہزاروں گاؤں کے نام یکجا فرما کر محل وقوع بتاتے ہوئے ناقابلِ فراموش قومی خدمت انجام دیا ہے۔اس دیار کے لوگوں پر مولانا آسی صاحب کا احسان ہے کہ انہوں نے جس عرق ریزی اور جانفشانی سے اس کام کو انجام دیا ہے بلاشبہ وہ کام کسی شیر دل انسان کا ہے۔یقینا بنگال و بہار بالخصوص اتر دیناجپور کشن گنج اور کٹیہار کی دھرتی کو حضرت کی ذات پر بے پایاں ناز ہے آپ نے یہ کتاب تحریر فرما کر اس دیار پر ایک تاریخ مرتب کردی جس کا اندازہ آپ کتاب کے مطالعہ کے بعد خود لگا سکتے ہیں ازیں قبل کسی بھی قلم کار نے ایسی پُرخار وادی میں قدم نہ رکھا لیکن قربان جایئے آسی صاحب کی بہادری پر جنہوں نے نوکِ قلم سے اس وادی کو بھی سر کرلیا۔میں اور بالخصوص بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن کے اراکین آسی صاحب قبلہ کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اراکین کی فرمائش پر یہ کام بحسن وخوبی انجام دیا اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا آسی صاحب کو مزید زورِ قلم عطا فرمائے عمر میں برکت دے اور تنظیم کو بامِ عروج عطا فرمائے (آمین) بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طالب دعا

احقر نورالاسلام غفرلہ

پیش لفظ

بقلم۔۔۔۔مولانا شمس الدین نوری آگے رسیا اتر دیناجپور بنگال

الحمدللہ بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے جسکی جیتی جاگتی مثال یہ کتاب ’’ بنگال سے بہار تک ‘‘ آپ کے ہاتھ میں ہے جو تنظیم کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی یہ کتاب مولانا آسی صاحب کی کدوکاوش کا عظیم ثمرہ ہے جنہوں نے ۹/ماہ کے مدت میں شب وروز ایک کر کے خونِ جگر سے اس کتاب کو تحریر فرمایا۔بی اینڈ بی تنظیم کے جملہ اراکین نے بالاتفاق رائے مولانا آسی کے لاکھ انکار کرنے پر سرپرستی کا تاج ان کے سر رکھ دیا جسکو مولانا بخوبی حسن اسلوب کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔بمبئی کی دھرتی ہو یا دیناجپور کی سرزمین مولانا آسی صاحب کی ذاتِ گرامی محتاج تعارف نہیں جس وقت ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل عظیم الشان کتاب ’’فیضانِ شریعت‘‘ تصنیف فرمائی بمبئی کے آزاد میدان میں چھ لاکھ عوام کے درمیان رسم اجرا کے دوران مولانا کا تعارف کرایا گیا اس کے بعد مولانا کی ذات محتاج تعارف نہ رہی اس کے بعد مولانا کے قلم میں مزید تیزی آگئی اور نصف درجن کتابیں تحریر فرمائیں جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے اس سے بھی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مولانا کتنی جہد مسلسل اور باریک بینی سے اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے ہونگے اللہ تبارک وتعالیٰ دن دونی رات چوگنی مولانا آسیؔ کو دین ودنیا کی نعمت سے مالامال فرمائے (آمین)

محتاج دعا

مولانا شمس الدین نوری

صاحبِ کتاب

از قلم۔ مولانا محمد فیصل نوریؔ ناظم نشر واشاعت بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن

حضرت علامہ ومولانا محمد ابراہیم آسیؔ ایم اے بی ایڈ کے والد محترم کا اسم گرامی محمد مشرف علی ہے آپ کے تین بھائی ہیں بڑے بھائی آفاق عالم منجھلے بھائی اسحاق عالم ان کے بعد پیش محمد سبھی برادران منکسر المزاج ملنسار باریش اورصوم وصلوۃ کے پابند ہیں ۔آسی صاحب قبلہ ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلاپور علی گنج گاؤں کے ایک متوسط اور معزز گھرانے میں آنکھیں کھولیں گھر میں اسلامی ماحول اور اسلامی تعلیم پایا کم عمر میں ہی والدہ محترمہ کے سایہ سے محروم ہوگئے ابتدائی تعلیم مدرسہ سمرقندیہ علی گنج میں حاصل کئے فارسی کی ابتدائی تعلیم ضلع کشن گنج کے مشہور گاؤں مستری بستی سیتل پور میں مرحوم امام الدین کے یہاں رہ کر مدرسہ اسلامیہ عالمگیریہ کھجور باڑی میں حاصل کئے مزید تعلیم کیلئے عروس البلاد بمبئی میں دارالعلوم حنفیہ رضویہ قلابہ میں زیر تعلیم ہوئے اس کے بعد اتر پردیش کیلئے کمر بستہ ہوگئے مدینۃ العلوم جلالی پورہ بنارس اور الجامعۃ اشرفیہ میں علوم عقلیہ ونقلیہ حاصل کئے اور الہ آباد بورڈ سے منشی ،کامل ،مولوی، عالم اور فاضل کی ڈگری لی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ادیب، ادیب ماہر، ادیب کامل کے بعد معلم کے امتحان میں فرسٹ پوزیشن سے کامیابی حاصل کی دارالعلوم عربیہ جیلانیہ کرناٹک میں صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوئے اور وہیں ایک کتاب ’’دورِ حاضر کی تقریریں‘‘ تصنیف فرمائی پھر وہاں سے بمبئی آکر ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل معرکتہ الارا کتاب ’’فیضانِ شریعت‘‘ تصنیف فرمائی اس کے بعد جامیعہ فاروقیہ مدنپورہ میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر براجمان ہوگئے انجمن نوریہ حبیبیہ کے اراکین کی نظر انتخاب جناب آسیؔ صاحب پر پڑی اور ادارہ کی نظامت کیلئے آپ سے گذارش کی اور بصد اصرار آپ کو انجمن نوریہ حبیبیہ کے ناظم نشر واشاعت بنایا گیا آپ نے انجمن کے زیر اہتمام معلوماتی کتاب ’حرمین کا سفر‘ ترتیب دیا بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن کے جملہ اراکین نے بالاتفاق رائے سے سوسائٹی کی سرپرستی آپ کو سونپی جسے آپ بخوبی نبھار ہے ہیں ۱۹۹۹ء میں آسی صاحب کی شادی ضلع کٹیہار بارسوئی کی بلرام پور بیدول گاؤں کے جناب محمد حسین صاحب عرف بادشاہ کی صاحبزادی گلشن احمدی سے ہوئی آسی صاحب ہمیشہ قلم کے سپاہی رہے حق بات لکھنے میں انکی نوک قلم کسی بھی اثر ورسوخ اور صاحب ثروت کو خاطر میں نہیں لاتی اللہ عزوجل زور قلم کو اور زیادہ کرے (آمین)

خیر اندیش

ناچیز فیصل نوریؔ (سونا پور)

کچھ باتیں

جنوری ۲۰۰۳ء کے اول عشرہ کی ایک رات تھی جس میں ہمارے وطن کے چند جیالے نوجوان رات کو ۲ ربجے میرے پاس آئے اور مجھے لے کر ناگپاڑہ پہنچے جہاں بہت سارے نوجوان پہلے سے موجود تھے سبھوں نے بصد عزم مصمم ایک تنظیم بنانے پر گفت و شنید اور تبادلۂ خیال شروع کیا تنظیم کے انتخاب نام کی تجویز رکھتے ہوئے مجھے سرپرستی کا مشکل ترین عہدہ بصد اصرار سونپا میں لاکھ انکار کے باوجود اپنی گردن کو چھڑا نہ سکا اور عہدہ قبول کرتے ہوئے تنظیم کے چند نام انتخاب کیا جس میں سبھوں نے ’’بنگال اینڈ بہار ویلفیئر ایسوسی ایشن ‘‘خوب پسند کیا جسکو مختصر میں ’بی اینڈ بی‘ کا نام دیا گیا۔ تنظیم کو لوگوں میں متعارف کرانے کیلئے ناگپاڑہ جنکشن میں بی اینڈ بی کی جانب سے ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد بروز جمعہ ۲۴ ر جنوری ۲۰۰۳ء کو رکھا گیا جس میں عمائدین شہر اور علماء دین کثیر تعداد میں شریک ہوئے اس تاریخ ساز اجلاس میں بے شمار تعداد میں باشندگانِ بنگال و بہار تشریف لاکر اپنی بیداری کا ثبوت دیا جس کی وجہ سے ناگپاڑہ کا عریض و وسیع جنکشن تنگ پڑ گیا اس جلسہ کی تشہیر کیلئے جلسہ سے چند روز قبل کچھ نوجوان نئ ممبئ واشی بھی گئے جہاں کچھ ناہنجار افراد نے نامعلوم وجوہات کی بنا تنظیم کے چند نوجوانوں پر قاتلانہ نہ سہی جارحانہ حملہ ضرور کیا جس سے کچھ جوان مجروح ہوگئے جذبات میں مغلوب نہ ہوکر انتقامی کاروائی کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے جلسہ کی تگ ودو میں لگ گئے کئ کج فہم حضرات نے جلسے کو رد کرانے کیلئے اپنے دست و پا کو حرکت میں لاکر ہر امکانی کوشش کے ساتھ

جبر کرتے رہے اور ہمارے نوجوان صبر کرتے رہے جس کا ثمرہ یہ نکلا کہ ناگپاڑہ جنکشن میں ایک تاریخ ساز اور کامیاب جلسہ ہوا۔ جلسہ کے بعد ممبر سازی اور برانچ بنانے کی مہم شروع ہوئی جس میں خاطر خواہ کامیابی ملی اور لوگ جوق در جوق اس میں شامل ہوتے گئے بمصداق اس شعر کے

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر

لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

پھر تنظیم کے رجسٹریشن کا سنگین مسئلہ سامنے آیا ۲۲/مارچ ۲۰۰۳ء کو رجسٹریشن کے کاغذات کورٹ میں داخل کردئے گئے شب و روز کی انتھک کوشش اور ایڈوکیٹ محمد علی سولکر صاحب کی جہد مسلسل سے چھ سات ماہ کے بعد ۷/اکتوبر ۲۰۰۳ء کو رجسٹریشن ہوا جس کا نمبر ۱۳۶۶ ہے اسی تنظیم کے زیر اہتمام اپنے وطن پر ایک تاریخی کتاب لکھنے کی فرمائش ہوئی گوناگوں مصروفیات کے باوجود انکار نہ کرسکا اور ایک مکمل تفصیلی تاریخی کتاب ''بنگال سے بہار تک'' ترتیب دیا جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے تنظیم روز بروز بام عروج کی طرف گامزن ہے ہمارے جیالے نوجوان اپنی مصروفیات سے تھوڑا وقت نکال کر اس تنظیم کو آگے بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں تمام اہل وطن سے گذارش ہے کہ آپ بھی اپنے قیمتی اوقات میں سے تھوڑا وقت نکال کر تنظیم کا ساتھ دیکر قوم کی خدمت کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

طالب دعا

محمد ابراہیم آسیؔ



زبان

زبان کی بڑی اہمیت ہے انسان دل کی بات اپنی بھاشا کے ذریعہ ہی دوسرے تک پہنچاتا ہے اس دنیا میں بے شمار زبانیں ہیں۔ بہت سی زبانوں کا رسم الخط ہے جو بولنے کے ساتھ ساتھ پڑھنے اور لکھنے میں بھی آتا ہے۔ بہت سی زبانیں ایسی ہیں جو صرف بولنے میں آتی ہیں لکھنے اور پڑھنے میں نہیں آتیں۔ کیونکہ اس کا رسم الخط نہیں ہوتا۔ اتر دیناجپور، کشن گنج، کٹیہار کے لوگوں کی جو مادری زبان ہے اس کا رسم الخط نہیں ہے اس لئے یہ زبان صرف بولنے میں آتی ہے لکھنے اور پڑھنے میں نہیں آتی اور نہ ہی مستقل اس زبان کا کوئی نام ہے کچھ لوگوں نے اس زبان کو سورجاپوری نام دینے کی کوشش کی ہے لیکن یہ بات قیاس قرینہ سے دور ہے کیونکہ سورجاپور ایک چھوٹا سا بازار ہے جو کانکی اور پورنیہ موڑ کے درمیان واقع ہے لہذا سورجاپوری کہکر ایک بازار کو ضلع یا ریاست پر فوقیت نہیں دیا جاسکتا اور یہ زبان اتر دیناجپور، کشن گنج اور کٹیہار میں مشترکہ طور پر بولی جاتی ہے لہذا اس زبان کو سورجاپوری کہنا مناسب نہ ہوگا۔ ہاں اگر کوئی تحقیق سے یہ ثابت کرتا ہے کہ سورجاپوری کی وجہ تسمیہ کیا ہے یا زمانہ قدیم میں سورجاپور ضلع یا ریاست کا نام تھا تو مجھے اس زبان کو سورجاپوری تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں۔ اگر بات تحقیق تک نہیں پہنچتی تو صرف زبانی جمع خرچ سے اس زبان کو سورجاپوری کہنا لغو محض ہوگا۔ کشن گنج سے شمال سلی گوڑی تک اور کشن گنج سے جنوب کٹیہار تک دو الگ الگ زبان ہے لیکن دونوں میں اتنا فرق نہیں کہ ایک دوسرے کی زبان کو سمجھ نہ سکے بلکہ قدر فرق ہے وہ بھی کہیں کہیں ضمائر وغیرہ میں مثلاً، آپ، اور، ہم، کو کشن گنج سے اتر

کی طرف رہنے والے ''ہمرا'' اور ''تُمرا'' کشن گنج سے دکھن کی جانب رہنے والے، ہامی، اور، تومی، کہتے ہیں۔اس زبان میں تذکیر وتانیث کا خاص فرق نہیں ہے لیکن ضمائر اور الفاظ مخاطبہ میں فرق ہوتا ہے اور فعل میں فرق نہیں ہوتا اس لئے اس زبان کا بولنے والا جب ہندی یا اردو میں مہارت نہیں رکھتا تو ان سے تذکیر وتانیث میں غلطی ہو جاتی ہے مثلاً لڑکا آتا ہے اور لڑکی آتی ہے یہ دونوں فاعل کیلئے اس زبان میں فعل یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے لڑکا 'اَسچھے' اور لڑکی 'اَسچھے' اس زبان میں واحد وجمع میں بھی امتیاز ہوتا ہے اور اضافت کیلئے بھی کچھ قاعدے مقرر ہیں اس زبان میں زیادہ تر الفاظ اردو اور ھندی کے مستعمل ہوتے ہیں اس زبان کا جاننے والا بغیر اردو اور ھندی پڑھے کچھ غلطی کے امکان کے ساتھ بول سکتا ہے اس زبان کو اردو رسم الخط میں بطور مثال پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:

چھوٹے بھائی کی طرف سے بڑے بھائی کو خط

میرے بڑے بھائی ------------------ السلام علیکم

میں خیریت سے ممبئ پہنچ گیا ہوں راستے میں کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی، ممبئ کے حالات بھی سب ٹھیک ہیں آپ میرے لئے بالکل فکر نہ کریں میری پڑھائی شروع ہو چکی ہے اماں اور ابا کو سلام کہدیں اور میرے لئے دعا کرنے کہیں میں آپ کے خط کا انتظار کروں گا گھر میں سب بڑوں کو سلام اور چھوٹوں کو دعا و پیار۔

آپ کا چھوٹا بھائی

محمد اشرف

چھٹو بھائیر طرف سے بَڑو بھائیک خط

مور بَڑو بھئ ------------------------- السلام علیکم

می ٹھیک سے ممبئ پہونچے گیو، راستات کوئی تکلیف نی ہوئے، ممبئ ایر حالات سب لا ٹھیک چھے، تی مور تنے بالکل فکر نہ کرس، مور پڑھائی شروع چھے، امّاں اور ابّا ک سلام کو ہس، آر مور تنے دعا کروا کو ہس، می تو رخو طیر انتظار کروم، گھرت سبھا کو سلام، آر چھوٹو لاک سبھا کو دعا آر پیار۔

تور چھوٹو بھئ

محمد اشرف

تعلیم

تعلیمی اعتبار سے یہاں کے لوگ ستّر کی دہائی کے بعد کافی آگے بڑھے ہیں نصف صدی سے پہلے لوگ اتنی تعلیم پر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن اب اس میدان میں بھی کافی ترقی کئے ہیں الحمد للہ اب ہر شہر کے علاوہ ہر گاؤں میں مدرسہ اسکول قائم ہے اعلیٰ تعلیم نہ سہی درمیانی تعلیم ضرور حاصل کر لیتے ہیں دینی تعلیم میں یہ سرزمین کافی آگے ہے ملک کی ہر ریاست کے ہر شہر میں یہاں کے علمائے کرام درس وتدریس، امامت وخطابت، تصنیف وتحریر کے ذریعہ دین کی خدمت انجام دینے میں مصروف ہیں ملک کے ہر دینی ادارے میں یہاں کے طلباء ضرور زیر تعلیم ہیں۔ ہندوستان کے مشہور شہر ممبئ، دہلی، بنارس، جودھپور، کانپور، الہ آباد، لکھنؤ، مبارک پور، سورت، احمد آباد، مراد آباد، اجمیر شریف، بریلی شریف وغیرہ میں یہاں کے علماء

اور طلباء قیام پذیر ہیں۔ اب لوگوں نے عصری علوم پر بھی توجہ دینا شروع کر دیا ہے کافی تعداد میں لوگ عصری علوم حاصل کر رہے ہیں اتر دیناجپور کے اسکولوں اور کالجوں میں انگلش کے ساتھ ساتھ اردو، ھندی اور بنگلہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔لیکن کشن گنج اور کٹیہار میں بنگلہ کی تعلیم نہیں دی جاتی انگلش کے ساتھ اردو اور ھندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ریاست بہار میں پٹنہ بورڈ سے بہت سارے مدارس منظور شدہ ہیں لیکن صد افسوس منظور شدہ مدارس میں تعلیمی قدر اونچا نہیں ہے اور نہ ہی اساتذہ کرام کو تنخواہ وقت پر دی جاتی ہے جسکی وجہ سے مدرسین کو مالی بحران کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ پرائیویٹ مدارس نظامیہ کی حالت قابل ستائش ہے کیونکہ ان کی دیکھ ریکھ اچھی طرح ہوتی ہے ویسٹ بنگال میں بھی بعض مدرسوں کو حکومت بنگال منظور کر کے تعاون پہنچا رہی ہے۔ بہر کیف بہار اور بنگال دونوں صوبہ میں عصری اور دینی تعلیم کافی ترقی اور عروج پر ہے۔

تجارت

اتر دیناجپور کشن گنج اور کٹیہار کے کچھ لوگ تجارت سے بھی منسلک ہیں تجارت کرنے والوں میں زیادہ تر لوگ غلے کی خرید و فروخت کو ترجیح دیتے ہیں۔ دیہات سے چاول، دھان، گیہوں، پاٹ، آلو، سبزی وغیرہ خریدتے ہیں اور بازار میں فروخت کرتے ہیں جس سے روزی روٹی چلتی ہے لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے بڑے پیمانے پر اس کاروبار کو فروغ نہیں دے پاتے اسی وجہ سے بازاروں میں مرواڑی کی گرفت مضبوط ہے جو چھوٹے چھوٹے تاجروں سے خرید کر بڑے شہروں میں بھیجتے ہیں اور بڑے فائدے حاصل کرتے ہیں۔ کچھ لوگ مویشیوں کا بھی کاروبار کرتے ہیں جیسے بھینس، بیل، گائے، بکری، مرغی وغیرہ دیہات سے خریدتے ہیں اور شہر میں فروخت کرتے ہیں یا ایک شہر میں خریدتے ہیں اور دوسرے شہر

میں فروخت کرتے ہیں اس سے اچھا خاصا منافع اٹھاتے ہیں کبھی نقصان کا بھی امکان رہتا ہے کچھ لوگ کپڑے اور پرچون کی دکانداری بھی کرتے ہیں لیکن زیادہ تر لوگوں کا رجحان غلے کے کاروبار کی طرف ہی مائل ہے کیونکہ یہ کم سرمایہ میں ہوتا ہے۔

رہن سہن

یہاں کی تہذیب اور طرز معاشرت بہت ہی عمدہ ہے وضع قطع بھی شریفانہ اور سادگی ہوتا ہے لوگ عمر کے لحاظ سے ایک دوسرے کا بہت ہی ادب کرتے ہیں والدین کے سامنے بچے کسی سے ہنسی مذاق نہیں کرتے بڑے بھائی کو بھی والد کا درجہ دیتے ہیں عریاں لباس بالکل پسند نہیں کیا جاتا۔فیشن سے لوگ گریز کرتے ہیں ساس سسر سے ماں باپ کی طرح پیش آتے ہیں۔ ساس داماد سے بے حد پردہ کرتی ہیں آپسی تناؤ ونزاع آپس میں مل بیٹھ کر حل کرتے ہیں فرقہ وارانہ فسادات اور دہشت گردی سے لوگ بہت دور رہتے ہیں آپس میں بھائی چارگی ہر حال میں قائم رکھنا ضروری سمجھتے ہیں بڑوں کے فیصلے کو چھوٹے تسلیم کرتے ہیں گاؤں کے اختلافات کو آپس میں نپٹ لیتے ہیں حتی الامکان تھانہ فوجداری سے بچتے ہیں دوران گفتگو ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں انداز تخاطب میں چھوٹے بڑے کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ دل شکنی نہ ہونے پائے، مہمانوں کو ہر حال میں عزت دی جاتی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ یہاں کا رہن سہن تہذیب وتمدن طرز معاشرت کافی اچھا ہے جسے ہر کوئی پسند کرتا ہے۔

عورتوں کی تہذیب وتمدن

ضلع اتر دیناجپور، کشن گنج، کٹیہار کی عورتوں کا تمدن اخلاق و کردار بہت عمدہ اور معقول ہے

پردے کا بہت ہی اہتمام کرتی ہیں سسر اور شوہر کے بڑے بھائی سے بے حد پردہ کرتی ہیں ان سے گفتگو کیلئے کبھی مخاطب نہیں ہوتیں کسی ضرورت کے تحت بات کرنی ہو تو پردہ میں رہ کر جواب دیتی ہیں۔، داماد سے بھی بے حد پردہ کرتی ہیں کسی بھی حال میں اپنے شوہر کا نام نہیں لیتیں نام لینا معیوب ہی نہیں بلکہ معیوب تر سمجھتی ہیں لاکھ سمجھانے کے باوجود کہ شرعاً کوئی قباحت نہیں، یہ رواج یہاں تک ہے کہ اگر کسی کے شوہر کا نام کسی جگہ یا چیز سے مشابہت ہو تو اس جگہ یا چیز کا نام تک نہیں لیں گی۔ برسوں پہلے عورتیں سمجھتی تھیں کہ شوہر کا نام لینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے بفضلہٖ تعالیٰ علماء کرام کے کہنے پر یہ بات اب ذہن سے نکل گئی ہے اس کے باوجود شوہر کا نام نہیں لیتیں اکثر عورتیں اپنے شوہر کو سلام کرنے سے شرماتی ہیں مردوں کی وضع قطع اپنانے سے نفرت کرتی ہیں مردوں کے پیشہ کو اپنانا عیب سمجھتی ہیں مثلاً گاڑی چلانا، سروس کرنا وغیرہ عورتیں کافی ملنسار ہیں پڑوسن کو کوئی چیز دینے میں نہیں کتراتیں غیر مردوں اور اجنبیوں سے مخاطب ہونا ہرگز گوارہ نہیں کرتیں البتہ عورتیں آپس میں بہت جلد گھل مل جاتی ہیں کسی شادی بیاہ کے موقع پر یا کہیں دورانِ سفر دو عورت مل گئیں تو ُگے بوگے بؤ(اے بہن اے بہن) کہکر باتیں کر کے دور کا رشتہ ثابت کر ہی دیں گی ایسا معلوم ہوگا کہ ایک دوسرے کو برسوں سے جانتی اور پہچانتی ہیں بال کٹوانا، فیشن کرنا طرح طرح کا میک اَپ کرنا بالکل پسند نہیں کرتیں۔شوہر کے ساتھ کھانا کھانا تو دور کی بات شوہر کے سامنے کھانا بھی اچھا نہیں سمجھتی۔ کھانا پکانے کے بعد شوہر کو کھلانے کے بعد ہی کھائیں گی اس سے پہلے کھانا معیوب سمجھتی ہیں اسکی وجہ سے کبھی کبھی کافی دیر تک بھوکی رہتی ہیں ساس سسر کے نام لینے سے بھی گریز کرتی ہیں زیادہ تعلیم یافتہ تو نہیں ہوتیں پھر بھی دین کی تعلیم ضرور سیکھ لیتی ہیں اسّی کی دہائی سے قبل لڑکیوں کو اسکول بھیجنا پسند نہیں کیا جاتا تھا اب تو پھر بھی لڑکیوں کی

تعلیم کی طرف توجہ دی جاتی ہے تنہا لڑکے لڑکیاں گفت وشنید نہیں کر سکتے یہ بالکل معیوب اور شکایت کی بات سمجھی جاتی ہے۔ بہر حال یہاں کی عورتوں کی تہذیب وتمدن اور طرز معاشرت رہن سہن بہت اچھا اور پسندیدہ ہے۔

لباس

یہاں کے لوگوں کا روایتی لباس عموماً لنگی، کرتا، پائجامہ، ٹوپی، پینٹ شرٹ اور عورتوں کا لباس جمپر، شلوار، ڈوپٹہ، ساڑی، بلاؤز، پیٹی کوٹ، لہنگا وغیرہ ہے۔ پچاس سے زائد فی صد لوگ لنگی اور قمیض کا استعمال کرتے ہیں معمر اور بزگ حضرات ہر حال میں لنگی اور قمیض کو ترجیح دیتے ہیں نوجوان نسل جو شہروں سے منسلک ہیں وہ پینٹ شرٹ کا استعمال کرتے ہیں لیکن وہ بھی بڑوں کے سامنے پینٹ شرٹ پہن کر جانے میں جھجک محسوس کرتے ہیں لڑکیاں شلوار جمپر اور دوپٹہ کا استعمال کثرت سے کرتی ہیں لیکن شادی کے بعد ساڑی اور بلاؤز ہی استعمال کرتی ہیں سر پر آنچل اتنا لمبا رہتا ہے کہ اس سے پورا چہرہ ڈھک جاتا ہے۔ یہاں کی عورتیں شادی کے بعد جمپر شلوار پہننا بالکل پسند نہیں کرتیں خاص کر تہوار کے موقع پر یہاں کے لوگ لنگی اور قمیض کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔

پسندیدہ غذا

یہاں کے لوگوں کا کھانا عموماً چاول، روٹی، دال، گوشت، مچھلی، سبزی وغیرہ ہوتا ہے۔لوگ روٹی پر چاول کو ہی ترجیح دیتے ہیں کھانے میں تین چار طرح کے سالن پسند کرتے ہیں صبح ناشتہ میں روٹی کے علاوہ حلوہ پراٹھا، چوڑا، موڑھی کھاتے ہیں اس دیار کے لوگ پٹوا ساگ بھی بہت پسند کرتے ہیں ٹھنڈی کے موسم میں یہاں کے لوگ، بھاکا، بہت شوق سے کھاتے

ہیں ۔ پیٹھا، کھانے کا رواج بھی عام ہے ۔ پیٹھا کو بعض لوگ ، بگھیا، بھی کہتے ہیں ، بھاکا، اور ، پیٹھا، چاول کے آٹے سے بنایا جاتا ہے یہاں کے لوگ مہمان نوازی بڑی دھوم دھام سے کرتے ہیں طرح طرح کے کھانے تیار کرتے ہیں شادی بیاہ کی مہمانداری میں قسم قسم کے کھانے پکاتے ہیں اور انواع واقسام کے لوازمات پیش کرتے ہیں مثلاً پلاؤ ، مرغ مسلم ، خصی کا گوشت ، مچھلی فرائی ، آلو کا بھرتہ ، آلو کی بھاجی ، بیگن چانپ ، دھنیا کی چٹنی ، پودینہ کی چٹنی ، بھنڈی کی بھاجی ، پاپڑ فرائی ، کوفتہ ، شامی کباب ، قورمہ ، سیخ اور سلاد وغیرہ ناشتہ میں کھیر ، چوڑا فرائی ، مالپوہ ، رس گلہ ، سموسہ ، بسکٹ ، نمکین ، دالموٹ ، چنے کی دال وغیرہ کا اہتمام رہتا ہے ۔ شب برأت ، عید اور بقرعید کے موقع پر بھی چاول کی روٹی اور گوشت کھانے کا عام رواج ہے ۔

موسم

ان علاقوں میں کئی موسم ہوتے ہیں سردی ، گرمی ، برسات وغیرہ ۱۵ ر اگہن سے ٹھنڈی شروع ہو جاتی ہے پوس اور ماگھ کے مہینے میں ٹھنڈی اپنے شباب پر ہوتی ہے ۔ لحاف ، کمبل ، چادر ، سوئٹر کا استعمال بہت ضروری ہو جاتا ہے کبھی کبھی ٹھنڈک اتنی تیز ہوتی ہے کہ الاؤ تاپنے کی نوبت آتی ہے ۔ ان دنوں میں عموماً سورج نظر نہیں آتا اور پورا دن کہرا چھایا رہتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں جسکی وجہ سے لوگوں کو گھر سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے پھاگن ماہ سے ٹھنڈی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے ۔ چیت ماہ تک ٹھنڈی ختم ہو جاتی ہے شروع بیساکھ میں موسم اعتدال پر رہتا ہے بیساکھ کے آخری میں گرمی کی ابتداء ہوتی ہے ان دنوں میں ہوائیں تیز چلتی ہیں بگولے اٹھتے ہیں دھول اڑنے کی وجہ سے فضا گرد آلود ہو جاتی ہے درختوں سے پتیاں جھڑ جاتے ہیں اسی کو پت جھڑ یعنی موسم خزاں کہتے ہیں اس وقت کہیں بھی ہریالی نہیں

ہوتی جیٹھ ماہ سے گرمی شدت کی پڑنے لگتی ہے ہر طرف سوکھا ہی سوکھا نظر آتا ہے لوگ بارش کا انتظار کرنے لگتے ہیں جیٹھ کے آخر اور شروع آساڑھ میں بارش کی ابتداء ہو جاتی ہے جس سے کچھ راحت محسوس ہونے لگتی ہے برسات کا موسم اساڑھ سے شروع ہو جاتا ہے اور نصف آسن تک رہتا ہے عموماً ساون بھادوں ہی میں سیلابی بارش ہوتی ہے انہیں ماہ میں سیلابی صورت حال کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اساڑھ ساون بھادوں آسن یہی ۴ ماہ برسات کے موسم کہلاتے ہیں اکثر ۱۵ ر آسن کے بعد بارش رک جاتی ہے پھر موسم اعتدال پر آ جاتا ہے گرمی ختم ہو جاتی ہے ان دنوں میں گرمی نہ شدت کی پڑتی ہے نہ ٹھنڈک میں تیزی ہوتی ہے موسم بہت ہی خوشگوار اور دلچسپ ہوتا ہے ہر طرف لہلہاتی سر سبز شاداب کھیتیاں ہرے بھرے درخت کے پتے بہت ہی اچھے لگتے ہیں اسی کو موسم بہار کہتے ہیں مجھے برسات کا موسم اور بہار کا موسم بہت ہی اچھا لگتا ہے بارش میں بھیگنا مجھے کافی پسند ہے ۔

کھیل کود

ضلع اتر دیناجپور کشن گنج کٹیہار کے طلباء بچے اور نوجوان کھیلوں سے کافی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ صحت اور تندرستی کیلئے کھیل کود بھی ضروری ہے کچھ کھیل ورزشی ہیں کچھ کھیل ذہنی اور بعض کھیل تفریحی ۔ ان علاقوں میں دیہات کے علاوہ شہروں میں بھی کافی وسیع میدان کھیل کود کیلئے مختص ہیں ہر بازار اور شہر میں کھیل کا میدان ضرور ملے گا طلباء پڑھائی سے فارغ ہونے کے بعد عموماً ۴ ر بجے شام ، دیگر بچے اور نوجوان فرصت کے اوقات میں کھیلتے ہیں دیہات میں کچھ نوجوان گرمی کے موسم میں چاندنی رات کو کھیلنے کیلئے میدان میں نکل جاتے ہیں اور گئے رات تک کھیل کود میں لگے رہتے ہیں عجیب پُر لطف ماحول ہوتا ہے عموماً مندرجہ ذیل کھیل کود

یہاں مشہور ومقبول ہیں: کرکٹ، فٹ بال، والی بال، بیڈمینٹن، باسکیٹ بال، پتنگ بازی، لٹو گھمانا، پتوں کا کھیل، جھولے کا کھیل، چورسپاہی کا کھیل، لوڈو کا کھیل، باگ بکری کا کھیل، کیرم، کبڈی، لاٹھی گوٹی، گلی ڈانڈا، تیراکی اور دوڑ کا مقابلہ وغیرہ۔

تلاش رزق

اس دیار کے لوگ ستر کی دہائی سے قبل تلاش رزق کیلئے دوسرے شہروں میں نہیں گئے تھے ستّر کی دہائی کے بعد لوگوں کا رجحان تلاش رزق کیلئے شہروں کی طرف مائل ہونے لگا۔ تلاش رزق کیلئے ہندوستان کے مشہور شہروں میں جانے لگے جیسے ممبئی، دہلی، پنجاب، ہریانہ، کشمیر، مدراس، بنگلور، اندور، راجستھان، مرزاپور، بنارس، سورت، احمد آباد وغیرہ۔ موجودہ دور میں ہر گاؤں ہی نہیں بلکہ غالباً ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد ضرور کسی شہر میں برسرِ روزگار ہے اس سے دیار میں خوشحالی بھی آ گئی اور لوگوں میں معاشی شعور بھی بیدار ہوا ابتدائی دور میں صرف ملازمت پر اکتفا کرتے رہے کچھ عرصہ گذرنے کے بعد جب مالی طور پر کچھ مستحکم ہو گئے تو لوگ اپنے طور پر شہروں میں بزنس کی طرف مائل ہو گئے۔ چپل کا کارخانہ، زری کا کارخانہ، امبریڈری کا کاروبار، کڑھائی کی صنعت، بلڈنگ کی مرمت، مرغی کی دکان، گھڑی سازی کی دوکان اور دیگر تجارت میں لگ گئے جس سے خاطر خواہ لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور کافی ترقی اور عروج پر ہیں۔

کھیتی باڑی

اتر دیناجپور سے کٹیہار تک اکثر لوگوں کا پیشہ کاشتکاری ہے اور یہ اباء واجداد کا پیشہ ہے یہاں زیادہ تر دھان کی کھیتی ہوتی ہے۔ اسّی کی دہائی سے قبل پاٹ کی کھیتی بھی بڑے زور وشور سے

کرتے تھے لیکن اس میں زیادہ فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے اسّی کی دہائی کے بعد اس کھیتی میں کافی کمی آ گئی ہے اب لوگوں نے سال میں دو مرتبہ دھان کی کھیتی کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک دھان کی کھیتی تو برسات کی بارش سے کرتے ہیں جو اساڑھ ساون میں کی جاتی ہے اور دوسری دھان کی کھیتی ماگھ پھاگن میں کی جاتی ہے جسے چائنا یا پوسا دھان کہتے ہیں یہ کھیتی مشین کے ذریعہ سیراب کی جاتی ہے گھر میں استعمال کیلئے اکثر لوگ ربیع فصل بھی کرتے ہیں مثلاً آلو، پیاز، گوبھی، لہسن، ٹماٹر، مرچ، بیگن، ادرک، دھنیا، مولی، گاجر وغیرہ۔ کچھ لوگ گیہوں کی کھیتی سے بھی دلچسپی لیتے ہیں یہاں کے باشندے گیہوں کا استعمال کم کرتے ہیں قدرے رکھ کر باقی فروخت کر دیتے ہیں کچھ لوگ باجرا، مکئی، گنّا، ناریل، پان، سُپاری وغیرہ کی بھی کاشت کرتے ہیں لیکن زیادہ تر توجہ دھان کی کھیتی پر ہی رہتی ہے۔ یہاں کے پھلوں میں آم اور کٹھل مشہور پھل ہیں اس کے علاوہ لیچی، جامن، کیلا، امرود، بیر وغیرہ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہاں بانس کی پیداوار بھی کثرت سے ہوتی ہے یہاں کی زمین زرخیز تو ہیں لیکن کبھی سیلاب کی زد میں کھیتیاں بہہ جاتی ہیں تو کبھی خشک سالی کی وجہ سے جل جاتی ہیں کشن گنج سے اتر جانب سیلاب تو نہیں آتا لیکن کشن گنج سے جنوب کٹیہار تک اکثر وبیشتر سیلاب آنے کی وجہ سے کھیتیاں بہہ جاتی ہیں جسکی وجہ سے کسانوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کا کوئی سد باب نظر نہیں آتا۔

شادی بیاہ

اس دیار میں شادی بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے کسی کے یہاں شادی ہو تو اس گاؤں کے علاوہ اردگرد کے دو چار گاؤں والوں کو بھی اطلاع ہو جاتی ہے جب لڑکا اور لڑکی کا رشتہ

طے کیا جاتا ہے تو ہمیشہ لڑکے والے ہی لڑکیوں کے یہاں وکیل کے ذریعہ اپنا پیغام بھیجتے ہیں پھر دونوں طرف سے گفت وشنید کے بعد رشتہ طے کیا جاتا ہے پہلے منگنی کی رسم ادا کی جاتی ہے لیکن نوّے کی دہائی کے بعد لوگوں کا رجحان زیادہ تر عقد خوانی کی طرف مائل ہے نکاح کر لیتے ہیں پھر مناسب موقع محل دیکھ کر رسم رخصتی ادا کی جاتی ہے جسکی وجہ سے منگنی کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے۔ رشتہ طے ہو جانے پر منگنی کی رسم ہو یا عقد خوانی کی ،لڑکیوں کے یہاں کچھ بھیجنے کا رواج ہے کشن گنج سے اتر کے اطراف والے لڑکی کے ساز وسامان کے ساتھ لڈو ، کھیر وغیرہ بھیجا کرتے ہیں جبکہ کشن گنج سے دکھن کٹیہار تک لڑکی کے ساز وسامان کے ساتھ مچھلی ،کھیر ،کھیرسا وغیرہ بھیجنے کا رواج ہے بہر حال دونوں اطراف کے رسم و رواج میں قدر فرق ہے۔

بارات بھی بڑی شان وشوکت کے ساتھ نکلا کرتی ہے جو دیکھنے کے لائق ہوتا ہے اسّی کی دہائی سے قبل بیل گاڑیوں پر بارات جانے کا رواج تھا دولہا میاں کو پالکی پہ بٹھا دیا جاتا اور بارات کی واپسی پر دولہا میاں کو ہاتھی پر بٹھاتے اور دلہن کو پالکی پر۔ باقی باراتی بیل گاڑی اور سائیکل سے آتے۔ عجیب دلکش منظر ہوا کرتا تھا لیکن رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ رسم و رواج میں بھی نیا رنگ آیا اب نہ ہاتھی کی سواری نہ ڈولی پالکی کا چکر، اب تو بارات جانے کا رواج تیز رفتار سواری۔ موٹر گاڑیوں میں ہو گیا ہے۔

شادی کی متعین تاریخ سے ۵ روز قبل دولہا دلہن کو ہلدی لگانے اور عورتوں کے گیت گانے کا رواج بہت زیادہ تھا جب علم دین کی روشنی پھیلی ،علماء کرام نے منع فرمایا اور گیت گانے کو ناجائز قرار دیا تو غالباً اب یہ رسم ختم ہی ہے۔ عورتوں کا مخصوص گیت ہوا کرتا تھا جسکی تخلیق کار خود عورتیں ہوا کرتی تھیں لاکھ کوشش کے باوجود معلوم نہیں پڑتا ہے کہ یہ گیت کا شاعرہ کون

ہے آج سے نصف صدی پہلے یہ بھی رواج تھا کہ شادی بیاہ کے موقع پر گاؤں کے تمام لوگوں کو کھانا کھلانا ہے بغیر کھلائے چھٹکارہ نہیں ۔اس رسم کی ادائیگی کیلئے بہت سارے لوگ مقروض ہو جاتے اب یہ رسم بھی مفقود ہے مرضی پر منحصر ہے۔ دولہا کیلئے مخصوص لباس ہوتا ہے جبّہ کے ساتھ ساتھ پگڑی ضرور باندھتے ہیں جب دولہا روایتی لباس میں مکمل تیار ہو جاتا ہے تو دولہا کا دوست بطور اعزاز اسکو چلنے میں سہارا دیتے ہیں اور قریبی خواتین شربت پلانے کی رسم ادا کرتی ہیں اور بارات کی روانگی سے قبل مسجد میں جا کر دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کرتے ہیں بعض رسمیں ایسی ہیں جو اسلامی تو نہیں لیکن ناجائز بھی نہیں ہیں اس لئے اس رسم کے ادا کرنے سے روکا نہیں جاتا مثلاً جب دولہا کھانے سے فارغ ہوتا ہے تو دلہن کا کوئی قریبی رشتہ دار دولہا کے ہاتھ دھلانے کے بدلے کچھ رقم طلب کرتے ہیں جسے بخوشی ادا کیا جاتا ہے۔ قاضی گواہ اور وکیل کے ساتھ پہلے لڑکی سے رسم نکاح ادا کراتے ہیں پھر لڑکا سے۔

رسم نکاح کے بعد دولہا کھڑے ہو کر سب کو سلام کرتا ہے رشتہ دار ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں شیرینی تقسیم ہوتی ہے دلہن کی رخصتی ہوتی ہے دلہن کے سسرال پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد نہلانے کی رسم ادا کی جاتی ہے جو بالکل غیر ضروری ہے لیکن پرانی رسم ہونے کی وجہ سے کوئی روکتا بھی نہیں ۲۰۰۳ء کی ریکارڈ توڑ ٹھنڈک ،جسم کو منجمد کر دینے والی سردی میں اسی رسم کی ادائیگی کیلئے ایک دلہن کو نہلایا گیا ٹھنڈک برداشت نہ کرنے کی وجہ سے اللہ کو پیاری ہو گئی۔ یہ رواج بھی عام ہے کہ جس دن شادی ہوتی ہے اسی دن ولیمہ رکھا جاتا ہے لوگ کھانے کے بعد بطور تحفہ چومانہ پیش کرتے ہیں ایک رواج یہ بھی ہے کہ دو روز بعد دلہن کو واپس میکے میں لاتے ہیں اس کے ساتھ دولہا میاں کو بھی لایا جاتا ہے اور ایک ہفتہ سسرال میں اعزاز و احترام کے ساتھ مہمانداری کراتے ہیں جسے چوٹھائی کہا جاتا ہے بہرکیف

دلچسپ طریقے سے اس دیار میں شادی بیاہ منعقد کرائے جاتے ہیں۔

تہوار

ضلع اتر دیناجپور، کشن گنج، کٹیہار میں تہواریں بڑی سادگی اور اسلامی طرز سے مناتے ہیں خرافات اور ناچ گانے سے دور رہتے ہیں عموماً لوگ تہواروں کے دن کام کاج نہیں کرتے ایک دوسرے سے ملنا جلنا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا لگا رہتا ہے عورتیں ایک دوسرے سے ملنے کیلئے پڑوسن کے یہاں جاتی ہیں بڑے بوڑھے مل کر گفتگو میں مشغول رہتے ہیں بچے کھیلنے کیلئے میدان میں نکل جاتے ہیں گاؤں میں خوشی کا عجیب ماحول رہتا ہے ہرا یک شاداں وفرحاں نظر آتے ہیں رشتے داروں سے ملنے جلنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بہر حال تہواروں میں بڑا لطف آتا ہے اور پرسکون ماحول میں تہوار منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام

محرم الحرام کے مہینے کا بھی لوگ کافی اہتمام کرتے ہیں کوئی پہلی تاریخ سے دسویں محرم الحرام تک روزے رکھتے ہیں لیکن زیادہ تر لوگ نویں اور دسویں محرم الحرام کو روزہ رکھتے ہیں دسویں محرم الحرام کو اکثر لوگ پلاؤ اور مرغا پکاتے ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر فاتحہ خوانی دلاتے ہیں کسی کسی گاؤں میں شربت کا انتظام کیا جاتا ہے۔تعزیہ داری کا رواج بہت کم ہے گاؤں میں اکھاڑہ کا انتظام رہتا ہے جس میں نوجوان لاٹھی اور تلوار کے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اسّی کی دہائی سے قبل جب میں بہت چھوٹا تھا اس وقت عورتیں اکٹھا ہو کر رات کو نوحہ گاتی تھیں آہستہ آہستہ یہ رواج بھی ختم ہو گیا دسویں محرم الحرام میں بعض افراد نوافل میں مشغول رہتے ہیں کچھ لوگ اکھاڑہ دیکھنے کیلئے گاؤں سے شہروں اور بازاروں کا

رخ کرتے ہیں بہر کیف محرم الحرام کے تہوار میں بھی کئی طرح کا اہتمام کرتے ہیں اور بہت ہی ذوق وشوق سے محرم الحرام مناتے ہیں۔

بارھویں شریف

نوّیں کی دہائی سے قبل یہاں بارھویں شریف کا اتنا اہتمام نہیں ہوا کرتا تھا لیکن ماضی قریب سے لوگوں کا رجحان بارھویں شریف کی طرف کافی مائل ہو گیا ہے اکثر گاؤں میں اہتمام کیا جاتا ہے جلسہ اور میلادخوانی کا اہتمام کرتے ہیں نذرونیاز تقسیم کیا جاتا ہے اکثر گاؤں والے مل کر گائے ذبح کرتے ہیں کھانا پکواتے ہیں جلسہ اور میلاد کے بعد کھانا تقسیم کرتے ہیں بہر حال اب لوگ بارھویں شریف کا اہتمام کر کے حضور اقدس ﷺ کی محبت کو تازہ کرتے ہیں۔

شب برأت

ان علاقوں میں شب برأت کا اہتمام بھی خوب کرتے ہیں شب برأت کا چاند نظر آتے ہی اکثر لوگ قرآن شریف کی تلاوت پابندی کے ساتھ شروع کر دیتے ہیں پھر چودھویں کی رات مرحومین کو ایصال ثواب کرتے ہیں شام سے قبل قبرستان پہنچتے ہیں فاتحہ خوانی کرتے ہیں اس دن چاول کی روٹی اور حلوہ ضرور پکاتے ہیں اسی سے ایصال ثواب کرتے ہیں بعض لوگ روزہ بھی رکھتے ہیں اکثر عورتیں روزہ رکھتی ہیں بہر حال شب برأت بہترین طریقے سے منایا جاتا ہے۔

رمضان المبارک

یہاں پُرتپاک انداز میں رمضان المبارک کا اہتمام کیا جاتا ہے چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی روزہ رکھنے کا جذبہ پایا جاتا ہے عورتیں روزے کا خاص اہتمام کرتی ہیں بعد نماز عصر ہی لوگ افطاری کے اہتمام میں لگ جاتے ہیں ایک دوسرے کو افطاری کی دعوت دیتے ہیں ایک دوسرے کے یہاں افطاری بھیجنے کا رواج بھی عام ہے اس دیار کے لوگ عموماً آدھی رات کے بعد سحری کھا لیتے ہیں بعض گھروں میں رات کو بیدار ہو کر سحری کیلئے کھانا پکاتے ہیں عورتیں بعد نماز ظہر ہی کھانا پکانے اور دیگر لوازمات میں مشغول ہو جاتی ہیں لذیذ عمدہ کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے اور ہر طبقہ اپنی حیثیت سے اچھا سے اچھا کھانے کا اہتمام کرتا ہے بڑے ذوق وشوق سے چھوٹے بڑے تراویح میں شامل ہوتے ہیں الغرض رمضان المبارک کا مہینہ کافی بارونق اور بابرکت ہوتا ہے۔

عید

یہاں عید کافی زور وشور سے منائی جاتی ہے امیر وغریب نئے کپڑے سلواتے ہیں عید کے روز خوشی کا ماحول رہتا ہے اس دن کام کاج بند کر دیتے ہیں سجنے اور سنورنے میں لگ جاتے ہیں سوئیاں پکائی جاتی ہیں ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں مکمل تیاری کے بعد خوشبو میں معطر چھوٹے چھوٹے بچوں کو لیکر عیدگاہ کی طرف نماز کی ادائیگی کیلئے روانہ ہو جاتے ہیں بعد نماز عید ایک دوسرے سے مصافحہ اور معانقہ کر کے مبارکباد پیش کرتے ہیں مہمان نوازی کا سلسلہ جاری رہتا ہے کچھ لوگ آرام کرتے ہیں کوئی رشتہ داروں کے یہاں نکل جاتے ہیں پردیس میں رہنے والے افراد بالخصوص عید کے موقع پر ضرور گھر آنے کی کوشش کرتے ہیں عید کے دن سبھی خوش نظر آتے ہیں۔

بقر عید

یہاں بقر عید کا تہوار بھی پرتپاک طریقے سے مناتے ہیں ہر گاؤں میں دس بیس جانور کی قربانی دی جاتی ہے دو چار گھر والے مل کر ایک جانور کی قربانی دیتے ہیں کوئی تنہا کرتے ہیں اکثر لوگ گھر کے پالے ہوئے جانور کی قربانی دیتے ہیں یہاں زیادہ تر گائے بیل کی قربانی ہوتی ہے یہاں بھینس کی قربانی کو لوگ پسند نہیں کرتے ۔نماز عید الاضحیٰ کے فوراً بعد قربانی کی جاتی ہے لوگ اپنے ہاتھوں سے قربانی کا جانور ذبح کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے گوشت کی بوٹی بناتے ہیں یہاں قصائی کا عمل دخل نہیں رہتا غریبوں اور رشتہ داروں میں زیادہ گوشت تقسیم کیا جاتا ہے کھال مدارس میں دیئے جاتے ہیں بالخصوص بہنوں اور بیٹیوں کے گھر گوشت بھیجنے کا رواج عام ہے اس دن چاول کی روٹی ضرور بناتے ہیں بچے اور جوان اپنے ہاتھوں سے چولہا تیار کرتے ہیں ۔سیخ کباب مل کر بناتے ہیں خود کھاتے ہیں اور دوست احباب وبچوں کو کھلاتے ہیں بڑا پُر لطف ماحول رہتا ہے۔

سوروا

یہ قریب المتروک تہوار ہے ستّر کی دہائی سے قبل بڑے زور وشور سے منایا جاتا تھا یہ تہوار بنگلہ مہینہ بیساکھ کی پہلی تاریخ کو مناتے ہیں ایک دوسرے پر رنگ پھینکنا دوسروں کو چھیڑ چھاڑ کرنا کوئی معیوب بات نہ سمجھا جاتا۔لوگ اس دن کھانا نہیں بناتے تھے بلکہ رات ہی کو پکا لیتے اسی کو دن بھر کھاتے اسی کو کہتے ہیں ’’چیت میں پکانا اور بیساکھ میں کھانا‘‘ دوپہر تک رنگ بازی کرنے کے بعد مچھلی کے شکار کیلئے نکل جاتے ، بہر حال یہ ایک غیر اسلامی تہوار تھا علمائے کرام کی کوشش سے یہ تہوار قریب قریب ختم ہو گیا۔اگر کسی علاقے میں ہے بھی تو نہ کے برابر امید ہے کہ چند سالوں میں یہ تہوار ختم ہی ہو جائیگا۔

سواری

ضلع اتر دیناجپور، کشن گنج، کٹیہار میں ہر طرح کی سواری کی سہولت ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کیلئے جیسے مہمانداری، خرید وفروخت، شادی بیاہ میں شرکت یا بازار وغیرہ جانے کیلئے۔ موٹر گاڑی، بس، ٹرین، رکشہ، ٹیمپو وغیرہ کا انتظام ہے۔ بارسوئی، کٹیہار علاقے میں گھوڑا گاڑی کی بھی سہولت ہے زیادہ تر لوگ سائیکل کا استعمال کرتے ہیں شادی بیاہ یا دعوت وغیرہ کیلئے بغیر فیملی جانا ہو تو سائیکل ہی سے جانا مناسب سمجھتے ہیں اسّی کی دہائی سے قبل مہمانداری میں فیملی کیلئے بیل گاڑی کا استعمال ہوتا تھا اب بیل گاڑی کے بجائے ٹیکسی اور موٹر گاڑی کا استعمال زیادہ ہوتا ہے اور آسانی سے کرایہ پر مل جاتی ہے۔ سفر میں بھی آسانی ہوتی ہے بہر حال سواری کا اچھا بندوبست ہے اسلام پور کشن گنج، کٹیہار سے دور دراز شہروں کیلئے جیسے دارجلنگ، سلی گوڑی، کوچ بہار، نیپال، پٹنہ، کلکتہ، مالدہ، مظفر پور، دربھنگہ، پورنیہ وغیرہ کیلئے بسیں ملتی ہیں۔

شیرواندی

ضلع اتر دیناجپور اسلام پور تھانہ کے تحت یہ ایک چھوٹی سی ندی، بنام شیرواندی مشہور ہے یہ ایک قدرتی ندی کسی ناگن کی طرح بل کھاتی ہوئی بہتی ہے بہت ہی دلکشی کا باعث ہے بالخصوص برسات کے دنوں میں کافی پر کیف نظارہ رہتا ہے اس ندی کی ابتداء نرائن پور پُل سے ہوئی ہے۔ نرائن پور پُل سے ہو کر رسیا سے پورب ہوتے ہوئے مرواگاؤں کے قریب سے گذرتے ہوئے چلی گئی ہے رام پور، وہاں سے کارگ بستی روحیہ سے پورب اور

کالاناگن سے پچھّم ہوتے ہوئے دولت پور سے پورب ہوتے ہوئے مسنا بھیٹا، وہاں سے چین پور کی اتر جانب ماگور جان ہو کر دکھن کی طرف دور تک چلی گئی ہے آگے جا کر فرکاّ ندی میں ضم ہوگئی ہے۔

چائے پتی کا باغ

چائے کی پتی ھندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں مشہور ہے اسکی زیادہ پیداوار دارجلنگ اور آسام میں ہے دارجلنگ کی چائے بہت مشہور ہے اب اسکی کاشت دارجلنگ کا پڑوسی ضلع اتر دیناجپور میں بھی ہونے لگی ہے۔ اسلام پور، سوناپور، رام گنج، کالاناگن علاقے میں بھی زور وشور سے اسکی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پودے میں ہری ہری خوبصورت پتیاں ہوتی ہیں اسکی پتیاں کٹائی کے بعد مشین کے ذریعہ چائے پتی بنائی جاتی ہے چائے کی پتی کا باغ کافی طول وعرض میں پھیلا ہوتا ہے حدنگاہ ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے اسکی دلکشی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ درخت کی لمبائی میں یکسانیت ہوتی ہے جسکی وجہ سے کافی خوبصورت لگتے ہیں تقریباً اس پودے کی عمر سو سال ہوتی ہے جگہ جگہ شیشم وغیرہ کے پودے لگادیئے جاتے ہیں تاکہ سایہ میسر ہو بہرحال اب چائے کی کاشت دیناجپور میں بھی ہونے لگی ہے چائے کی پتی کا باغ یقیناً دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ باغ کا نظارہ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے چائے پتی کی فیکٹریاں سوناپور، رام گنج، مداری پور، کالاناگن وغیرہ میں موجود ہے۔

تستہ ندی

تستہ ندی یہ قدرتی ندی نہیں ہے بلکہ بنگال حکومت نے کھدائی کے ذریعہ بنگال کی حدود تک

ہی اسکورکھا ہے اسکی ابتدا جلپائی گوڑی سے ہوتی ہے سلی گوڑی، رام گنج، اسلام پور، پانجی پاڑہ گوال پوکھر ہوکر دور تک چلی گئی ہے کاشت کی بہت سی زرخیز زمین اس تستہ ندی کی بھینٹ چڑھ گئی۔ حکومت یہ کہکر بنیاد ڈالی تھی کہ اس ندی کے پانی سے کسان اپنی کھیتوں کو سیراب کریں گے لیکن اب تک کسان اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ ستّر کی دہائی میں اسکی ابتدا ہوئی تھی بیسویں صدی ختم ہوکر اکیسویں صدی شروع ہوگئی لیکن حکومت اب تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا سکی اس سے حکومت کی تغافل شعاری اور تساہلی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے رہا کسانوں کی زمینوں کو سیرابی کے ذریعہ فائدہ پہنچانا، تو اس سے کئی گنا زیادہ نقصان ہزاروں ایکڑ زمینوں کو ندی کی کھدائی میں ضائع کر کے ہوا ہے آبادی روز بروز بڑھتی ہے لیکن زمینیں نہیں بڑھتی حتی الامکان زمینوں کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے تھا کیونکہ اب ان زمینوں کو قابل کاشت نہیں بنائی جاسکتی جبکہ کھیتوں کی سیرابی کیلئے دیگر حکمت عملی بروئے کار لایا جاسکتا تھا۔ بنگال کی مختصر کاشت کی زمینوں کو کھدائی کر کے اور مختصر کر دینے میں نہ معلوم کونسی حکمت تھی نہ جانے کن افراد نے اپنی روٹی سینکنے کیلئے یہ تجویز پیش کی جسکو حکومت بنگال نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر قبول کر لیا کتنے لوگوں کو ان زمینوں کا معاوضہ آٹے میں نمک کی طرح ملا، کتنے ابھی بھی معاوضے کیلئے اپنے جوتوں کی ایڑیاں دفتروں کے چکر کاٹ کر گھستے ہیں ناچیز کی بھی کچھ زمین تستہ ندی کی نذر ہوگئی۔

اخوانجی مسجد

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت گنجریا بازار ہے اس بازار کے دکھن نیشنل ہائی وے پر ایک معمولی سا چوک بھنگا پل ہے اسی چوک کے پورب جانب ایک تاریخی مسجد اخوانجی مسجد

ہے، اس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ جنات کی بنائی ہوئی مسجد ہے کئی واقعات یہاں رونما ہو چکے ہیں ایک مرتبہ عید کے موقع پر صفائی کا منصوبہ بنایا گیا کہ نیا سفید کپڑا لایا جائے اس سے صفائی کی جائیگی صبح لوگوں نے دیکھا کہ مسجد کے اندر نیا سفید کپڑے کا ایک تھان رکھا ہے پھر لوگوں نے اسی سے صفائی کیا ایک مرتبہ مسجد کے کچھ اراکین دوسرے گاؤں والوں کے ساتھ مل کر تستہ ندی میں مچھلی چھوڑے تاکہ اسکی آمدنی مسجد میں لگائی جائے ہر سال سے اس سال بے شمار مچھلیاں ہوئیں اس سے دوسرے گاؤں والے کی نیت میں فتور آ گیا انہوں نے کہا کہ تم لوگ اپنے روپئے واپس لے لو مچھلی صرف گاؤں والے ہی فروخت کریں گے اراکین نے منظور کر لیا جب جال لے کر گاؤں والے ندی میں گئے تو ایک بھی مچھلی ندی میں نہ تھی سب غائب ہو چکی تھی اس مسجد کی شاخت بالکل بابری مسجد کی شاخت سے ملتی جلتی ہے اطراف میں یہ مسجد اپنی تاریخی اور کرامتی اعتبار سے کافی مشہور ہے۔

دارجلنگ

دارجلنگ اتر دیناجپور کا پڑوسی ضلع ہے دارجلنگ ہندوستان ہی نہیں بیرون ہند میں بھی سیر و تفریح کیلئے مشہور ہے۔ ضلع اتر دیناجپور سے بہت ہی قریب سو کیلومیٹر کے اندر ہی ہے دارجلنگ جانے کیلئے سلی گوڑی سے سواری ملتی ہے وہاں سے بسیں اور جیپ وغیرہ ملتی ہیں سیر و تفریح کیلئے کافی عمدہ جگہ ہے ٹھنڈک شدت کی پڑتی ہے ہمیشہ ٹھنڈی رہتی ہے سورج نظر نہیں آتا کہرا چھایا رہتا ہے اونچے اونچے بلند پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتا ہے اکثر بادل چھائے رہتے ہیں جھرنوں سے صاف و شفاف پانی کا بہنا کافی دلکش نظارہ معلوم ہوتا ہے سطح زمین بالکل نظر نہیں آتی پورا شہر نشیب و فراز میں واقع ہے بڑے پیمانے پر کاروبار چلتا ہے یہاں

کی چائے پتی کافی مشہور ہے ماہ جنوری، فروری میں کڑاکے کی ٹھنڈک پڑتی ہے انہیں دنوں میں برف باری بھی ہوتی ہے کبھی کبھار چٹان کھسکنے سے راستے بند ہو جاتے ہیں اکثر سیاح گرمی کے دنوں میں جاتے ہیں اس کے باوجود وہاں شدت کی ٹھنڈی محسوس کرتے ہیں بہر کیف دارجلنگ بہت ہی خوبصورت سیر وتفریح کی جگہ ہے۔

سلی گوڑی

ویسٹ بنگال کا کافی مشہور ومعروف شہر ہے کافی طول وعرض میں پھیلا ہوا ہے دارجلنگ کا پڑوسی شہر ہونے کی وجہ سے سیاحوں اور تاجروں کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ بنگال کی راجدھانی کلکتہ کے بعد سلی گوڑی ہی کا نام مشہور ہے ہر طرح کی سہولت میسر ہے ٹرین، بس، ریلوے وغیرہ اونچی اونچی عمارتیں، سیر وتفریح کیلئے خوبصورت پارک حکومت بنگال کے عظیم الشان دفاتر موجود ہیں دارجلنگ کا سفر سلی گوڑی ہی سے شروع ہوتا ہے آسام اور گوہاٹی جانے کیلئے سلی گوڑی ہی سے راستہ ہے ویسٹ بنگال میں کلکتہ کے بعد ہر اعتبار سے سلی گوڑی کو ہی فوقیت حاصل ہے۔

باگ ڈوگرا ہوائی اڈہ

باگ ڈوگرا ہوائی اڈہ ویسٹ بنگال کا مشہور ومعروف شہر ہے۔ دارجلنگ سے بہت ہی قریب ہے یوں تو یہ شہر کافی طول وعرض میں پھیلا ہوا ہے لیکن اسکی اہم خصوصیت یہ ہے کہ کئی ضلع اور شہر مثلاً اتر دیناجپور، دارجلنگ، سلی گوڑی، جلپائی گوڑی، کشن گنج، کٹیہار کا واحد ایرپورٹ یہی ہے۔ ان جگہوں میں سفر کرنے والے یہی ایرپورٹ سے سفر کرتے ہیں یہ اسلام پور

بنگال سے بہار تک

سے غالباً اسّی کیلومیٹر، سونا پور سے ۲۰ کیلومیٹر دوری پر واقع ہے اس شہر کے اردگرد دور دور تک چائے پتی کا باغ پھیلا ہوا ہے ضروریات زندگی کی ہر چیز یہاں ملتی ہے میڈیکل اسٹور، نرسنگ ہوم، اسپتال، اسکول وکالج وغیرہ گویا کہ ہر اعتبار سے اچھا خاصا شہروں کے شمار میں آتا ہے۔

بدھان نگر

بدھان نگر یہ سونا پور اور باگ ڈوگرا کے درمیان نیشنل ہائی وے پر ایک بازار ہے جو سونا پور سے دس کیلومیٹر کی دوری پر ہے یہاں اکثر بسیں رکتی ہیں ضرورت کی ہر چیز میسر ہے پھلوں میں یہاں خربوزہ اور اناناس بہت پائے جاتے ہیں اس بازار کو اناناس کا گڑھ کہا جاتا ہے یہاں اسکی بہت بڑی منڈی لگتی ہے اس بازار کے اردگرد مندرجہ ذیل گاؤں ہیں مرالی گچھ، جنک پور، مالی گچھ، ہیرا گچھ، گوالی گچھ، لاہو گچھ، گھوگوجھاڑا، کوچو باڑی، جنگل باڑی وغیرہ۔

سونا پور

ضلع اتر دیناجپور چوپڑا تھانہ کے تحت سونا پور ایک اچھا خاصا بازار نیشنل ہائی وے کے پچھّم جانب واقع ہے پولیس کیمپ، اسپتال، پوسٹ آفس، جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، قبرستان، عیدگاہ ہر چیز کی سہولت میسر ہے۔ مہاتما گاندھی کالج بھی موجود ہے۔ عیدگاہ سے متصل ایک دینی ادارہ مدرسہ اسلامیہ فیض العلوم بھی ہے اسپتال کے سامنے میدان میں کربلا کا میلہ لگتا ہے گاؤں والے اکھاڑہ لیکر وہیں آتے ہیں تلواروں اور لاٹھی کے ذریعہ اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں بازار میں دو عالیشان مسجدیں ہیں ایک بڑی مسجد اور دوسری حسینیہ

اشرف نوری جامع مسجد کے نام سے مشہور ہے خدمت خلق کیلئے ایک انجمن بھی قائم ہے بازار میں مویشی مارکیٹ بھی ہے ہائی وے سے پورب جانب ایک خوبصورت تالاب ہے شام کے وقت لوگ وہاں سیر وتفریح کیلئے جاتے ہیں یوں تو ہر چیز ہر روز مل جاتی ہے لیکن ہفتے میں دو روز جمعرات اور اتوار کو بڑے زور وشور سے بازار لگتا ہے اسی دن مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے جامع مسجد کے قریب ہی امام باڑہ ہے یہیں تعزیہ رکھا جاتا ہے بہر حال سونا پور ایک مکمل بازار ہے مندرجہ ذیل گاؤں والے یہاں سے استفادہ کرتے ہیں: بہاول گچھ، دھوم ڈانگی، بہار بستی، ملک بستی، دھامی گچھ، منی رام گچھ، تارنی، آم باڑی، فقیر دھورا، بھاٹا گچھ، تھیکر باڑی، نسا گچھ، ٹپیا گچھ، عاقل گچھ، مونا گچھ، چندا گچھ، حسن پور، بھوتا ماری، چیتل گھاٹا، سری پوکھر، برنا باڑی، پان باڑا، گولا بستی، جنگل بستی، موڑھی کھوا، بیچ بستی، کاٹ کنواں، جیا کھوری، ادرا گوڑی، پرانا بندر، بنگال بستی، آٹھ کوسل، پوچا بستی وغیرہ۔

کالا گچھ موڑ

ایک چھوٹا سا بازار ہے ضلع اتر دیناجپور میں سونا پور اور چوپڑا کے درمیان واقع ہے یہاں تمام ضرورت کی چیزیں نہیں ملتی ہیں البتہ سفر کیلئے یہاں سے بسوں کا معقول بندوبست ہے چائے پان کی دکان، میڈیکل اسٹور اور جنرل اسٹور کی سہولت ہے یہاں کے لوگوں کو ضرورت کی چیزوں کیلئے سونا پور یا چوپڑا جانا پڑتا ہے۔ کالا گچھ موڑ سے پورب جانب ایک روڈ نکل کر چوٹ ہاٹ ہو کر سلی گوڑی تک چلی گئی ہے۔

چوپڑا

ضلع اتر دیناجپور کے تحت چوپڑا ایک مشہور تھانہ ہے اسلام پور سے اتر سونا پور اور رام گنج کے درمیان نیشنل ہائی وے پر واقع ہے روڈ سے پچھّم جانب تھانہ ہے ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، فون، سواری، چائے پان کی دکان کی سہولت موجود ہے یہاں بسیں بھی رکتی ہیں غرضیکہ اچھا خاصا بازار ہے۔ چوپڑا سے ایک روڈ پورب جانب نکل کر ڈیگا بانا ہوتا ہوا داس پاڑہ تک چلی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں والے یہاں آتے ہیں: جھاڑ باڑی، نیا باڑی، بھرت گچھ، دھنیا گچھ، تیلی گچھ، چوپئے گچھ، آم تولہ، کھنیا، تیلی بھیٹا، کندر پار، ملک بستی، کیبل ٹولی، دلوہ، سترام گچھ، بخشی بھیٹا، میردا بستی، بوکنا بندھا، نرائن پور وغیرہ۔

رام گنج

اسلام پور تھانہ کے تحت ایک اچھا خاصا سا بازار ہے جو اسلام پور اور چوپڑا کے درمیان ہائی وے روڈ پر واقع ہے چھوٹی چھوٹی دکانیں ہیں یہاں بس بھی رکتی ہے قریب ہی پٹرول پمپ ہے۔ ہائی وے سے پورب جانب تھوڑی دور پر بازار لگتا ہے ہفتے میں دو روز سنیچر اور منگل خاص ہے اسی روز مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، اسپتال، نرسنگ ہوم، پوسٹ آفس، فون، اسٹیٹ بینک، یوکو بینک، ہائی اسکول کی بھی سہولت ہے۔ دار العلوم کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا گیا ہے۔ الوا باڑی کے مولانا اختر حسین اشرفی نائب ناظم نشر واشاعت بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن نے کہا کہ آسی صاحب رام گنج بازار میں تنظیم اصلاح المسلمین قائم ہے جس کے ذریعہ دینی تعلیم کیلئے بچوں کو دیگر شہروں میں بھیجنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور عالموں کو جگہ دلائی جاتی ہے منجملہ رام گنج ایک عمدہ بازار ہے۔ مندرجہ ذیل

گاؤں والے یہاں کاروبار کے سلسلے میں آتے ہیں : الوا باڑی، مداری پور، مانک پور، جھاڑ باڑی، قالو گچھ، اڑیا ٹول، برہمن گچھ، دھرّ ا، آرالی، قدم گاچھی، بھولا گچھ، گیورالوٹی، کھوچہ باڑی، بیت باڑی، بھگتی، لنگڑا باڑی، پانچ گچھیا، بھات گاؤں، مالن گچھ، سانپ نکلا، دھریا کھوئی، رام پور، ڈیگا بانا، مہان گچھ، ڈُلالی گرام وغیرہ۔

اسلام پور

اسلام پور ضلع اتر دیناجپور کا اچھا خاصا شہر اور سب ڈویژن ہے یہاں ہر چیز کی سہولت فراہم ہے نیشنل روڈ شہر کے درمیان ہو کر گوہاٹی تک چلی گئی ہے روڈ سے متصل پچھّم جانب پولیس اسٹیشن ہے اس سے ہی متصل اتر جانب پوسٹ آفس ہے اسی عمارت سے مل کر ٹیلی فون ایکسچینج ہے پولیس اسٹیشن کے سامنے روڈ سے پورب جانب ایک بہت بڑا اسپتال ہے اس کے علاوہ بہت سارے پرائیوٹ نرسنگ ہوم اور شفا خانے اور گیسٹ ہاؤس بھی ہیں شہر کی دکھن جانب عدالت اور کچہری ہے اس کے قریب ہی فائر بریگیڈ کا دفتر ہے اسی دفتر سے متصل پورب جانب سیر وتفریح کیلئے ایک صاف ستھرا خوبصورت پارک ہے جو شہر والوں کیلئے شام کو کھولا جاتا ہے بینک آف انڈیا، اسٹیٹ بینک، الہ آباد بینک کی سہولت بھی ہے قرب وجوار کیلئے رکشہ مل جاتی ہے شہر کی پورب جانب آخر میں گوشت مارکیٹ ہے جو صرف جمعرات کو بند رہتا ہے جس سے ارد گرد کے گاؤں والوں کو کافی سہولت ہے اسی گوشت مارکیٹ سے متصل ہی اتر کی جانب مویشی کی خرید وفروخت کی مارکیٹ ہے جہاں بھینس، گائے، بیل، بکری وغیرہ کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ پورا اسلام پور شہر میونسپل کارپوریشن کے حدود میں ہے درمیان شہر کپڑے کی دوکانیں، بنیا کی دوکانیں، ریڈی میڈ گارمینٹس

وغیرہ ہیں شہر کے بیچ میں ایک جگہ پختہ مکان بنوا کر مچھلی فروشی کیلئے مختص کر دیا گیا ہے اس سے قریب ہی سبزی فروش کی دوکانیں ہیں ٹرافک پولیس کا بھی انتظام ہے اس شہر میں تین مسجدیں ہیں چاول مارکیٹ میں جامع مسجد وکیل پاڑہ میں نوری مسجد اور اسٹیشن روڈ پر نئی مسجد ہے۔ اسلام پور میں ریلوے اسٹیشن بھی ہے لیکن اسٹیشن کا نام اسلام پور نہیں بلکہ الواباڑی روڈ ہے۔ یہ آج تک معلوم نہ ہو سکا کہ اسلام پور مشہور ہونے کے باوجود اسٹیشن کا نام الواباڑی کیوں رکھا گیا۔ اس شہر میں ضرورت کی ہر چیز روز ملتی ہے اس کے باوجود ہفتے میں دو روز جمعرات اور سوموار کے دن اعلیٰ پیمانے پر بازار لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اسلام پور شہر کے چاروں طرف مسلمانوں کے گاؤں بسے ہوئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: علی گنج، ترانجی باڑی، برہوٹ، پچھّم بستی، رنجوری، بھنگا مالی، فقیر بستی، پناسی، پہاڑ کٹہ، فارا باڑی، سیتل پور، کھجور باڑی، گناباڑی، عود گاڑا، چھوسیہ، ہوٹل الواباڑی، بربلا، گھوڑ امارا، دلال بستی، بیجو کھور، پنڈت پوتا، سیال طور، بیت باڑی، خبر گاؤں، ڈمراللہ، تیلی بھیٹا، بلنچہ، پھولو پوکھر، الواباڑی وغیرہ۔

برہوٹ

ضلع اتر دیناجپور میں یہ ایک چھوٹا سا چوک اسلام پور بازار سے دکھن جانب تھوڑی دور کے فاصلے سے روڈ پر ہی واقع ہے یہاں ضرورت کی ہر چیز تو نہیں ملتی البتہ کچھ چیزیں ضرور مل جاتی ہیں فون کی سہولت جنرل اسٹور، مچھلی کی دوکانیں، چائے پان کی دوکانیں، میڈیکل اسٹور اسلام پور اور دوسری جگہ جانے کیلئے رکشہ میسر ہے قرب وجوار میں یہ چوک کافی مشہور ہے سورج ڈھلنے کے بعد یہاں کی چہل پہل بڑھ جاتی ہے شام کے وقت لوگ ارد گرد کے

گاؤں سے چائے پینے اور وقت گذاری کیلئے یہاں آتے ہیں اور رات گئے تک اپنا وقت گذارتے ہیں اسی چوک سے ایک روڈ پچھّم جانب نکل کر ریلوے لائن پار کر کے علی گنج اور پناسی ہو کر بہار تک چلی گئی ہے۔ بہر کیف یہ معمولی سا چوک اچھا خاصا مشہور ہے زیادہ تر ترانجی باڑی، گنا باڑی، علی گنج، پچھّم بستی، سیال طور، بھنگا مالی، فقیر بستی کے لوگ آتے ہیں۔

علی گنج

علی گنج، یہ کوئی شہر یا بازار نہیں ہے بلکہ ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت ترقی پذیر مشہور گاؤں ہے۔ کتاب ہذا کے مصنف محمد ابراہیم آسیؔ کی جائے پیدائش یہی گاؤں ہے اسلام پور بازار سے قدر فاصلے پر دکھن جانب ہائی وے روڈ پر برہوٹ ایک چھوٹا سا چوک ہے یہیں سے پچھّم جانب ایک روڈ بہار تک چلی گئی ہے اسی روڈ پر پناسی سے پہلے علی گنج گاؤں آباد ہے اسلام پور سے پکی روڈ علی گنج تک آئی ہے اسلام پور سے علی گنج تک رکشہ کا معقول انتظام ہے گاؤں کے گردو پیش بھی خوبصورت روڈ بنی ہوئی ہے بجلی، فون اور دکان وغیرہ کی سہولت موجود ہے۔ گاؤں سے متصل ہی شمال جانب اسکول ہے اسی اسکول میں کبھی کبھار پولیوٹیکہ کیلئے کیمپ لگتا ہے دینی تعلیم کیلئے گاؤں سے دکھن جانب مدرسہ سمرقندیہ قائم ہے اسی مدرسہ میں علی گنج، پچھّم بستی، رنچوری اور بھنگا مالی کے لوگ عید اور بقر عید کی نماز ادا کرتے ہیں گاؤں سے پچھّم جانب قبرستان ہے گاؤں سے پچھّم اتر جانب چائے پتی کا باغ ہے جو حد نگاہ تک پھیلا ہوا ہے گاؤں میں جناب ممبر قاسیم الدین صاحب کی بیٹھک میں حکومت کی طرف سے منظور شدہ ''آنگن واڑی'' اسکول قائم ہے جو ممبر صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی زیر نگرانی خوش اسلوبی کے ساتھ منظم طریقے سے چل رہا ہے جس میں ننھے اور کمسن

بچوں کی تعلیم کا انتظام ہے نیز بچوں کو کھچڑی بنا کر کھلائی جاتی ہے گاؤں سے پورب 'مالانی' تالاب ہے جو کافی وسیع ہے اس میں پورے گاؤں والے کی شراکت ہے اس تالاب میں لوگ مچھلی کا شکار کرتے ہیں گرمی کے موسم میں مویشیوں کو نہلاتے ہیں اور بھی دیگر فائدہ اٹھایا جاتا ہے گاؤں کے اتر کنارے جامع مسجد ہے جس میں نماز پنجگانہ کے علاوہ جمعہ کی نماز بھی ادا کی جاتی ہے دیہات ہونے کی وجہ سے اس گاؤں میں جمعہ کے بعد سبھی نمازی حضرات ظہر کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں گاؤں کے بیچ ایک چھوٹی خوبصورت مسجد ہے جس میں صرف نماز پنجگانہ ادا کی جاتی ہے بفضلہٖ تعالیٰ اس گاؤں کے لوگ عصری علوم کے علاوہ دینی علوم سے بھی شغف رکھتے ہیں یہاں علماء کرام اور حفاظِ عظام بھی ہیں جن میں برادرِ عزیزم نورِ چشم حافظ وقاری مولانا محمد حسین راضیؔ خطیب و امام مسجد گلشنِ مصطفیٰ پوسٹ کے کل حلی، تعلقہ گوپی ضلع ٹمکور کرناٹک، الحاج مولانا محمد الطاف حسین قادری صاحب، مولانا علاؤالدین صاحب، مولانا نذرالاسلام صاحب، مولانا لعل محمد رضوی صاحب، حافظ وقاری شجیر الدین صاحب، حافظ وقاری عظیم الدین صاحب اور حافظ وقاری نور محمد صاحب کے نام قابلِ ذکر ہیں اور کچھ طلباء دینی مدارس میں زیرِ تعلیم بھی ہیں۔ اسلام پور اور دوسری جگہ جانے کیلئے اس گاؤں سے رکشہ دستیاب ہے اس دیار میں یہ گاؤں کافی مشہور ہے اس کے اردگرد یہ گاؤں ہیں: پچھّم بستی، پناسی، سیتل پور، کھجور باڑی، عودگاڑا، گنا باڑی، ہیکل باڑی، ترانجی باڑی، بیت باڑی اور رنچوڑی وغیرہ۔

گنجریا

ضلع اتر دیناجپور اسلام پور کے تحت گنجریا ایک چھوٹا سا بازار ہے اسی جگہ گرام پنچایت بھی

ہے جو گنجریا گرام پنچایت کے نام سے مشہور ہے کچھ ضرورت کی چیزیں یہاں مل جاتی ہیں کوئی بڑا اسپتال یا شفاخانہ تو یہاں موجود نہیں ہے پھر بھی ابتدائی طبی امداد کیلئے ڈاکٹر موجود ہیں الہ آباد بینک، فون، پوسٹ آفس کی سہولت اور سواری کا معقول بندوبست ہے دن بھر تو خاص بھیڑ بھاڑ نظر نہیں آتی البتہ شام کے وقت یہاں کی رونق بڑھ جاتی ہے اور اچھی خاصی چہل پہل شروع ہو جاتی ہے گنجریا بازار کے درمیان سے ہائی وے کی گذر ہے، ہائی وے سے مشرق جانب ایک مسجد ہے اور ایک مغرب کی جانب بھی۔ بازار کے لوگ نماز ادا کرتے ہیں گنجریا بازار سے متصل پچھّم جانب گنجریا ریلوے اسٹیشن بھی ہے میل یا ایکسپریس ٹرین نہیں رکتی البتہ پسنجر گاڑیاں ضرور رکتی ہیں گنجریا بازار کے قریب گنجریا گاؤں میں مشہور زمانہ مدرسہ جوہر العلوم ہے اور گنجریا بازار سے پورب جانب پاچھورسیہ گاؤں میں مدرسہ فدائیہ نوریہ بھی قائم ہے۔ بہر کیف گنجریا ایک خوبصورت پسندیدہ جگہ ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں والے یہاں زیادہ آتے ہیں : رسیہ، گنا باڑی، کسوہ دھنتولہ، پناسی، فارا باڑی، ملکہ ڈنگا، نائی بستی، ٹھوٹی پاکھور۔ گوگ بستی، مروا گاؤں، نہال پور، نرائن پور، کمات بستی مروا گاؤں، چار گچھیا وغیرہ۔

مودی خانہ

ضلع اتر دیناجپور اسلام پور کے تحت مودی خانہ ایک چھوٹا سا چوک ہے جسے دھنتولہ بھی کہا جاتا ہے یہ گنجریا بازار اور گیسل کے درمیان واقع ہے یہ گنجریا بازار سے زیادہ وسیع اور بڑا تو نہیں ہے لیکن یہاں ایک خوبی یہ ہے کہ یہاں دور دراز کی ایکسپریس بسیں بھی رکتی ہیں اور کچھ ضرورت کی چیزیں سبزی، سالن، مچھلی، گائے کا گوشت وغیرہ بھی دستیاب ہے فون کی

سہولت چائے پان کی دوکانیں جنرل اسٹور موجود ہے یہاں شام کے وقت زیادہ چہل پہل شروع ہو جاتی ہے گاؤں والے سودا سلف کیلئے یہاں آتے ہیں یہاں کے اطراف واکناف میں رہنے والوں کو زیادہ تر اسلام پور ہی کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں والے مودی خانہ کے اردگرد ہیں: دھنتولہ بستی، میر بستی دھنتولہ، کچنا، کارگ بستی، روحیہ، گوگ بستی، تگھریا، رام پور، چار گچھیا، اوجھا پوکھر، دولت پور، نیا بستی، دیور باڑی، بغل باڑی، ڈھکی پاڑہ، جھونپر ڑتل، تریا، بسانی،، ڈوا پاڑہ، ہاڑی بھیٹا وغیرہ۔

دامال باڑی ہاٹ

ضلع کشن گنج کے تحت دامال باڑی ہاٹ ایک مشہور بازار ہے ضرورت کی چیزیں ملتی ہیں دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں اور اپنی ضرورت کے سامان خریدتے ہیں مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے ضمن میں آتے ہیں کالاسنگھیا، دامال باڑی بستی، سنگھی ماری، پلہ باڑی، مہکور، دیور باڑی ہاری بھیٹا وغیرہ۔

گیسل

یہاں ایک چھوٹا سا بازار اور ریلوے اسٹیشن پانجی پاڑہ اور گنجریا کے درمیان واقع ہے اسی نام سے ایک گاؤں بھی ہے اور چند گاؤں کا گرام پنچایت بھی گیسل ہی ہے۔ گیسل ریلوے اسٹیشن پر ایکسپریس اور میل گاڑیاں تو نہیں رکتی البتہ لوکل پسنجر ضرور رکتی ہے ایک معمولی سا پلیٹ فارم ہے اور ایک چھوٹا سا ٹکٹ گھر، پورے پلیٹ فارم پر کبھی کبھار ہی کوئی شخص نظر آتا ہے جو قرب وجوار کے سفر کرنے والے ہوتے ہیں لیکن اس اسٹیشن کے عملہ کی کوتاہی کی وجہ

سے ایک ایسا حادثہ پیش آیا کہ اس اسٹیشن کو دنیا نے جان لیا ہر اخبار کی سرخی اور الیکٹرانک میڈیا میں چھایا رہا ہزاروں لوگوں کی جانیں گئیں تاریخ کی صفحات میں اس بدترین حادثہ کو ریلوے کا سب سے بڑا اور بدترین حادثہ قرار دیکر محفوظ کرلیا گیا یہ واقعہ ۲ راگست ۱۹۹۹ء رات کورونما ہوا گیسل اسٹیشن پر برہمپتر میل اور اودھ ایکسپریس دونوں کا مخالف سمتوں سے تصادم ہوا ایک ٹرین دوسری ٹرین پر چڑھ گئی دونوں گاڑیوں کے سبھی ڈبے درہم برہم ہو گئے اور پٹریوں سے دور جا گرے اخباری رپوٹروں کے مطابق پانچ سو ہلاک اور ایک ہزار زخمی ہوئے جبکہ عوامی چشم دید گواہوں کے مطابق ہزاروں جاں بحق ہوئے دونوں ٹرین سے چند افراد ہی بچ سکے اور زخمی شمار سے باہر تھے میرے برادر کبیر محمد آفاق عالم کا بیان ہے کہ صبح جب میں جائے وقوع پر پہنچا تو ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی تھیں جگہ جگہ گوشت کے ٹکڑے او راعضائے انسانی نظر آرہے تھے جا بجا خون پھیلا ہوا تھا سرکاری عملہ ٹرین کے ڈبے کو الیکٹرانک مشین کے ذریعہ کاٹ کر لاشیں نکال رہے تھے اس وقت کے ریلوے وزیر نتیش کمار شرما کے علاوہ ہندوستان کے مشہور لیڈران اس جگہ کا معائنہ کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا اس بدترین حادثہ کی وجہ سے گیسل اسٹیشن کو تاریخی مقام حاصل ہو گیا ناچیز چند ماہ کے بعد وطن مالوف گیا تو اس وقت بھی ٹرین کے ڈبے ابتری حالت میں ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے اللہ عزوجل شانہ ایسے بدترین حادثہ سے سبھی کو محفوظ رکھے (آمین) گیسل کے اردگرد یہ گاؤں ہیں: جاگیر بستی، بسانی، جھونپڑتل، پانی سال، بانس باڑی، تریا، سنا باڑی وغیرہ۔

پانجی پاڑہ

ضلع اتر دیناجپور اسلام پور تھانہ کے تحت پانجی پاڑہ ایک اچھا خاصا بازار ہے یہ کشن گنج

اور مودی خانہ کے درمیان واقع ہے یہاں ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے بازار میں ایک عالیشان مسجد اور ایک دینی ادارہ بنام دارالعلوم فیض الغرباء قائم ہے طول وعرض میں دور تک پھیلا ہوا گوشت مارکیٹ، مچھلی مارکیٹ، چاول، دھان گیہوں، پاٹ، سبزی مارکیٹ، مویشیوں کی خرید وفروخت کی مارکیٹ الگ الگ جگہوں پر بنی ہوئی ہے۔ بینک، پوسٹ آفس، پولیس اسٹیشن، ٹیلی فون کی سہولت ہے دور دراز کی ایکسپریس بسیں بھی رکتی ہیں پانجی پاڑہ نام سے ریلوے اسٹیشن بھی ہے پانجی پاڑہ کے تحت ہلدی بھیٹا گاؤں میں دینی ادارہ دارالعلوم حفیظیہ قائم ہے۔ ہفتے میں دو روز سنیچر اور منگل کو بڑے پیمانے پر بازار لگتا ہے دور دراز سے لوگ سویرے ہی آجاتے ہیں دوپہر تک کافی اژدھام ہو جاتا ہے اسی دن مویشیوں کی خرید وفروخت بھی ہوتی ہے غرضیکہ ایک عمدہ بازار ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اردگرد ہیں: بالو باڑی پانجی پاڑہ، بسانی، جھونپڑتل، لاروکھوا، تلیا پوکھر، میٹھا پوکھر، پتھار بستی، نعمت پور، مجلس پور، شانتی نگر، بستا، ابراہیم پور، سات بھیٹا، ہنس کنڈہ، بگھا باڑی، کلونی، بی ایس ایف موڑ، ہلدی بھیٹا، بھتور، فرنگ اڑا، درزی بستی، دال بستی، منگل باڑی، الوا باڑی سنگھیا، کولامنی، کولہ، دکھن دواڑی، بیرام پور، بھٹیا بستی، ڈانگی پاڑہ، ایکر چلا، بیت باڑی، کٹھل باڑی وغیرہ۔

کشن گنج

کشن گنج ضلع بھی ہے اور شہر بھی یہاں ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے بڑے بڑے مشہور و معروف ڈاکٹر ہیں دور دراز گاؤں اور شہروں سے لوگ علاج کیلئے یہاں آتے ہیں اسپتال کے علاوہ پرائیویٹ نرسنگ ہوم، ہومیوپیتھی کے مشہور ڈاکٹر ایک عظیم الشان ریلوے اسٹیشن

ہے کمپیوٹرائز ریلوے ریزرویشن کا سسٹم بھی ہے لیکن شومئ قسمت کہئے یا عملہ کی کوتاہی کہ اکثر کمپیوٹر کا لنک فیل رہتا ہے جس سے مسافروں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وقت پر ٹکٹ نہیں ملتا۔ یہاں ہر ٹرین رکتی ہے سوناپور، اسلام پور، پانجی پاڑہ، چھترگاچھ، دلکولہ، ٹونگی دیگھی کے لوگ دور دراز شہروں میں جانے کیلئے یہیں سے ٹرین پر سوار ہوتے ہیں ایک بہت بڑا بس ڈپو بھی بنا ہوا ہے کٹیہار، پورنیہ، پٹنہ، مظفر پور، حاجی پور، سلی گوڑی، کوچ بہار کیلئے بسیں ملتی ہیں کاروبار کیلئے اچھا خاصا شہر ہے کھانے پینے کیلئے ہوٹل رہنے کیلئے گیسٹ ہاؤس کا معقول بندوبست ہے اسکول کالج مدرسہ اور مسجدیں ہیں حکومت کے جملہ دفاتر یہاں ہیں سیر وتفریح کیلئے نیشنل ہائی وے سے پورب جانب ایک خوبصورت پارک ہے کشن گنج سے دکھن طرف سال میں ایک مرتبہ بنام کھگرا میلہ لگتا ہے جس میں دور دراز سے لوگ آکر شرکت کرتے ہیں ستّر کی دہائی سے قبل لوگ یہاں مہینوں آکر ٹھہرتے تھے بالخصوص جانوروں کی خرید وفروخت کے اعتبار سے یہ بہت بڑا میلہ ہوا کرتا تھا گائے بیل، بکری، بھینس گھوڑا، اور اونٹ کے علاوہ ہاتھی کی بھی خرید وفروخت ہوتی تھی طرح طرح کے نوادرات اور انواع واقسام کی مٹھائیوں کی دکانیں لگائی جاتی تھیں اب اس شان وشوکت سے میلہ تو نہیں لگتا ہے پھر بھی رسماً میلہ کا اہتمام رہتا ہے۔

سورجاپور

سورجاپور ضلع اتر دیناجپور کا ایک چھوٹا سا بازار ہے جہاں ضرورت کی کچھ چیزیں چائے کی دکان میڈیکل اسٹور، اسکول، مدرسہ، پوسٹ آفس، فون کی سہولت میسر ہے لوکل بسیں بھی یہاں رکتی ہیں البتہ ایکسپریس بسیں نہیں رکتیں ضلع اتر دیناجپور کشن گنج اور کٹیہار کے لوگوں

کی جو مادری زبان ہے اس زبان کو بعض افراد سورجاپوری زبان کہتے ہیں لیکن میں اس بات سے متفق نہیں ہوں اور نہ ہی اس زبان کو سورجاپوری کہنا درست ہوگا تحقیق وجستجو سے ثابت ہے کہ ماضی بعید سے لیکر تا حال سورجاپور نام سے کوئی ریاست یا ضلع تھا نہ ہے لہذا ایک بازار کے نام کو تین ضلعوں میں رائج زبان کی طرف منسوب کرنا بالکل ناانصافی اور بے جا ہوگا کیونکہ سورجاپوری میں جو پائے نسبتی ہے وہ بہر حال سورجاپور ہی کی طرف دلالت کرتی ہے جیسے فارس کے رہنے والے فارسی، عرب کے رہنے والے عربی، پنجاب کے رہنے والے پنجابی بولتے ہیں اگر اس مادری زبان کو دیناجپوری یا کٹیہاری کہا جائے تو ضلع کا اطلاق کرتے ہوئے کسی حد تک درست مان بھی لیا جا سکتا ہے لیکن سورجاپوری کہنا عقل وشعور سے بعید بات ہے اگر اسکو سورجاپوری زبان تسلیم کر کے صفحہ تاریخ میں جگہ دے دی جائے اور کوئی سوال کرے کہ سورجاپوری کی وجہ تسمیہ کیا ہے تو ہم معقول جواب نہیں دے سکتے آنے والی نسل کی تحقیق سے جب بات ثابت نہ ہوگی تو اپنے پرکھوں کو مورد الزام ٹھہرا کر کم فہمی پر محمول کرے گی بہر کیف سورجاپور ایک عمدہ بازار ہے اس سے مندرجہ ذیل گاؤں والے منسلک ہیں: جیون پور پچھلا، بستا ڈانگی، گانگر گوہاس، سملیا ڈائٹن، بانس ڈول، پتلوا، مہال باڑی، محمد پور خانقاہ، کول ٹولہ، سورجاپور گاؤں، کنال، سملیا، سوہیا، منورا گاؤں، تلنگا، ملاح پاڑہ، نجبت پور، کسیہ، مانوس کول، دہیوٹی، پوٹھیار، کھگجانا، جھانگر ٹولی، بی نار دھور، کمرسال، ہٹوار، دولہ، سمدا، کھیردو، ہاتھی پاؤں، مدھی سکر، سرسی، ہجلی، چلی، ہفنیا، ڈمراہ، ملنا، سانی ٹولہ، سلتا، اہسجہ، پلنکاپ، پلہس باڑی وغیرہ۔

کانکی

ضلع اتر دیناجپور کے تحت یہ ایک چھوٹا سا بازار ہے یہ کشن گنج سے دکھن جانب کئی کیلومیٹر کی

دوری پر سور جا پور اور منورا کے درمیان نیشنل ہائی وے پر واقع ہے یہاں ہر چیز کی سہولت ہے بینک، پوسٹ آفس، میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، فون، چائے پان کی دکانیں، کپڑے کی دوکانیں، مٹھائیوں کی دکانیں، غلہ کی خرید وفروخت کیلئے مارکیٹ اور نماز پنجگانہ کیلئے مسجد کا معقول بندوبست ہے یہاں سبھی ایکسپریس بسیں رکتی ہیں بہر حال ایک اچھا بازار ہے مندرجہ ذیل گاؤں والے یہاں آتے ہیں: جنم جے، منورا، لال گنج، کوٹھی ٹولہ، چاتھل، مرجات پور، سکر، ڈھاپی ٹولہ، کہانیا، نظام پور، ساگل پور، بنار دھر وغیرہ۔

پورنیہ موڑ

ضلع اتر دیناجپور کے تحت ایک چہل پہل والا چوک ہے جو کافی مشہور ومعروف ہے یہاں سے شاہراہ دورخ اختیار کر لیتی ہے ایک روڈ مشرق کی جانب دلکولہ، مالدہ ہوتا ہوا کلکتہ چلی گئی ہے اور دوسری روڈ جنوب ہو کر پچھّم ہوتے ہوئے پورنیہ ہو کر پٹنہ چلی گئی ہے یہاں سبھی بسیں رکتی ہیں یہاں بہار اور بنگال دونوں جگہ کے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں یہیں سے دونوں ریاست کے لوگ سواریوں کا تبادلہ کر کے اپنی منزل کی طرف جاتے ہیں مختصر بازار ہونے کے باوجود ضرورت کی ہر چیزیں ملتی ہیں گاڑیوں کی مرمت کیلئے گیرج، چائے پان کی دوکان، جنرل اسٹور، پھل فروش کی دوکان اور ٹریفک پولیس کا انتظام رہتا ہے اسی جگہ سے بہار کی راجدھانی پٹنہ اور بنگال کی راجدھانی کلکتہ کیلئے گاڑیاں الگ الگ ہوتی ہیں بہر حال گردونواح کے کئی گاؤں سے یہ جگہ آباد ہے۔ جیسے سملیہ، ڈائی ٹن، ڈنگراپل وغیرہ۔

دلکولہ

ضلع اتر دیناجپور کے تحت دلکولہ کو بازار کی حیثیت سے اچھا مقام حاصل ہے یہ کافی عرض و

طول میں پھیل ہوا ہے کلکتہ جانے والی شاہراہ پر واقع ہے اسپتال، نرسنگ ہوم بینک، پوسٹ آفس، میڈیکل اسٹور کی سہولت میسر ہے۔ کلکتہ سے آنے جانے والی بسیں، ایکسپریس بس، منی بس، راکٹ بس، سوپر فاسٹ بس سبھی یہاں رکتی ہیں ۔ دھان چاول اور پاٹ کی مارکیٹ کافی دور تک پھیلی ہوئی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں غلہ فروخت کرنے آتے ہیں پورنیہ موڑ سے مشرق کی جانب کرن دیگھی سے پہلے ہائی وے روڈ پر واقع ہے اندرون بازار زیادہ تر مرواڑی ہیں کاروباری اعتبار سے ان لوگوں کی گرفت مضبوط ہے ان لوگوں کا کاروبار گردونواح کے لوگوں کی آمد پر ہی منحصر ہے اسکول، مدرسہ، مسجد کا بھی انتظام ہے دلکولہ ریلوے اسٹیشن بھی ہے بہر کیف یہ ایک پر کیف بازار ہے یہاں کے لوگ اتفاق واتحاد سے رہتے ہیں مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اردگرد ہیں: منا ٹولہ، میٹھا پور، شکار پور، چکنی، سوٹولہ، لہسارا، لہگارا، کھٹیا ٹول، کانتی پار، افریل، ڈوّا باڑی، چاند گولا، پپلا، کھودر گاچھی، چونا گاڑا، پت نور، جیا گاچھی، جگدیش پور، کاشی باڑی، آملہ باڑی، ساسرا، جلال پور، پلسا وغیرہ۔

کرن دیگھی

ضلع اتر دیناجپور میں کرن دیگھی کو بازار کے علاوہ تھانہ کا مقام بھی حاصل ہے جس کے ضمن میں سیکڑوں گاؤں آتے ہیں اچھا خاصا بازار ہے اسپتال، شفا خانے، پوسٹ آفس، جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، پرائیویٹ نرسنگ ہوم کی سہولت ہے دلکولہ سے کئی کیلومیٹر دور پورب جانب جو شاہراہ کلکتہ گئی ہے اسی شاہراہ پر دلکولہ اور ٹونی دیگھی کے درمیان واقع ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں علاج کیلئے آتے ہیں لوگوں کو یہاں فوجداری کے معاملے میں بھی آنا پڑتا ہے بازار کیلئے خاص دن متعین نہیں ہے روز ہر ضرورت کی چیزیں ملتی ہیں بس اسٹاپ بنا

ہوا ہے ہر بسیں رکتی ہیں بہرکیف اچھا خاصا بازار ہے مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اطراف میں ہیں: سوہار، گوسئے پور، جھاڑ باڑی، بن نگر، بی کور، دوموہنا، پچلوا، سادی پور، کھترا باڑی، ٹونی بھیٹا، کھےکھی ٹولہ، کبیر پور، پانچ پیر، چلّی وغیرہ۔

ٹونگی دیگھی

ضلع اتر دیناجپور میں بنگال کی قومی شاہراہ پر کرن دیگھی اور رائے گنج کے درمیان واقع ہے۔ پوسٹ آفس، جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، چائے پان کی دوکانیں، مٹھائیوں کی دکانیں، بینک کی سہولت موجود ہے۔ بڑا اسپتال یا نرسنگ ہوم نہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو کرن دیگھی یا کشن گنج ہی کا رخ کرنا پڑتا ہے یوں تو دکانیں روز کھلتی ہیں لیکن ہفتے میں دو روز جمعرات اور سوموار مقرر ہیں اسی دن اشتہاری دوا کی دکانیں بھی لگتی ہیں لوگوں کا جم غفیر ہوتا ہے غلے کی خرید وفروخت لوگ بڑے پیمانے پر کرتے ہیں یہاں اکثر بسیں رکتی ہیں البتہ ایکسپریس بس اور گورنمنٹ کی بسیں نہیں رکتی ہیں یہاں سے اسلام پور، کشن گنج، دلکولہ، مالدہ اور رائے گنج جانے کیلئے سواری کی سہولت ہے۔ اسی جگہ سے ایک روڈ دکھن جانب بلرام پور ہوکر بارسوئی تک گئی ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں والے اس کے ماتحت ہیں۔ پرگاؤں، کمات، کلاپاڑہ، سادی پور، ٹونی بھیٹا، بی نگر، فوترا باڑی، خاص پور، سیس ٹولہ، جادے پور، سلطان پور، پیاز گاؤں، بودھرا وغیرہ۔

بلاس پور

ضلع اتر دیناجپور میں بلاس پور کافی مشہور بازار ہے جو روڈ کرن دیگھی، مالدہ ہوکر کلکتہ گئی ہے اسی روڈ پر ٹونگی دیگھی کے بعد ناگر سے پہلے پڑتا ہے۔ یہ بازار کافی دور تک پھیلا ہوا ہے ہر

ضرورت کی چیزیں ملتی ہیں ہفتہ میں دو روز سوموار اور جمعرات کو بڑے اہتمام سے لگتا ہے اسی روز بکری مرغی کی خرید وفروخت ہوتی ہے یہ بازار بکری اور مرغی کے کاروبار کیلئے کافی مشہور ومقبول ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اردگرد ہیں۔ مارے گاؤں، بے گی ٹولہ، گڑہ، بساس پور، باستے پور، خیرن، داڑھی بھیٹا، موتی گنج، بھاٹول، مدھے پور، فتح پور، جگت پور، دھموا، بوگنڈہ، بُڑھیاڈانگی، اک چنّا، منائے خیر وغیرہ۔

رائے گنج

رائے گنج ویسٹ بنگال کا ایک مشہور ومعروف شہر ہے ٹونی دیگھی سے جو روڈ کلکتہ گئی ہے اسی روڈ پر بلاس پور اور مالدہ کے درمیان واقع ہے ٹونگی دیگھی سے جب بس سلی گوڑی موڑ پہنچتی ہے اسی موڑ سے دکھن جانب یہ شہر آباد ہے ضرورت کی ہر چیز میسر ہے۔ بینک، پوسٹ آفس، اسپتال، نرسنگ ہوم، مشہور ڈاکٹر، میڈیکل اسٹور کی سہولت ہے دور دراز شہروں کیلئے بسیں، کھانے کے ہوٹل اور رہائشی ہوٹل دستیاب ہے دور دراز شہروں اور گاؤں سے لوگ یہاں علاج کیلئے آتے ہیں۔ اتر دیناجپور میں اچھا خاصا شہروں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ بارہ دواڑی، موئی گاؤں، دھواں، چوپڑا، دیپ نگر، لول پوکھر وغیرہ رائے گنج کے قرب وجوار میں آتے ہیں۔

درگا پور ہاٹ

ضلع اتر دیناجپور میں یہ بازار بھی کرن دیگھی مالدہ ہائی وے پر رائے گنج اور اٹاہار کے درمیان واقع ہے کافی بڑا بازار ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں ہر ضرورت کی

چیزیں ملتی ہیں لیکن بدھ کے روز بڑے پیمانے پر یہ بازار لگتا ہے لوگوں کا جم غفیر ہوتا ہے اور کافی چہل پہل رہتی ہے۔

اٹاہار

ضلع اتر دیناجپور میں اٹاہار ایک مشہور بازار ہے جو نیشنل روڈ کرن دیگھی ہو کر مالدہ ہوتا ہوا کلکتہ جاتی ہے اسی روڈ پر درگا پور اور پنڈوہ شریف کے درمیان روڈ پر ہی واقع ہے ۔کافی بڑا بازار ہے ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے ۔اسپتال، میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور وغیرہ کی سہولت ہے بالخصوص سوموار کے دن بڑے تزک واحتشام کے ساتھ بازار لگتا ہے اسی روز مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں سواری کیلئے بسوں کا معقول انتظام ہے۔

بارہ دواری

ضلع اتر دیناجپور میں کلکتہ نیشنل ہائی وے پر رائے گنج اور ناگر کے درمیان واقع ہے ضرورت کی ہر چیز یہاں ملتی ہے سواری ، میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، کھانے پینے کیلئے ہوٹل کا معقول بندوبست ہے یہ بازار روز ہی لگتا ہے لیکن سنیچر کے روز زور وشور سے اہتمام کے ساتھ لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں خرید وفروخت کیلئے آتے ہیں البتہ یہاں مویشیوں کی خرید وفروخت نہیں ہوتی۔

مہاراجہ ہاٹ

مہاراجہ ہاٹ ضلع اتر دیناجپور میں ہے کرن دیگھی ٹونگی دیگھی رائے گنج ہو کر جو نیشنل ہائی وے کلکتہ گئی ہے اسی روڈ پر رائے گنج سے پہلے بارہ دواری ہاٹ سے جو روڈ اتر جانب گئی ہے اسی

روڈ پر ہے۔مویشیوں کی خرید وفروخت کیلئے یہ بازار کافی مشہور ہے یوں تو ہر روز ضروریات زندگی کی چیزیں مل جاتی ہیں لیکن منگل کے روز بڑے پیمانے پر بازار کا اہتمام رہتا ہے اور اسی روز مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں۔مندرجہ ذیل گاؤں اس کے ارد گرد ہیں: گھاگرا، کسٹوموری، چوپڑا، سیتل پور، نیاہاٹ، منگل پور، گاٹھنگا وغیرہ۔

بارسوئی

ضلع کٹیہار کا بارسوئی ایک اچھا خاصا شہر ہے بارسوئی ریلوے جنکشن کافی مشہور ہے ضرورت کی ہر چیز یہاں مل جاتی ہے یوں تو ہر روز ہر چیز دستیاب ہے لیکن ہفتہ میں بدھ کے روز کافی اہتمام رہتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ اپنی ضروریات کی چیزیں خریدنے آتے ہیں ۔اسپتال، نرسنگ ہوم، بینک، پوسٹ آفس، پولیس چوکی، بس ڈپو، میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، کھانے پینے کیلئے ہوٹل، رہائشی ہوٹل غرضیکہ ہر چیز کی سہولت ہے اسکی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ سیکڑوں گاؤں بارسوئی کے زمرے میں آتے ہیں۔گویا کہ بارسوئی ضلع کٹیہار کا مشہور ومعروف شہر ہے ۔مندرجہ ذیل گاؤں کا تعلق اس بازار سے ہے۔سیتل پور، کھیم پور، عمات پور، باجت پور، لرنگا، دریا پور، جیتوار پور، ڈیرا، رنگناتھ پور، ملاح پور، زہر پور، چونی، بالوگنج، ہوراحاجرہ، سونا پور، مکریا، دی گلیہ، مان موئی، مونڈی، دھچنا، پوال ہری پور، کچنا، رنگا مٹیا، لہگریا، مستا ٹولہ، مان من، بگھار، آلے پور، سنگھیا، بگھوا، کلداس پور، نستہ، مدن پور، نرائن پور، تیگھرا، کوٹھ، مسلط گاؤں، چوندی، چکنی ٹولہ، گوال ٹولی، قاضی ٹولہ چوک، پومڑا، موٹ باڑی، کندھے لا، قدم گاچھی، چاند پاڑہ، کاشی پاڑہ، کلیانگر،

مرغاٹولی، ڈھٹھا، نکولا، جگیین بگڈار، ناصر گنج ہناّت پور، پوکھریا، رسول پور، ہاٹی وغیرہ۔

بائسی

پورنیہ ضلع کا ایک مشہور و معروف شہر ہے ضرریات زندگی کی ہر چیز ملتی ہے جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، ہائی اسکول، دینی ادارے تنظیم المسلمین، فیاض المسلمین عنقریب لڑکیوں کی تعلیم کیلئے ادارہ قائم ہونے والا ہے کشن گنج سے جو روڈ پورنیہ موڑ ڈنگراپل ہوتا ہوا پورنیہ اور کٹیہار تک گئی ہے اسی روڈ پر بائسی واقع ہے۔ اسپتال، نرسنگ ہوم، بینک اور سواری کا معقول انتظام ہے یہ علاقہ کافی مردم خیز علاقہ ہے یہاں تعلیم یافتہ اور کثیر تعداد میں علمائے کرام پائے جاتے ہیں یوں تو ہر روز ہر چیز مل جاتی ہے لیکن ہفتے میں اتوار اور بدھ کے روز بڑے پیمانے پر یہ بازار لگتا ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے ضمن میں آتے ہیں: کمروا، بانس باڑی، سیلم باڑی، چوپڑا، متھوراپور، ہاتھی بندھا، ہرن توڑ، مزواں، کھپرا، آسجہ مبیہ، پانی صدرہ، سوری گاؤں، گھٹیا، کھکسا، چندر گاؤں، بہتا، سنگھیا، پکھریا، باگ ڈوب، کھسکی ٹولہ، ہجلہ منڈیل، ہری رام پور، پہڑیا، بجرڈی، روّہا، پنڈالے، نورکانی، ملک ٹولہ، شاہ پور، تاراباڑی، گوماچندر گاؤں، گڑہیال، موکون ٹولہ، مہیش پٹنا، چنکی، سیمل باڑی، بنکوا وغیرہ۔

کٹیہار

ریاست بہار کا مشہور و معروف ضلع ہے اور اچھا خاصا شہر بھی ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے اونچے اونچے مکانات، خوبصورت دکانیں، کھانے پینے کیلئے بہترین ہوٹل، اسپتال، نرسنگ ہوم اور سواری کا معقول بندوبست ہے۔ دیگر شہروں میں جانے کیلئے یہاں سے ٹرین

اور بس ملتی ہے ہر ٹرین یہاں رکتی ہے چھوٹی اور بڑی دونوں لائن ہے چھوٹی لائن کٹیہار سے نیوجلپائی گوڑی (NJP) تک جاتی ہے اور بڑی لائن کی ٹرینیں ہندوستان کے بہت سے شہروں میں جاتی ہیں سینکڑوں گاؤں والے دیگر شہروں میں جانے کیلئے یہیں سے ٹرین پر سوار ہوتے ہیں۔ ایک دینی ادارہ جامعہ لطیفیہ بحر العلوم آملہ ٹولہ کٹیہار میں ہے جس میں جید علماء اکرام بالخصوص ملک العلما سید ظفر الدین بہاری علیہ الرحمتہ والرضوان یہاں پہ تعلیم حاصل کئے کورٹ، کچہری، مدرسہ، اسکول، کالج، عدالت، مساجد سبھی موجود ہیں یہ شہر کافی دور تک پھیلا ہوا ہے کٹیہار بڑے شہروں کے شمار میں آتا ہے۔ نیا ٹولہ، مرچھائے باڑی، بدھو چوک، داروغہ لوج، فقیر تکیہ، چودھری محلہ کٹیہار میں واقع ہیں۔

بلرام پور

بلرام پور ایک معمولی سا بازار ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت آتا ہے ٹونگی دیگھی بنگال سے جو روڈ دکھن جانب بارسوئی تک گئی ہے اسی روڈ پر بھلئی سے پہلے یہ بازار ہے بلرام پور بازار میں بلرام پور تھانہ بھی ہے جس کے تحت کئی گاؤں آتے ہیں ٹونگی دیگھی سے بلرام پور کی جانب تھوڑی ہی دور کے بعد بنگال کی سرحد ختم ہو جاتی ہے اور بہار کی سرحد شروع ہو جاتی ہے جس جگہ دونوں سرحدیں ملتی ہیں اس کی دونوں جانب کچھ دور تک روڈ کی خستہ حالی نا قابل بیان ہے نہ کچی سڑک کہی جاتی ہے نہ روڈ کے شمار میں ہے مسافر سواری پر بیٹھنے سے بہتر پیدل چلنا مناسب سمجھتا ہے دونوں سرحدیں ملنے کی وجہ سے شاید دونوں حکومت کی نظر تغافل و تساہل کے عتاب کا شکار ہے القصہ مختصر بلرام پور بازار میں ہر ضرورت کی چیزیں تو نہیں البتہ کچھ چیزیں ضرور مل جاتی ہیں چھوٹی چھوٹی چائے کی دکانیں، جنرل اسٹور میڈیکل اسٹور موجود

ہے بڑے ڈاکٹر یا نرسنگ ہوم نہیں ہیں حکومت کی طرف سے اسپتال تو ہے لیکن معقول علاج کا کوئی بندوبست نہیں ہے پورا اسپتال عملہ سے خالی رہتا ہے جسکی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے معقول علاج کیلئے کشن گنج رائے گنج اور کرن دیگھی کی لمبی مسافت طے کرنی پڑتی ہے۔ مویشیوں کے علاج کیلئے مویشی اسپتال بلرام بازار سے دکھن جانب قائم ہے کبھی کبھار کوئی جانور کو علاج کیلئے لایا جاتا ہے فون، پوسٹ آفس، بینک، اسکول اور مسجد بھی موجود ہے بلرام پور سے پچھّم کلنہا باڑی بستی میں ایک دینی ادارہ دارلعلوم گریب نواز قائم ہے۔ بلرام پور بازار سے دکھن جانب تھوڑی دور روڈ سے پورب طرف ایک کالج طویل عرصہ پہلے تعمیر کیا گیا تھا جو ایوب نگر کے نام سے مشہور ہے تعمیر شدہ کالج کی دیواریں بوسیدہ ہونے لگیں دروازے اور کھڑکیاں الگ ہو رہی ہیں لیکن اب تک تعلیم شروع نہیں ہوئی ہے جو قابل افسوس بات ہے۔

بلرام پور بازار میں صبح کے وقت لوگوں کی آمدورفت کم رہتی ہے شام ہوتے ہی بازار کی رونق بڑھ جاتی ہے کچھ لوگ تو بلا ضرورت صرف چائے پینے کیلئے گھروں سے یہاں تشریف لاتے ہیں کچھ افراد تو ایسے ہیں جو یہاں آکر چائے پینا گپیں ہانکنا اپنا مشغلہ بنا لیتے ہیں کچھ ایسے منچلے نوجوان بھی ہیں جو اپنے گھریلو کام کاج چھوڑ کر بلرام پور آجاتے ہیں اور رات گئے تک اپنا وقت گنواتے ہیں اس معاملے میں کچھ بوڑھے حضرات بھی کم نہیں ہیں جو دادا نانا بننے کے باوجود رونق بازار بنے رہتے ہیں بہر کیف یہ اپنے اپنے شوق ومزاج کی بات ہے۔ ہفتہ میں ایک بار سنیچر کے روز بڑے اہتمام سے بازار لگتا ہے مویشیوں کی خرید وفروخت زیادہ ہی ہوتی ہے دور دراز سے لوگ صبح ہی آجاتے ہیں اس دن بازار شباب پر ہوتا ہے بلرام پور

سے کہیں جانے کیلئے سواری کا معقول بندوبست نہیں ہے واحد سواری رکشہ ہے کبھی کبھار گھوڑا گاڑی مل جاتی ہے بارش کی شدت ہو یا دھوپ کی حدت تو رکشہ والے بھی انکار کر دیتے ہیں پھر پیدل چلنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، بلرام پور بازار کے اردگرد یہ سب گاؤں ہیں: بیدول، سونوتولہ، لوچہ، گنگا پور، کلنہا باڑی، شاہ پور، بھاگل پور، کدوا ٹولی، لال پور، جائے جن، مارا ڈانگی، بستی بلرام پور، بانا باڑی، مہی سال، کان سوئی، ازگا، بی سودیگھی، کوئی تور، مچھول، مان ٹولی، سدھنا، سیال پاڑہ، دلہہ پور، ڈوکئی وغیرہ۔

بھلئی

ضلع کٹیہار تھانہ بلرام پور کے تحت ایک معمولی سا بازار ہے کچھ ضرورت کی چیزیں مل جاتی ہیں میڈیکل اسٹور، پوسٹ آفس، فون، سبزی سالن کی دکان، ڈسپنسری، سائیکل مرمت کی دکان، درزی کی دکان، حجام کی دکان کی سہولت موجود ہے۔ مزید چیزوں کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ٹونگی دیگھی یا بارسوئی جانا پڑتا ہے دن بھر تو نہیں شام کو ضرور چہل پہل بڑھ جاتی ہے بالخصوص ملاح شام کو مچھلی فروخت کرنے یہاں آتے ہیں۔ بہر کیف یہ ایک چھوٹا سا عمدہ بازار ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں والے یہاں آتے ہیں: بانس باڑی، پیلا پور، کھریال ٹولی، موٹھ باڑی، ڈانگول، بھکچہ ماری، پچرا، بگھار، لال پور، دوتول، کوری ٹولی، گھوگورمل وغیرہ۔

کروم ہاٹ

ضلع کٹیہار میں کدوا تھانہ اور وایا بارسوئی کے تحت کروم ہاٹ ایک مشہور ومعروف بازار ہے

کافی وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے۔ میڈیکل اسٹور، اسپتال، کھانے پینے کے ہوٹل سب موجود ہے بارسوئی سے آیا جائے تو سالماری اسٹیشن سے اتر کر سواری حاصل کر کے کروم ہاٹ جایا جا سکتا ہے اور سودھانی ہو کر جایا جائے تو سودھانی سے کروم ہاٹ تک پیدل چلنا پڑے گا کیونکہ معقول سواری کا بندوبست نہیں ہے بروز بدھ بڑے اہتمام سے بازار لگتا ہے اس دن دور دراز سے لوگ آتے ہیں اسی دن مویشی کی خرید و فروخت ہوتی ہے بہر حال کروم ہاٹ کافی مشہور بازار ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں والے اس کے تحت آتے ہیں: باگ ڈوب، شکار پور، بے جھڑا، کاٹار، ماہی نگر، بے نی باڑی، سیون پور، سیرول، بھینس بندھا، طیب پور، بوبرا، کرہیلا، چوکی، ریّا پور، شیخ پورہ، میوک، مادھے پور، اوجین مروا، بلیہار پور، دھنیرا، انجھریل، رنگ پور وغیرہ۔

مکریاہاٹ

ضلع کٹیہار کے تحت بارسوئی سے پچھّم دکھن مکریاہاٹ بہت مشہور ومعروف ہے ضروریات زندگی کی ہر چیز ملتی ہے مکریا ریلوے اسٹیشن بھی ہے چھوٹی اور بڑی دونوں لائن کی ٹرین یہاں یکجا ہوتی ہیں فون کی سہولت ہے کھانے پینے کے ہوٹل جنرل اسٹور میڈیکل اسٹور اور سواری کا معقول بندوبست ہے یوں تو یہ بازار روز ہی لگتا ہے بالخصوص جمعرات کے دن بڑے پیمانے پر لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں مندرجہ ذیل گاؤں اس کے قرب وجوار میں ہیں: نرائن پور، دی گلیہ، پانی گھٹّا، سجنا ملک پور، جلکی، نمول، نکولا غیرہ۔

تیلتا

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت یہ ایک چھوٹا سا ریلوے اسٹیشن ہے اسی سے متصل پچھّم کی

جانب کچھ عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ تیلتا چند گاؤں والے کا بلاک ہے یہاں ضرورت کی چیزیں نہیں ملتی اسکو بازار نہیں کہا جا سکتا ہے سودا سلف لینے یہاں نہیں آتے البتہ اسٹیشن اور بلاک ہونے کی وجہ سے خاصا مشہور ہے یہاں جانے کیلئے دلکولہ سے ٹرین کے ذریعہ یا پھر پیدل یا سائیکل کے ذریعہ جایا جا سکتا ہے بس اور دیگر سواری کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں تیلتا بلاک کے قرب وجوار میں پڑتے ہیں: دھابی، پرانا گنج، مادھے پور، سیا گاؤں، فتح پور، جیلا پاڑہ، بیر گاچھی، گھوسی پاڑہ، مینا پور وغیرہ۔

سال ماری

ضلع کٹیہار کے تحت سال ماری ایک مشہور بازار اور ریلوے اسٹیشن ہے چھوٹی لائن کی گاڑی یہاں رکتی ہے۔ یہ بازار ہفتہ میں سوموار کے دن لگتا ہے یہاں جانے کیلئے مکریاہاٹ سے جیپ اور تانگہ وغیرہ کا بندوبست ہے ضرورت کی چیزیں یہاں مل جاتی ہیں اس اطراف میں سال ماری مشہور جگہ ہے بہت سارے گاؤں اس کے ارد گرد ہیں جیسے: تنہل پیلا پور، پینچ گاچھی، کوجی بنا، مہیلا، دمدمہ، مینا پور، سورا گاچھی، پیل خانہ، بے نی، رسول پور، کھاری، نکولہ، کھیندہ، آلہ پور، بالو گنج، دلال پور، سن کترہ، ہنات پور، وغیرہ۔

کُسیدہ ہاٹ

کُسیدہ ہاٹ بنگال میں کٹیہار کی سرحد پر واقع ہے بارسوئی سے دکھن اور پورب آباد پور کے بعد واقع ہے کافی مشہور ومقبول بازار ہے ضروریات کی ہر چیز یہاں ملتی ہیں بارسوئی سے سواری کا معقول بندوبست ہے۔ بس، ٹیمپو، ٹیکر اور دیگر سواریاں مل جاتی ہیں خاص بازار منگل کے دن لگتا ہے اسی روز غلے اور مویشیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے دور دراز گاؤں

سے لوگ یہاں آتے ہیں تھانہ آباد پور اور تھانہ تلسی گھٹہ کے تحت جتنے گاؤں پڑتے ہیں سبھی اسی بازار سے استفادہ کرتے ہیں جیسے: مسلط گاؤں، مکندر پور، بلوا، لگھرا، بھوانی پور، قصوا ٹولی، جتہار، شیوانند پور، سنکولہ، تلسی گھٹّہ، ہری چندر پور، بائیس پیٹی، بارہ دواری، وغیرہ۔

آباد پور

آباد پور بنگال میں کسیدہ ہاٹ سے اتر اور بارسوئی سے دکھن واقع ہے یہ گاؤں کافی بڑا ہے۔ گاؤں میں جانے کیلئے سواری کا بھی بندوبست ہے وہیں ایک چوک ہے چائے پان کی دکان فون کی سہولت موجود ہے یہاں کے لوگوں کو زیادہ تر اپنی ضروریات کی چیزیں خریدنے کیلئے کسیدہ ہاٹ یا بارسوئی جانا پڑتا ہے۔

کلیا گنج

کلیا گنج، یہ بازار بھی ویسٹ بنگال میں کافی مشہور ہے۔ نیشنل ہائی وے جو کرن دیگھی، ٹونگی دیگھی، رائے گنج، مالدہ ہو کر کلکتہ گئی ہے اسی روڈ پر رائے گنج سے پہلے سلی گوڑی موڑ پڑتا ہے اسی موڑ سے اتر جانب جو روڈ گئی ہے اسی پر واقع ہے۔ ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے یہ بازار روز ہی لگتا ہے لیکن منگل کے روز بڑا اہتمام رہتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں۔

ملک پور

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت دلکو سے دکھن جانب متصل ہی ملک پور ہاٹ بالخصوص مویشیوں کی خرید و فروخت کیلئے قرب و جوار کے علاوہ کوسوں دور تک مشہور و معروف ہے یہ بازار دلکولہ سے بالکل دکھن جانب واقع ہے یہاں ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے ہفتہ میں

ایک بار جمعرات کے دن یہ بازار زوروں پہ لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ مویشیوں کی خرید و فروخت اور غلے کے کاروبار کیلئے آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے ارد گرد ہیں: سیا گاؤں، لچھور، چکنی، سوٹولہ وغیرہ۔

رسا کھواہاٹ

ضلع اتر دیناجپور کرن دیگھی تھانہ کے تحت رسا کھواہاٹ کافی مشہور ہے جو روڈ کرن دیگھی رائے گنج مالدہ ہو کر کلکتہ گئی ہے اسی روڈ پر دلکولہ اور کرن دیگھی کے درمیان ایک مقام دوموہنا ہے اسی مقام سے ایک روڈ نکل کر ڈب کول شاہ پور، ببرت، ٹھیکری باڑی، لنگڑا ہاٹ، ناندو جھاڑ ہو کر مودی خانہ میں نیشنل ہائی وے سے مل گئی ہے اسی روڈ پر دوموہنا سے پورب اور شاہ پور سے پہلے رسا کھواہاٹ ہے۔ یہاں ایک دینی ادارہ مدرسہ الجامعۃ الحفظیہ سراج العلوم قائم ہے ہفتہ میں اتوار کے روز بڑے پیمانے پر یہ بازار لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں ضروریات کی چیزیں خریدتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے ضمن میں ہیں: مہیس پور، رحمتی، کھونتا، دھوتا، ہریا دھوتا، سلہن، دولہو پور، گھُرکا، جادے پور، پپلا، گوپال پور، بُریان، فتح پور، منگنا بھیٹا وغیرہ۔

گوال پوکھر

ضلع اتر دنیاجپور کا مشہور و معروف تھانہ اور بلاک ہے گوال پوکھر تھانہ لودھن چوک سے اتر جانب ہے کشن گنج سے جو روڈ مجلس پور، ببرت ہو کر دیوی گنج گئی ہے اسی روڈ سے ایک روڈ

لودھن چوک ہوکر اسلام پور گئی ہے اسی روڈ پر لودھن چوک سے اتر جانب ہے۔ گوال پوکھر نام سے ایک گاؤں بھی ہے جو جھل جھلی چوک سے دکھن اور پورب جانب ہے گوال پوکھر تھانہ کے تحت سیکڑوں گاؤں آتے ہیں۔ ضرورت کی ہر چیزیں ملتی ہیں دور دراز گاؤں سے لوگ اپنے معاملات کو لیکر اور زمین جائیداد رجسٹرڈ کرانے کیلئے آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اردگرد ہیں: دودھ کمر، آم باڑی، بُھلکا باڑی، بابھن باڑی، کانچن سری، چھگر یا بستی، کنجہ بستی، چنی ہار، بر بلا، منیر پور، کولا بھیٹا، بانس باڑی، جھاڑ باڑی، بُرہا باڑی، بیچ باڑی، کنڈی گچھ، پرتا پور، مور کاٹھی، کٹھل باڑی وغیرہ۔

لودھن چوک

ضلع اتر دیناجپور گوال پوکھر تھانہ کے تحت لودھن چوک ایک مشہور و معروف شہر ہے۔ میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، نرسنگ ہوم، اسپتال، کمپیوٹر کلاس، ٹیلی فون ایکسچینج، فٹ بال گراؤنڈ، کھانے پینے کے ہوٹل، سبزی کی مارکیٹ، اسٹیٹ بینک موجود ہے۔ دینی تعلیم کیلئے مرکزی دار العلوم اہلسنت اس میں ایک شعبہ لڑکیوں کی تعلیم کیلئے مدرستہ البنات کے نام سے قائم ہے یہاں کے لوگ مہذب اور تعلیم یافتہ ہیں بہرکیف لودھن چوک اچھا خاصا شہروں کے زمرے میں آتا ہے لودھن چوک سے نیشنل ہائی وے جانے کیلئے دو راستے ہیں دونوں طرف بس کا معقول انتظام ہے ایک روڈ گوال پوکھر، کولا بھیٹا، بھرستان، گولا پاڑہ ہوکر اسلام پور میں مل جاتی ہے اور دوسری روڈ لودھن چوک سے پچھّم جانب ببرت چوک، دھرم پور ہوکر کشن گنج میں مل جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اطراف میں ہیں: پورا بھیٹا، مختار بھیٹا، تارا بھیٹا، بالا بھیٹا، کونیا بھیٹا، مرل ٹولی، بخت پور، گچھی نگر، ڈھیپا، پران

بھیٹا، کوٹی بستی، بہار، ڈکیتا، نیا بستی، چین پور، قالو بھیٹا، تگھر یا، پٹنہ، لِل باڑی، ڈھکوا ٹولی، بنیا ٹول، گنا باڑی، جین گاؤں، ننگلہ، لودھن، ہریانی وغیرہ۔

دیوی گنج

ضلع اتر دیناجپور گوال پوکھر تھانہ کے تحت دیوی گنج ایک مشہور بازار ہے جو بنگلہ دیش بارڈر سے متصل ہے یہاں ضروریات زندگی کی ہر چیز ملتی ہے جنرل اسٹور میڈیکل اسٹور کھانے پینے کے ہوٹل ٹیلفون کی سہولت موجود ہے ہفتے میں دو روز بدھ اور اتوار کو یہ بازار بڑے پیمانے پر لگتا ہے غلہ اور مویشویوں کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے غرضیکہ اچھا خاصا بازار ہے دور دور سے لوگ یہاں آتے ہیں نیشنل ہائی وے سے جانے کیلئے دو راستے ہیں اسلام پور سے جانا ہو تو اسمعیل چوک گولا پاڑہ داڑھی بیر ہوکر لودھن چوک جائیں وہاں سے پورب جانب دیوی گنج ہاٹ ہے اور کشن گنج سے جانا ہو تو مجلس پور دھرم پور ببرت چوک ہوکر لودھن چوک ہوکر پورب جانب جائیں تو دیوی گنج ہاٹ تک آپ پہونچ جائینگے بہر حال دیوی گنج کافی مشہور و معروف بازار ہے اس کے اردگرد یہ گاؤں ہیں: بانس باڑی، بیچ باڑی، مورا باڑی، ہریانی، بلدیہ پوکھر، توت پوکھر، کوٹی بستی، ندی پوکھر، سیم ٹولی، پیاز پوکھر، کچک ٹولہ، کنیا بادل، شری پور، تابسا، گھاٹی سال، چرچرہا، نارگون، آٹھ کھریا، بنگھار، مودی پوکھر وغیرہ۔

کالا ناگن

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت کالا ناگن ایک چھوٹا سا بازار ہے ہائی وے سے کافی دور پورب جانب واقع ہے اسلام پور اسماعیل چوک سے جو روڈ نکل کر داڑھی بیڑ

اور گولا پاڑہ گئی ہے اسی روڈ سے بسیں کالا ناگن تک جاتی ہیں یہ بازار داڑھی بیڑ سے پچھّم اور دکھن شیروا ندی کے کنارے واقع ہے ضرورت کی چیزیں مل جاتی ہیں جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، پوسٹ آفس، بینک، ٹیلی فون، گرام پنچایت، پولیس اسٹیشن وغیرہ کی سہولت ہے۔ یوں تو شام کو ہر روز بازار لگتا ہے لیکن ہفتے میں دو روز بدھ اور اتوار کو بڑے پیمانے پر بازار کا اہتمام ہوتا ہے ان دنوں میں لوگ دور دراز گاؤں سے سویرے ہی آجاتے ہیں غلہ اور جانوروں کی بھی خرید و فروخت کرتے ہیں کئی گاؤں والے اس سے استفادہ کرتے ہیں جیسے: گنا باڑی، مروا گاؤں، رام پور، گوگ بستی، تنگھر یا، چار گچھیا، کارگ بستی، دولت پور، نیا بستی، مسنا بھیٹا، میٹھا پوکھر، بھرستان، باڑی بھنگا، موتی لال، چین پور، ماگورجان، اٹھیا باڑی مونی بھیٹا اسکول وغیرہ۔

گولا پاڑہ

ضلع اتر دیناجپور میں اسلام پور تھانہ کے تحت گولا پاڑہ ایک چھوٹا سا بازار ہے اسلام پور سے غالباً دس پندرہ کیلومیٹر کی دوری پر واقع ہے جو روڈ اسلام پور اسماعیل چوک سے نکل کر گوال پوکھر تک گئی ہے اسی روڈ پر عمل جھاڑی اور دلال بستی کے درمیان ہے۔ فون کی سہولت، مدرسہ، اسکول، دواخانہ، مویشیوں کا اسپتال موجود ہے دن بھر زیادہ بھیڑ بھاڑ تو نہیں رہتی شام کو ضرور یہاں کی رونق بڑھ جاتی ہے بازار لگنے کیلئے کوئی خاص دن متعین نہیں ہے لیکن روز ہی ضرورت کی چیزیں مل جاتی ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے اطراف میں ہیں۔ بیجوکھور، دلال بستی، کوٹوم باشا، پنڈت پوتا، گورن ڈانگا، پھولو پوکھر، کندر گاؤں، زیرو پانی، گھوڑا مارا، نرائن پور، قاضی گاؤں، ڈھلئی بستی، بھکتی، ڈمر اللہ، خبر گاؤں، راحت پور، ٹالی گھر، گنگا میلا، بے نی کانز وغیرہ۔

داڑھی بیڑ

یہ ایک معمولی سا چوک ضلع اتر دیناجپور اسلام پور تھانہ کے تحت گولا پاڑہ ہاٹ سے دکھن تھوڑی دوری پر واقع ہے داڑھی بیڑ چوک سے ایک روڈ پچھّم دکھن کالا ناگن گئی ہے اور ایک روڈ دکھن جانب گوال پوکھر تک گئی ہے اس چوک میں ساگ سبزی چائے پان کی دکانیں لگتی ہیں ضرورت کی ہر چیز نہیں ملتی دوائی اور ڈاکٹر کی سہولت بھی نہیں ہے اس دیار کے لوگوں کو ضروریات زندگی کی چیزوں کیلئے اسلام پور یا کالا ناگن ہی جانا پڑتا ہے۔ اس چوک میں بھرستان، ہاری بھنگا، موتی لال، گنا باڑی، عمل جھاڑی اور گنگا میلا گاؤں کے لوگ آتے ہیں۔

سونا موتی کیمپ

ضلع اتر دیناجپور کے تحت تھانہ اسلام پور اور تھانہ گوال پوکھر کے حلقہ میں سونا موتی کیمپ کافی مشہور ہے حالانکہ یہ کوئی بازار یا مارکیٹ نہیں ہے بلکہ بارڈر سیکورٹی فورس (BSF) والوں کی قیام گاہ ہے ہندوستان اور بنگلہ دیش کی سرحد پر ہندوستانی سرحد کے تحفظ کیلئے یہ کیمپ قائم کیا گیا ہے فوجی جوان یہیں سے سرحد پر نگاہ رکھے ہوئے رہتے ہیں۔ اسلام پور اسماعیل چوک سے جو روڈ دلال بستی گولا پاڑہ داڑھی بیڑ ہو کر آگے گئی ہے داڑھی بیڑ سے ایک روڈ پورب جا کر سونا موتی کیمپ پہ ختم ہو جاتی ہے یہ بھرستان ہاٹ سے کافی قریب ہے۔

کالی باڑی ہاٹ

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت کالی باڑی ایک معمولی ہاٹ ہے بعض لوگ اسے
سوکری ہاٹ بھی کہتے ہیں ہر ضرورت کی چیزیں تونہیں ملتی کچھ چیزیں ضرور مل جاتی ہیں
ساگ سبزی مچھلی دوائی کی دکان چائے پان کی دکان موجود ہے۔ یہ کالا ناگن ہاٹ سے
پورب اور شمال کے کونے پر شیرواندی کے کنارے پورب جانب کمات بستی مرواگاؤں سے
پورب دکھن واقع ہے۔ ہفتہ میں جمعہ اور منگل کو یہ بازار لگتا ہے اس کے اطراف واکناف
میں یہ گاؤں ہیں: مرواگاؤں، کمات بستی، تکھریا، گوگ بستی، روحیہ، رام پور، کارگ بستی،،
مسنا بھیٹا، گنا باڑی، کندرگاؤں وغیرہ۔

کربلا چوک

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت کربلا چوک علی گنج اور پناسی کے درمیان روڈ ہی پر
واقع ہے یہاں مکمل ہر چیز کی سہولت نہیں ہے چائے پان ساگ سبزی اور حجام کی دکان موجود
ہے اسلام پور اور گنجریا جانے کیلئے اس چوک سے رکشہ مل جاتا ہے چوک سے متصل ہی
پورب اور اتر جانب ایک بڑا قبرستان ہے اسی چوک سے دکھن طرف ایک میدان ہے جہاں
سالہا سال سے دسویں محرم الحرام کو کربلا کا میلہ لگتا ہے اکھاڑہ والوں کا کھیل ہوتا ہے تلواروں
اور لاٹھیوں سے اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں یہاں ایک نام سے دو گاؤں ہیں ایک ہے علی
گنج اور دوسرا گاؤں ہے پچھمّ بستی علی گنج اس میلہ کا انتظام پچھمّ بستی والے ہی کرتے ہیں
یہاں سے پورب جانب ایک قدیم ادارہ مدرسہ سمرقندیہ علی گنج قائم ہے اس ادارہ میں علی گنج،
پچھمّ بستی، رنچوری، بھگا مالی کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں راقم الحروف ناچیز محمد ابراہیم آسیؔ
نے ابتدائی تعلیم اسی مدرسہ میں استاد محترم مولانا جمال الدین صاحب جنم جے کانکی اور استاد ذی

وقار جناب منشی معین الدین صاحب قبلہ سے حاصل کی ناچیز کی جائے پیدائش علی گنج ہے اس
چوک میں علی گنج، پچھمّ بستی، رنچوری، بیت باڑی، بھگامالی، فقیر بستی وغیرہ کے لوگ آتے ہیں۔

دھوم ڈانگی

ضلع اتر دیناجپور سونا پور بازار کے تحت دھوم ڈانگی ایک چھوٹا سا بازار ہے سونا پور سے اتر
جانب نیشنل ہائی وے سے ایک روڈ پورب جانب گئی ہے اسی روڈ پر دھوم ڈانگی مشہور جگہ ہے
۔ دھوم ڈانگی ریلوے اسٹیشن بھی ہے ضرورت کی اکثر چیزیں مل جاتی ہیں دھوم ڈانگی سے
پورب جانب ہفتیہ گچھ میں تستہ ندی کا ایک بہت بڑا پُل بھی بنایا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل
گاؤں اس کے اطراف میں ہیں: سری پوکھر، قاضی گچھ، فتح آباد، چورامن، ہفتیہ گچھ،
برنا باڑی، گواباڑی، کٹھل باڑی وغیرہ۔

داس پاڑہ

داس پاڑہ اتر دیناجپور کا مشہور ومعروف بازار ہے یہ نیشنل ہائی وے سے کافی دور چوپڑا سے
پورب اور اتر واقع ہے نیشنل ہائی وے سے دو روڈ داس پاڑہ گئی ہے ایک روڈ رام گنج بازار
سے پورب ڈیگا بانا ہو کر اور دوسری روڈ چوپڑا سے پورب ڈیگا بانا ہو کر گئی ہے داس پاڑہ سے
ایک روڈ نکل کر باگ ڈوگرا کے پورب ہو کر سلی گوڑی تک گئی ہے اس بازار میں ضرورت کی
ہر چیز میسر ہے۔ ڈاکٹر، میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، کھانے پینے کے ہوٹل، چائے پان کی
دکان، فون اور مویشیوں کی خرید وفروخت کی سہولت ہے اس دیار میں یہ ہاٹ کافی مشہور ومقبول
ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں مندرجہ ذیل گاؤں اس ہاٹ کے آس پاس ہیں۔ کھاری

پاڑہ، لول باڑی، ڈانگا پاڑہ، بھوجا گاؤں، ڈمٹھی ہاٹ، ملک بستی، ننکاری، گوچی گچھ، چھ گھریا، پوکھر پورہ، گٹھیاٹول، بارہ بھیگہ، قالوگچھ، آسارو بستی، گوروبان، پاٹا گاڑا، پاتری بھیٹا وغیرہ۔

جنتاہاٹ

ضلع کشن گنج کے تحت یہ اچھا خاصا بازار ہے کشن گنج سے جو روڈ پچھّم طرف گئی ہے غالباً کشن گنج سے ۲۰ کیلو میٹر دور روڈ پر ہی واقع ہے۔ جنتاہاٹ میں ایک عالیشان مدرسہ دار العلوم اہلسنت بابا احسان الحق کی سرپرستی میں چل رہا ہے بہت سارے طلباء دین کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اسی جگہ صابری مسجد بھی خوب تر، اچھی خاصی وسیع بنائی گئی ہے ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے کپڑے کی دکان، میڈیکل اسٹور، دواخانہ، جنرل اسٹور، ساگ سبزی، چائے پان کی دکان اور فون کی سہولت موجود ہے یہ بازار روز ہی لگتا ہے کئی گاؤں والے یہاں آتے ہیں۔ جیسے تارا باڑی، تگھر یا وغیرہ۔

چھتر گاچھ

ضلع کشن گنج تھانہ پوٹھیا کے تحت چھتر گاچھ ایک مشہور و معروف بازار ہے کشن گنج شہر سے جو روڈ چچوا باڑی، طیب پور ہو کر ٹھاکر گنج گئی ہے اسی روڈ پر مہانندا ندی سے غالباً ایک کیلو میٹر پورب اور ڈوک ندی سے تقریباً ۲ کیلو میٹر اتر اور پچھّم یہ بازار واقع ہے۔ یہاں ضرورت کی ہر چیز میسر ہے۔ کپڑے کی دکان، کھانے پینے کے ہوٹل، بینک، پولیس کیمپ، فون، ڈاکٹر، اسکول اور اسپتال کی سہولت ہے۔ یہ بازار روز ہی لگتا ہے لیکن بدھ اور سنیچر کے روز بڑے

اہتمام سے لگتا ہے خاص کر اسی دن مویشیوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے یہاں کی گوشت مارکیٹ بھی کافی مشہور ہے گائے اور بھینس کثیر تعداد میں ذبح کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اطراف میں ہیں: گوا باڑی، گانجہ باڑی، سہاگی، ڈانگی بستی، بھانگا پل، بھاٹا تھانہ، مال بستی، دودھ اوٹی، سات بولیہ، خانقاہ، الوا باڑی، کٹھل باڑی، اٹھیا باڑی، پانچ گچھی، کولتھا، بکسہ، چوروگدی، کھاری بستی، کھے کھی بستی، پیپل باڑی، مہات گچھ، مچھیا باڑی، بھر بھری، بالو باڑی، بڑا چندی، گیاندی، ننا گوری، ہری داس منی، ککرا ماری، وغیرہ۔

لوہا گاڑا

ضلع کشن گنج کے تحت لوہا گاڑا ہاٹ ایک مشہور و معروف بازار ہے بالخصوص یہ بازار مویشیوں کی خرید و فروخت کیلئے کافی مشہور ہے۔ کشن گنج سے پچھّم جانب جو روڈ جنتاہاٹ، بہادر گنج، پوا خالی ہو کر ٹھاکر گنج تک گئی ہے اسی روڈ پر پوا خالی سے پہلے یہ بازار واقع ہے۔ ضرورت کی ہر چیز میسر ہے کافی دور دراز کے لوگ مویشیوں کی خرید و فروخت کیلئے یہاں آتے ہیں بہار اور بنگال دونوں جگہ کے لوگ اس بازار سے افادہ واستفادہ کرتے ہیں۔

پہاڑ کٹہ

پہاڑ کٹہ تھانہ، ضلع کشن گنج کی ایک مشہور جگہ ہے کچی دکانیں بنی ہوئی ہیں کچھ ضرورت کی چیزیں مل جاتی ہیں چائے پان کی دکانیں ہیں بہر حال ضروریات زندگی کیلئے نامکمل بازار ہے۔ تھانہ ہونے کی وجہ سے یہ جگہ مشہور ہے یہاں کے اطراف والوں کو خریداری اور علاج کیلئے اسلام پور ہی کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ پہاڑ کٹہ کے ارد گرد یہ گاؤں ہیں: ادی گاڑی، رتوا،

سارادیگی، بیل پوکھر، مہیس مارا، مونیا، ڈھکی پاڑہ، بانس باڑی، بغل باڑی، دیور باڑی، تال بستی، بھات باڑی، لوہا گاڑا، تریا وغیرہ۔

بلدیہ ہاٹ

ضلع کشن گنج پہاڑ کٹہ تھانہ کے تحت بلدیہ ہاٹ ایک معمولی سا خوبصورت بازار ڈوک ندی کے بالکل کنارے واقع ہے۔ضرورت کی ہر چیزیں تو نہیں ملتی لیکن اکثر چیزیں مل جاتی ہیں ساگ سبزی، مچھلی، دوائی، کپڑا، غلہ، راشن وغیرہ مل جاتا ہے۔ندی کے کنارے چھوٹی چھوٹی دکانیں بنی ہوئی ہیں کچھ ڈاکٹر بھی ہیں جو ابتدائی طبی امداد کے طور پر علاج کرتے ہیں قرب جوار کے گاؤں والے ضرورت کی چیزیں خریدنے کیلئے یہاں آتے ہیں کوئی نرسنگ ہوم یا اسپتال نہیں ہے جس کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو اسلام پور آنا پڑتا ہے اس بازار کے تحت کھجور باڑی ایک مشہور گاؤں ہے اسی گاؤں میں شہرت یافتہ دینی ادارہ مدرسہ عالمگیریہ کھجور باڑی ہے راقم الحروف ناچیز محمد ابراہیم آسیؔ نے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا محمد یونس صاحب علیہ الرحمتہ والرضوان حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن صاحب علیہ الرحمتہ والرضوان اور حضرت علامہ مولانا داؤد کوثر صاحب قبلہ کے زیر سایہ اسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کی مستری بستی سیتل پور میں مرحوم امام الدین مستری کے یہاں ناچیز کے قیام وطعام کا انتظام تھا اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں (آمین) بہر حال بلدیہ ہاٹ چھوٹا سا عمدہ بازار ہے۔مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے اطراف میں ہیں: مریا، کھجور باڑی، سیتل پور، مستری بستی، مافی ٹولہ، مرچان بستی، بیر باڑی، ڈریا بستی، نیبو باڑی، جلا بستی، قدم گاچھی، کٹھیا پچھلا، نیا بستی، سوُبستی وغیرہ۔

طیب پور

ضلع کشن گنج میں طیب پور ایک مشہور جگہ ہے جو روڈ چھتر گاچھ، پچوا باڑی چوک، گوری ہاٹ ہو کر ٹھاکر گنج گئی ہے گوری ہاٹ سے تھوڑی دور مہانندا ندی کے کنارے پورب جانب واقع ہے۔طیب پور ریلوے اسٹیشن بھی ہے یہاں ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے البتہ مویشیوں کی خرید وفروخت نہیں ہوتی اور نہ ہی اس بازار میں گوشت مارکیٹ ہے بہر صورت طیب پور ایک اچھا بازار ہے۔مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے تحت آتے ہیں: جھنا کھور، جلال پور، ملانی، کلیا گنج، کھرنا وغیرہ۔

پوٹھیا

پوٹھیا تھانہ ضلع کشن گنج میں محتاج تعارف نہیں، اسلام پور کالج موڑ سے جو روڈ پچوا باڑی چوک طیب پور ہو کر ٹھاکر گنج گئی ہے اسی روڈ پر پچوا باڑی موڑ سے پہلے واقع ہے۔ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے اسکول، میڈیکل اسٹور، اسپتال، جنرل اسٹور، پوسٹ آفس، بینک وغیرہ کی سہولت ہے اس بازار سے پچھّم غالباً ۵ کیلومیٹر کی دوری پر ہلدی باڑی گاؤں میں ایک دینی ادارہ بہار حکومت سے منظور شدہ مدرسہ اصلاح المسلمین بھی کافی مشہور ہے۔دور دراز گاؤں سے لوگ اس بازار میں آتے ہیں البتہ مویشیوں کی خرید وفروخت نہیں ہوتی علاوہ ازیں ہر چیز کی سہولت فراہم ہے۔مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے ضمن میں آتے ہیں: پیاں کھوری، پتیلا بھاسا، رنیا پوکھر، سارو گاڑا، گھیاں گاؤں، کوسیاری، نملہ گاؤں، چنا منا، باگ مارا، ڈونگرا، جالو چوک، بودھرا، جگڈوبا، جبرا پوکھر، پانچ پیر، عود گاڑا، گوگ نانی، کولتھا پناسی، فقیر بستی، نوکٹھا، بابن گاؤں، جھاڑ باڑی، کپڑ نگا، گووند پور وغیرہ۔

چچوا باڑی چوک

یہ ایک چھوٹا سا چوک ہے کچھ ضرورت کی چیزیں مل جاتی ہیں اسی چوک میں چھتر گاچھ اور پوٹھیا کی روڈ مل کر گوری ہاٹ طیب پور ہو کر ٹھاکر گنج گئی ہے اسکی تفصیل آپ بی اینڈ بی کے نقشہ میں دیکھ سکتے ہیں اس چوک میں سبزی سالن، مچھلی، سودا سلف مل جاتا ہے شام کے وقت اکثر لوگ یہاں آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اطراف میں ہیں: چھ مٹھیا، ہلدی باڑی، نظر پور، جھنا کھور، ماٹی گاڑا، وغیرہ۔

گوری ہاٹ

ضلع کشن گنج میں گوری ہاٹ طیب پور اور چچوا باڑی چوک کے درمیان روڈ پر ہی واقع ہے۔ متوسط طبقے کا یہ بازار خاصا مشہور ہے ضروریات زندگی کی ہر چیز مل جاتی ہے کھانے پینے کے ہوٹل، جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور وغیرہ کی سہولت ہے البتہ اس بازار میں مویشیوں کی خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ یہاں ہفتے میں ہر روز گائے اور بھینس کا گوشت ملتا ہے اس اطراف میں سب سے سستا گوشت یہیں پر میسر ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے قرب و جوار میں ہیں: سیٹھا باڑی، جھاڑ باڑی، بنّا باڑی، پھول واڑی وغیرہ۔

ٹھاکر گنج

ٹھاکر گنج ضلع کشن گنج کا مشہور و معروف شہر ہے جو روڈ کشن گنج سے نکل کر چھتر گاچھ، چچوا باڑی موڑ، گوری ہاٹ، طیب پور ہو کر باگ ڈوگرا گئی ہے اسی روڈ پر طیب پور کے بعد واقع ہے۔ ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے کالج، اسکول، اسپتال، ریلوے اسٹیشن کی سہولت ہے

دینی تعلیم کیلئے مدرسہ تعلیم القرآن ہے درمیان شہر ٹھاکر گنج جامع مسجد اور دوسری عالیشان نوری مسجد ہے یوں تو یہ بازار روز ہی لگتا ہے لیکن خاص دن جمعہ اور سوموار ہے یہاں گائے اور بھینس کا گوشت بھی ملتا ہے بہر حال یہ ایک اچھا خاصا شہر ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے قرب و جوار میں ہیں: کاشی باڑی، بہ بل ڈانگی، گرشن بھیٹا، تیلی بھیٹا، گوال ٹولی، پٹ سری، گیدری، ہزاری، جال ملک، کوا بھیٹا، مکوری بستی، گوتھرا، جامنی گوڑی، کھاری بستی، منشی بھیٹا، گیدنگ گولا، نیزہ گچھ، سیال ڈانگا وغیرہ۔

نکسل باڑی

نکسل باڑی ویسٹ بنگال میں ایک مشہور جگہ ہے ٹھاکر گنج سے جو روڈ نکل کر باگ ڈوگرا گئی ہے اسی روڈ پر پانی ٹنکی اور کھوری باڑی کے درمیان نیپال کی سرحد پہ واقع ہے۔ ضروریات زندگی کی ہر چیز ملتی ہے میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، کھانے پینے کے ہوٹل، بینک، پوسٹ آفس وغیرہ کا معقول بندوبست ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں۔

چکلہ

کشن گنج سے پچھّم جانب جو روڈ قدم رسول گئی ہے اسی روڈ سے کچھ آگے چکلہ ہاٹ کافی مشہور ہے یہاں ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے لیکن چکلہ ہاٹ کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں بیل گاڑی کا پہیا ملتا ہے۔ دور دراز گاؤں سے بہار اور بنگال دونوں جگہ کے لوگ یہاں خریدنے آتے ہیں پہیا سازی کیلئے یہ جگہ کافی مشہور ہے۔

دھرم پور

ضلع اتر دیناجپور میں کشن گنج سے پورب دھرم پور ایک مشہور بازار ہے ضرورت کی ہر چیز میسر

ہے یوں تو ہر روز ضرورت کی چیز مل جاتی ہے لیکن جمعرات اور سوموار کے دن بڑے پیمانے

پر بازار لگتا ہے اسی دن مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے کشن گنج سے پورب جانب ہو کر جو روڈ دیوی گنج تک گئی ہے اسی روڈ پر مجلس پور اور گری گچھ کے درمیان واقع ہے اس بازار میں گائے اور بھینس کا گوشت ملتا ہے دور دراز گاؤں سے یہاں لوگ آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اطراف میں ہیں: جنّت پور، بکھان پوکھر، کھمار پوکھر، گنا باڑی وغیرہ۔

چکلیہ

ضلع اتر دیناجپور گوال پوکھر ون 1 کے تحت ایک مشہور بازار ہے کشن گنج کھگڑا سے ایک روڈ پورب جانب ہاتھی مارا، جنتا ہاٹ ہو کر رسا کھوا تک گئی ہے اسی روڈ پر کشن گنج اور ہاتھی مارا کے درمیان واقع ہے۔ جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، مسجد، مدرسہ، ہائی اسکول، کمپیوٹر کلاس، اسپتال اور تھانہ موجود ہے بالخصوص سنیچر اور بدھ کے دن یہ بازار بڑے پیمانے پر لگتا ہے مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے گائے اور بھینس کا گوشت ملتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں اس بازار کے ارد گرد یہ گاؤں ہیں: کوٹھی ٹولی، کنڈال، کھی کھی ٹولہ ضمیرہ، جہانگیر ٹولی، سبرام پور، گلیہ، چوکی، باگڈوگ، سملیہ، منورا، سوہیا، مٹھیاری، کاکی وغیرہ۔

دوموہنا

ضلع اتر دیناجپور کے تحت دلکولہ اور کرن دیگی کے درمیان ایک چھوٹا سا چوک ہے کچھ ضرورت کی چیزیں مل جاتی ہیں سواری کا معقول بندوبست ہے یہیں سے ایک روڈ رسا کھوا کی طرف چلی گئی ہے اور ایک روڈ رائے گنج ہو کر کلکتہ تک گئی ہے دوموہنا سے متصل ایک چھوٹی سی گدری جھلکی ہے تارہ بیڑی کی کمپنی یہیں ہے۔ دوموہنا کے اطراف میں یہ گاؤں

ا: 'گدری' اس چھوٹی سی ہاٹ کو کہتے ہیں جو روزانہ شام کو لگتی ہے۔ (مصنف آسیؔ)

آتے ہیں: کھودر گاچھی، کھٹیا ٹولی، بلیا مونی، شاہ پور، بلیا مارا، بگری، جادھے پور، بڑھیا، کانتی پور، جنگلی پیر، گوپال پور وغیرہ۔

جنتا ہاٹ

جنتا ہاٹ ضلع اتر دیناجپور گوال پوکھر ون 1 کے تحت واقع ہے کشن گنج کھگڑا سے جو روڈ نکل کر رسا کھوا تک گئی ہے اسی روڈ پر ہے۔ ہر چیز کی سہولت ہے ہفتہ میں جمعہ اور منگل کے روز بڑے پیمانے پر لگتا ہے مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے گائے اور بھینس کا گوشت ملتا ہے۔ جنتا ہاٹ کے اطراف میں یہ گاؤں ہیں: ٹھوٹی پاکھر، مجگو اں، کہال گاؤں، شمس پور، گوا گاؤں، چھپّی، کالوگاؤں، بن گاؤں، بھیبھرا، مداتی وغیرہ۔

ہاتھی مارا ہاٹ

ضلع اتر دیناجپور میں چکلیہ اور رسا کھوا ہاٹ کے درمیان ہاتھی مارا ہاٹ واقع ہے۔ ضرورت کی ہر چیز یہاں مل جاتی ہے بالخصوص سوموار کے دن بڑے اہتمام سے بازار لگتا ہے البتہ یہاں مویشیوں کی خرید وفروخت نہیں ہوتی دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے ضمن میں آتے ہیں: سکشولہ، تریال، لتی پور، گوند پور، دھلیا، ساہور وغیرہ۔

تھوکرا باڑی

تھوکرا باڑی ہاٹ ضلع اتر دیناجپور اسلام پور تھانہ کے تحت واقع ہے اسلام پور اسماعیل چوک سے ایک روڈ ٹالی گھر ہو کر گولا پاڑہ گئی ہے ایک راستہ ٹالی گھر سے پورب گوا باڑی، بیر

باڑی، بودھا بستی ہوکر دور تک چلی گئی ہے تھوکرا باڑی ہاٹ اسی راستے پر ہے۔ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں۔

سنیچری ہاٹ

سنیچری ہاٹ ضلع اتر دیناجپور میں تھانہ اسلام پور کے تحت آتا ہے اسلام پور اسماعیل چوک سے جو روڈ گولا پاڑہ کی طرف گئی ہے اسی روڈ سے ایک راستہ دلال بستی سے پورب جانب راحت پور سے کافی آگے گیا ہے اسی راستے میں کافی دور جاکر سنیچری ہاٹ ہے۔ یہ بازار سنیچر اور منگل کے روز بڑے زور وشور سے لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں مویشیوں کی خرید وفروخت کرتے ہیں۔

ماٹی کنڈہ

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت مائی کنڈہ کافی مشہور بازار ہے۔ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے اسلام پور تین پل سے جو روڈ پورب جانب گئی ہے اسی روڈ پر رین کنواں کے بعد ڈمٹھی سے پہلے ماٹی کنڈہ ہاٹ واقع ہے ہفتہ میں دو روز منگل اور جمعہ کو بڑے پیمانے پر بازار لگتا ہے البتہ مویشیوں کی خرید وفروخت نہیں ہوتی۔ مدرسہ، مسجد، اسکول، ہائی اسکول، پوسٹ آفس اور پولیس چوکی کا انتظام ہے کبھی کبھی گائے اور بھینس کا گوشت بھی ملتا ہے ماٹی کنڈہ کے تحت دھسو مخدومی گاؤں میں دینی تعلیم کیلئے مدرسہ شفیع العلوم بھی قائم ہے بہر کیف ماٹی کنڈہ بڑے بازاروں کے زمرے میں آتا ہے۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اطراف میں ہیں: دھسو مخدومی، چپاسار، فقیر ڈانگی، ملک بستی، بھات گاؤں، اریاٹولی، مان گچھ، کوریا

کھال، گووند پور، چھگریا، اتر دکھن ماٹی کنڈہ، بیگل بھیٹا، درگا پور وغیرہ۔

ڈمٹھی ہاٹ

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت ڈمٹھی ہاٹ کافی مشہور ومقبول ہے اسلام پور سے جو روڈ تین پل، رین کنواں ہوکر پورب جانب گئی ہے اسی روڈ پر مدرسہ موڑ اور پاٹا گاڑا کے درمیان یہ بازار واقع ہے فون، بجلی، پوسٹ آفس، اسکول، مدرسہ اور مسجد کی سہولت ہے اس بازار میں گائے کا گوشت بھی میسر ہے بروز سنیچر اور بدھ بڑے پیمانے پر یہ بازار لگتا ہے اسی دن مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے اطراف میں ہیں: گواباڑی، راضی بستی، کالو بستی، مہان کھا، ڈمٹھی بستی، نیاباڑی، مومن پور، کاشی پور، ہرکوچی، قدم گاچھی، پٹھان ٹولی، پوگلاباڑی، کھاری پاڑہ وغیرہ۔

پاٹا گاڑا

ضلع اتر دیناچپور تھانہ اسلام پور کے تحت پاٹا گاڑا کافی مشہور بازار ہے اسلام پور تین پل سے جو روڈ رین کنواں، ماٹی کنڈہ ہوکر ڈمٹھی ہاٹ کی طرف گئی ہے اسی روڈ پر ڈمٹھی کے بعد مورا گھاٹی کیمپ سے پہلے واقع ہے بروز اتوار اور جمعرات بڑے اہتمام کے ساتھ بازار لگتا ہے ہر چیز کی سہولت موجود ہے پاٹا گاڑا ہاٹ سے پورب جانب مورا گھاٹی کیمپ ہے جو بنگلہ دیش بارڈر پر واقع ہے پاٹا گاڑا ہاٹ کے ارد گرد یہ سب گاؤں ہیں: جھاڑ باڑی، بڑا باڑی، میرا بھیٹا، کھونتی، ننکاری، مالی ٹولہ، بھاٹ پوکھر، نندن گچھ وغیرہ۔

ڈب کول شاہ پور

ضلع اتر دیناجپور کے تحت ایک مشہور بازار ہے دوموہنا سے جو روڈ پورب جانب رسا کھوا،

ببرت چوک، پامل ہاٹ، ناندو جھاڑ ہو کر مودی خانہ میں مل گئی ہے اسی روڈ پر رسا کھوا اور ببرت چوک کے درمیان واقع ہے۔ یہ بازار کافی وسیع ہے روڈ کے دونوں جانب کثیر تعداد میں دکانیں ہیں ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں خرید وفروخت کیلئے آتے ہیں۔

پامل ہاٹ

ویسٹ بنگال میں پامل ہاٹ ایک مشہور بازار ہے ضرورت کی ہر چیز میسر ہے۔ میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، کپڑے کی دکان، فون وغیرہ کا معقول بندوبست ہے جو روڈ مودی خانہ سے پورب دکھن ناندو جھاڑ، لنگڑا ہاٹ ہو کر ببرت چوک سے آگے گئی ہے اسی روڈ پر ٹھیکری باڑی اور لنگڑا ہاٹ کے درمیان واقع ہے۔ دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں۔

لنگڑا ہاٹ

ویسٹ بنگال میں لنگڑا ہاٹ لوگوں میں کافی مشہور ہے۔ جو روڈ رسا کھوا، ڈب کول شاہ پور، ببرت چوک، پٹنہ گاؤں، اور ناندو جھاڑ ہو کر مودی خانہ میں ملی ہے اسی روڈ پر ناندو جھاڑ اور پامل ہاٹ کے درمیان واقع ہے۔ ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے لوگ دور دراز گاؤں سے آتے ہیں اور ضروریات زندگی کے سامان خریدتے ہیں۔

بالو مارکیٹ

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت بلاس پور ہاٹ سے دکھن جانب کچنا اسٹیشن سے دو کیلو میٹر

پچھم جانب بالو مارکیٹ واقع ہے۔ کچنا اسٹیشن سے بالو مارکیٹ تک پیدل چلنا پڑتا ہے یا سائیکل کے ذریعہ جایا جا سکتا ہے سواری کا معقول بندوبست نہیں ہے یہاں ہر روز ضرورت کی چیزیں ملتی ہیں ہفتہ میں اتوار اور بدھ کو بالخصوص بازار لگتا ہے یہاں گائے اور بھینس کا گوشت میسر ہے۔ اسکول، جنرل اسٹور، فون کی سہولت ہے دینی ادارہ جامعہ رضویہ اشرفیہ نور العلوم پوکھریا قائم ہے مویشیوں کی خرید وفروخت بھی ہوتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے ضمن میں ہیں: پوکھریا، ہاٹی، گوا گاؤں، پچھوڑا، کچنا، جوکل واڑی، بوسل گاؤں، لدھنہ، رسول پور، دھوم ٹولہ، مہدی ٹولہ، گوال ٹولی، کلیا نگر وغیرہ۔

بی گھور

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت بی گور ہاٹ واقع ہے یہ بازار بالو مارکیٹ سے تین کیلو میٹر پورب جانب ہے ہر روز ضرورت کی چیزیں ملتی ہیں ہفتہ میں ایک روز جمعہ کے دن بڑے تزک واحتشام کے ساتھ بازار لگتا ہے۔ اسکول، فون، اسپتال کا بندوبست ہے گائے بھینس کا گوشت میسر ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے اردگرد ہیں: بیگی ٹولہ، کچنا، جوکل واڑی وغیرہ۔

منورا

کشن گنج اور کانکی کے درمیان منورا ایک مشہور چوک ہے۔ ضرورت کی کچھ چیزیں مل جاتی ہیں جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، ہائی اسکول، کالج اور فون کی سہولت موجود ہے یہاں بھی گائے اور بھینس کا گوشت ملتا ہے کئی گاؤں کے طلباء یہاں کے اسکول اور کالج میں تعلیم

حاصل کرتے ہیں اس دیار میں منورا مقام کافی معروف ہے۔

کوُمید پور ہاٹ

کوُمید پور ہاٹ ویسٹ بنگال میں واقع ہے وایا بارسوئی کے تحت عظیم نگر ایک مشہور اسٹیشن ہے اسی اسٹیشن سے دکھن جانب یہ بازار ہے اتوار کے روز بڑے پیمانے پر یہ بازار لگتا ہے ہزاروں کی تعداد میں مویشیوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے کافی طول وعرض میں کوُمید پور بازار پھیلا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں وایا بارسوئی میں یہ بازار محتاج تعارف نہیں۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے ارد گرد ہیں: کھریال، سی پور، سکٹھیا، دھوم نگر وغیرہ۔

کولامنی ہاٹ

ضلع کشن گنج کے تحت کولامنی ہاٹ مشہور ہاٹ ہے پانجی پاڑہ بازار سے پچھّم اور قدرے اتر ہے ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اور اپنی ضروریات کی چیزیں خریدتے ہیں: بانس باڑی، پانی سال وغیرہ کے لوگ اکثر آتے ہیں۔

سنگھیا ہاٹ

ضلع کشن گنج کے تحت سنگھیا ہاٹ مشہور ہے پانجی پاڑہ بازار سے پچھّم اور اتر تلیا پوکھر گاؤں سے متصل ہی ہے۔ مدرسہ، اسکول، کھیل کود کا میدان، چائے پان کی دکان، میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور وغیرہ کی سہولت ہے۔ سنگھیا گاؤں میں ایک تاریخی مسجد ہے جو کسی راجہ مہاراجہ کی بنائی ہوئی ہے اور یہ مسجد تالاب کے اوپر ہے تالاب کا کچھ حصہ مسجد کے اندورنی حصہ

تک ہے کمات بستی مروا گاؤں کے قاری مظفر حسین سے روایت ہے کہ اس تالاب میں ایک ایسی مچھلی ہے جس کی جنبش سے پوری مسجد ہلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اس بازار میں دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں۔

کھتراباڑی

ضلع اتر دیناجپور کرن دیگھی اور ٹونی دیگھی کے درمیان کھتراباڑی بازار واقع ہے یہ بازار جمعہ کے دن بڑے پیمانے پر لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں خریداری کیلئے آتے ہیں ضرورت کی ہر چیز یہاں میسر ہے۔

بی کور

ضلع اتر دیناجپور میں کرن دیگھی اور ٹونی دیگھی کے درمیان بی کور بازار بڑے پیمانے پر لگتا ہے روڈ سے پورب جانب کافی طول وعرض میں پھیلا ہوا ہے ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے۔ میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، پوسٹ آفس وغیرہ کی سہولت ہے۔ ہفتہ میں ۲ روز بدھ اور سنیچر کو بالخصوص بازار لگتا ہے اسی دن جانوروں کی خرید وفروخت ہوتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں اور خرید وفروخت کرتے ہیں۔

عظیم نگر

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت عظیم نگر ایک مشہور ریلوے اسٹیشن ہے اور بازار بھی۔ بارسوئی سے پچھّم دکھن واقع ہے بڑے پیمانے پر بازار لگتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے

ہیں ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے اس دیار میں یہ بازار محتاج تعارف نہیں ۔

ڈیگابانا

ضلع اتر دیناجپور چوپڑا تھانہ کے تحت ڈیگابانا مشہور ہاٹ ہے ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے ۔ میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، چائے پان کی دکان وغیرہ کی سہولت ہے یہاں گائے اور بھینس کا گوشت بھی دستیاب ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں خریداری کیلئے آتے ہیں ۔ چوپڑا سے جوروڈ داس پاڑہ گئی ہے اسی روڈ پر داس پاڑہ سے پہلے واقع ہے ۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس کے ارد گرد ہیں: چٹیا کھور، بابن گچھ، کٹھل باڑی، چندا گچھ، ستلہ پور، پیکان، میرداگچھ، گوگ ناتی، ہنس کھاری، رام پور، لکھنا ہار وغیرہ ۔

بیلوا بلون

ضلع کٹیہار روا یا بارسوئی کے تحت بیلوا بلون ایک مشہور بازار ہے سال ماری سے سواری کے ذریعہ جایا جا سکتا ہے سال ماری سے جو راستہ کروم ہاٹ کی طرف گیا ہے اسی راستے پر کروم ہاٹ سے پہلے بیلوا بلون ہاٹ واقع ہے ۔ ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں خرید وفروخت کیلئے آتے ہیں ۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے ضمن میں ہیں: نستہ، باگ ڈوپ، بی دھو پور، بالو گنج، من جھوگ، بدھان پور، جادھے پور، رتن پور، طیب پور، چوکی، افریل وغیرہ ۔

بھیلا گنج

بنگال سے بہار تک

ضلع کٹیہار روایا بارسوئی کے تحت بھیلا گنج بازار واقع ہے مشہور زمانہ خانقاہ رحمان پور سے پچھّم ندی کے پار بی دھے پور سے پہلے یہ ہاٹ لگتی ہے یہاں ضرورت کی ہر چیز ملتی ہے ۔ میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور اور دیگر ضروریات کی چیزوں کی دکانیں موجود ہیں دور دراز گاؤں سے لوگ یہاں آتے ہیں ۔ مندرجہ ذیل گاؤں بھیلا گنج کے اطراف میں ہیں: رحمان پور، سِکر پور، بسد پور، بنیاٹولی، دلشاد پور، قدم گاچھی وغیرہ ۔

پوّ اخالی

ضلع کشن گنج میں پوّ اخالی ایک مشہور ومعروف علاقہ، بازار اور گاؤں ہے کشن گنج کے پچھّم سے جو روڈ جتنا ہاٹ، بہادر گنج، لوہا گاڑا، کمیہ اور سابوڈانگی ہوکر ٹھاکر گنج میں مل گئی ہے اسی روڈ پر کمیہ اور سابوڈانگی کے درمیان پوّ اخالی بازار واقع ہے ۔ یہاں ضروریات زندگی کی ہر چیز میسر ہے ۔ ڈاکٹر، نرسنگ ہوم، اسپتال، میڈیکل اسٹور، جنرل اسٹور، پوسٹ آفس، پولیس چوکی تعلیم کیلئے اسکول، مدرسہ اور فلاحی کام کیلئے انجمن موجود ہے اس علاقے کے لوگ کافی ملنسار، خلیق، مہمان نواز اور امن پرست ہیں فساد فتنہ سے دور رہتے ہیں بعض لوگ اس بازار کو ''نیا ہاٹ'' بھی کہتے ہیں ۔ بازار سے قدرے فاصلے پر ایک چوک ہے جہاں بسیں رکتی ہیں دور دراز کے مسافر بس سے اتر کر خورد ونوش کے بعد آگے سفر شروع کرتے ہیں ۔ یوں تو یہاں ہر روز ہر چیز مل جاتی ہیں لیکن یہ بازار ہفتے میں جمعرات اور اتوار کے دن بڑی آن بان کے ساتھ لگتا ہے اس دن دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں ۔ مندرجہ ذیل گاؤں اس بازار کے ارد گرد ہیں: مالن گاؤں، ننکار، شمل واڑی، شیشہ گاچھی، بھیلا گوڑی، سال گوڑی، بانس باڑی،

آم باڑی، حملہ، پیناجی، بی لاتی باغ، چین گنج، پانچ گاچھی، کمہار بستی، بھوٹیا بستی وغیرہ۔

اَلَآاِنَّ اولِیاءَ اللہ لاَخَوفٌ عَلیھِم وَلاَھم یحزنونَ

اعراس مقدسہ

اس دیار کے لوگ اولیاء کرام سے کافی محبت رکھتے ہیں ان کی بارگاہ میں ادب واحترام کے ساتھ حاضری دیتے ہیں اس سرزمین پہ بے شمار اولیاء کرام اور محبوبان خدا آرام فرما ہیں۔ متعین تاریخ میں تزک واحتشام کے ساتھ عرس منایا جاتا ہے لوگ عقیدت ومحبت میں حاضر ہوکر فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں عرس کے موقع پر قوالی کے علاوہ تقاریر نعت ومنقبت کا اہتمام رہتا ہے زائرین کیلئے کھانے کا بھی معقول انتظام کیا جاتا ہے کچھ اولیاء کرام، محبوبان خدا کا تذکرہ درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔

مریا کا عرس

استاذی وسندی مرشد برحق عارف باللہ پیر طریقت حضرت علامہ ومولانا محمد یونس صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال مبارک چند سال پیشتر ہوا۔ حضرت پیر صاحب قبلہ حضور استاذ العلماء کے شاگرد خاص تھے اور میرے استاذِ مشفق تھے آپ کی پوری زندگی زہد وتقوی میں گذری آپکو بریلی شریف کی دھرتی سے ایک ولی کامل نے خلافت عطا کی تھی۔ آپ بہت ہی ملنسار، حق گو، مہمان نواز تھے آپ نے پوری زندگی خدمت دین اور خدمت خلق کیلئے وقف کردی تھی آپ کا مزار اقدس مریا کے قبرستان میں روڈ کی اتر جانب مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ آپ کا عرس مبارک سال میں ایک مرتبہ بہت ہی اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے آپ کے شاگردوں، مریدوں اور متوسلوں کا جم غفیر رہتا ہے لوگ دور دراز گاؤں سے مستفیض ہونے کیلئے کھینچے چلے آتے ہیں ان کی حیات ظاہرہ سے بھی لوگ

فائدہ اٹھا رہے تھے اور آج بھی فیوض وبرکات حاصل کررہے ہیں۔

پنڈوہ شریف

پنڈوہ شریف ویسٹ بنگال میں مالدہ ضلع کے تحت ایک روحانی وعرفانی خانقاہ ہے عارف باللہ فنافی رسول اللہ شیخ طریقت رہبر شریعت پیر ومرشد قطب بنگال حضرت علاء الحق پنڈوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روضہ اقدس مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ مشہور زمانہ مخدوم سید جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھوچھہ شریف کے آپ پیر ومرشد ہیں۔ قومی شاہراہ جو کرن دیگھی ٹونی دیگھی رائے گنج مالدہ ہوکر کلکتہ تک گئی ہے اسی روڈ پر اٹاہار اور مالدہ کے درمیان قومی شاہراہ سے دکھن جانب آپ کا عالیشان مزار مبارک مرکز روحانی بنا ہوا ہے درگاہ سے متصل ہی نقش پائے رسول اعظم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم موجود ہے۔ عاشقان رسول فیضیاب ہوتے ہیں اس درگاہ سے دکھن غالباً نصف کیلومیٹر کی دوری پر چھوٹی درگاہ ہے اسی جگہ جنتی دروازہ ہے جو عرس کے موقع پر کھولا جاتا ہے۔ لوگ شرف زیارت حاصل کرتے ہیں چھوٹی درگاہ سے تھوڑی دور ادینہ شریف ہے روایت ہے کہ بغیر چھت کے سیاہ پتھر کی ایک عالیشان عمارت غیبی طور پر ایک ہی رات میں بن گئی تھی جس سے تنازع یہ ہوا کہ کسی نے مسجد کہا اور کسی نے مندر سے تعبیر کیا بالآخر یہ فیصلہ ہوا کہ اس عمارت پر تیر مارا جائے اگر دودھ نکلے تو مندر ہے خون نکلے تو مسجد ہے تیر مارنے پر خون کا دھارا بہہ نکلا آج بھی نشان موجود ہے زائرین اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس کے بعد عمارت مسلمانوں کے قبضے میں آگئی لوگ دور دراز سے یہاں زیارت کیلئے آتے ہیں اور فیضیاب ہوتے ہیں۔

بڑے مولانا کا عرس

مخزن علم وحکمت منبع فضل وکرامت قطب بنگال وبہار شیخ المشائخ پیر طریقت استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج نصیر الدین اشرفی صاحب قبلہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ماضی قریب میں ہوا ہے ان کا عرس سراپا قدس ضلع کشن گنج پہاڑ کٹہ تھانہ کے تحت ایک گاؤں پناسی شریف میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ سال میں ایک مرتبہ منایا جاتا ہے۔ آپ کا مزار اقدس سڑک کے دکھن جانب مرجع خلائق بنا ہوا ہے اسی جگہ ایک مشہور ومعروف دینی ادارہ دارالعلوم نصیریہ اشرفیہ قائم ہے عرس پاک کے موقع پر بے شمار زائرین تشریف لاتے ہیں سیکڑوں گاؤں سے مرد عورت بوڑھے بچے کشاں کشاں چلے آتے ہیں بہت دور تک دکانیں لگتی ہیں رات کو علماء کرام کا روح پرور بیان ہوتا ہے استاذ العلماء نے اپنی زندگی میں جو دین کی خدمت انجام دی وہ ناقابل فراموش ہے۔ ضلع کشن گنج اور اتر دیناجپور میں جو علم دین کی روشنی پھیلی وہ آپ کا ہی کرم خاص ہے۔ یہاں کے بیشتر علماء استاذ العلماء کے شاگرد ہیں یا ان کے شاگرد کے شاگرد، بلاشبہ اس دیار میں ان کا احسان عظیم ہے خلق کل بھی ان کی ذات سے مستفیض ہو رہی تھی اور آج بھی مستنیر ہو رہی ہے۔

قدم رسول

کشن گنج سے ایک روڈ پچھم اور اتر جانب گئی ہے اسی روڈ پر قدم رسول ایک مشہور جگہ ہے یہاں مزار اقدس بھی ہے ہر سال ۲ ربیساکھ کو بڑے تزک واحتشام کے ساتھ عرس پاک منایا جاتا ہے قدم رسول کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہاں حضور اقدس ﷺ کے قدم مبارک کا نشان پتھر کے اوپر موجود ہے یہ مقدس پتھر مزار مبارک کے قریب رکھا ہوا ہے زائرین دور دراز مقام سے آتے ہیں اور شرف زیارت سے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔ عرس کے ایام

میں بے شمار تعداد میں عورتیں، نوجوان اور معمر حضرات تشریف لاتے ہیں اور شرف یاب ہوتے ہیں۔

سیال طور کا عرس

سیال طور ایک اچھا خاصا گاؤں ہے جو اسلام پور تھانہ کے تحت ہی آتا ہے اسلام پور سے دکھن اور بر ہوٹ سے پورب دکھن ہے اسی گاؤں سے متصل ہی مزار پاک واقع ہے جو سیال طور کا مزار کے نام سے کافی مشہور ومعروف ہے عرس کی تاریخ بنگلہ مہینہ کے حساب سے ۷ ربیساکھ متعین ہے یہ صرف ایک دن کا عرس ہوتا ہے ہر طرح کی دکانیں لگائی جاتی ہیں جیسے چائے پان، مٹھائی، کھانے کے ہوٹل، زیور کی دکان، بچوں کے کھلونے کی دکان وغیرہ۔

رات کو علماء کرام کا تقریری پروگرام بھی انعقاد کیا جاتا ہے بعد پروگرام زائرین کیلئے کھانے کا بندوبست بھی رہتا ہے دن میں اسّی فیصد عورتیں ہی آتی ہیں علماء کرام کے لاکھ منع کرنے کے باوجود عورتوں پر اسکا کوئی اثر نہیں جبکہ شرعاً عورتوں کو مزار پہ آنا منع ہے یہاں عورتوں سمجھانا پانی پر نقش بنانا ہے۔ یہاں ایک بات تجربہ ومشاہدہ سے ثابت ہے کہ ہر سال عرس کی رات بارش اور آندھی ضرور ہوتی تھی جس کی وجہ سے منتظمین کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا ماضی قریب میں کچھ لوگوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ دن کو فاتحہ دلائی جائے اور اللہ سے یہ بزرگ کے وسیلے سے دعا مانگی جائے کہ رات کو بارش آندھی نہ ہو ایسا کرنے پر اب اس رات کو بارش نہیں ہوتی ہے اس سے بھی اللہ کے مقرب بندوں کی شان عیاں ہے۔

بیدول کا عرس

بیدول ایک اچھا خاصا بڑا گاؤں ہے جو بلرام پور تھانہ ضلع کٹیہار کے تحت آتا ہے اس گاؤں کے لوگ تعلیم یافتہ، مہذب، مہمان نواز، ملنسار اور کافی خلیق ہیں اس گاؤں میں مدرسہ، اسکول، عیدگاہ اور ایک عالیشان مسجد ہے اس گاؤں سے راقم الحروف محمد ابراہیم آسیؔ کا گہرا تعلق ہے میرے ہمدم دوست خاص مرحوم منور حسین کے ذریعہ ۱۹۹۲ء میں اس گاؤں کے لوگوں سے تعلق اور دوستی ہوئی مرحوم دوست ہی کی کوشش سے جناب محمد حسین عرف بادشاہ کی صاحبزادی گلشن احمدی سے میرا رشتہ ازدواج قائم ہونے کے بعد اس گاؤں کی دوستداری رشتہ داری میں بدل گئی جب میں نے اس کتاب کی تصنیف شروع کی تھی مرحوم دوست باحیات تھے لیکن افسوس صد افسوس کتاب کی تکمیل سے قبل کچھ علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اللہ تعالیٰ مرحوم دوست کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ بیدول گاؤں ہی سے متصل دکھن جانب مزار پاک ہے جو بیدول کے مزار کے نام سے مشہور ہے باکمال اور صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ ان کا عرس ۱ر جنوری کو متعین ہے ایک روزہ عرس کا پروگرام رہتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ زیارت کیلئے آتے ہیں عرس کا بڑا اہتمام رہتا ہے عرس کے موقع پر بیدول کے ہر گھر میں مہمان ہوتے ہیں ان دنوں میں ٹھنڈی بھی شباب پر ہوتی ہے جسکی وجہ سے گھر والوں کو کھانے پینے کے ساتھ ساتھ لحاف اور بستر کا بھی معقول انتظام کرنا پڑتا ہے پردیس میں رہنے والے لوگ بھی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ عرس کے موقع پر گھر جائیں مزار کے قرب وجوار میں چائے، پان، مٹھائی، کھلونا، عورتوں کے زیور وغیرہ کی دکانیں لگائی جاتی ہیں لوگ فاتحہ دلاتے ہیں چادر چڑھائی جاتی ہے غرضیکہ بڑے نظم وضبط کے ساتھ عرس منایا جاتا ہے سیکڑوں گاؤں والے اس سے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

عرس حلیمی

پیر ومرشد حضرت سید حلیم صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کا عرس حلیمی سال میں ایک مرتبہ ۱۳ اور ۱۴ پوس کو بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے ضلع کشن گنج کے تحت چھتر گاچھ بازار سے جو روڈ چچوا باڑی موڑ تک گئی ہے اسی روڈ پر ایک گاؤں ڈانگی بستی ہے روڈ سے پچھّم جانب گاؤں ہے اور پورب جانب مزار اقدس ہے شائقین عرس کے موقع پر دور دراز علاقوں سے شرف زیارت کیلئے آتے ہیں صاحب کمال بزرگ ہیں کمات بستی مروا گاؤں کے مولانا محمد عمران اشرف صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے مزار پاک کے اوپر ٹین کا چھپر ڈالا گیا تھا کسی نا ہنجار نے رات کو چرا لیا صاحب مزار نے ایک شخص کو خواب میں بشارت دی کہ ٹین فلاں نے چرایا ہے اور فلاں جگہ رکھا ہے چور پکڑا گیا اس نے اقرار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کیا یہ ہے اللہ والے کی شان وعظمت۔

پانچ پیر کا عرس

ضلع کشن گنج پوٹھیا تھانہ کے تحت پانچ پیر ایک مشہور گاؤں ہے اور اسی نام سے سال میں ایک مرتبہ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ عرس منایا جاتا ہے پانچ پیر گاؤں کے قریب ہی پانچ عظیم المرتبت ہستیاں آرام فرما ہیں پانچوں کا مزار پاک ایک ہی احاطے میں موجود ہے اسی لئے پانچ پیر کے نام سے مشہور ہیں اور اسی کے نام سے گاؤں کا نام پانچ پیر ہوا۔ اسلام پور میں الوا باڑی روڈ ریلوے اسٹیشن ہے اسی اسٹیشن سے پچھّم اور عودگاڑا بستی سے اتر جانب واقع ہے عرس پاک کے موقع پر دور دراز گاؤں سے لوگ حاضر ہوکر روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

عرس باگڈوب

ضلع کٹیہار اور پورنیہ کی سرحد پر باگڈوب گاؤں واقع ہے اس گاؤں کے لوگ کافی تعلیم یافتہ باشعور صاحب ثروت اور مہمان نواز ہیں کروم ہاٹ سے پچھّم اور شمال کے کونے پر یہ گاؤں بسا ہوا ہے باگڈوب گاؤں سے متصل ہی دکھن جانب عام قبرستان کے اتر کونے پر پرانی مہانندا ندی کے کنارے عارف باللہ پیر ومرشد رہبر طریقت حضرت منشی قمرالدین قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کا مزار اقدس مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ آپ باکمال اور صاحب کرامت بزرگ ہیں۔ زہد وتقویٰ عبادت وریاضت کے مجسمہ پیکر تھے لوگوں کا بیان ہے کہ آپ اپنے گھر میں قبر کھود کر اس میں چلہ کیا کرتے تھے میرے کرم فرما حضرت علامہ مولانا الحاج امان اللہ رضا قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ بیان فرماتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کا واقعہ ہے میری طفولیت کا زمانہ تھا اس وقت مزار پاک کچے مکان کا تھا ایک دن چراغ کی آگ سے آگ لگ گئی گاؤں والے دوڑے دوڑے آئے جب تک پورا مکان جل کر راکھ ہو چکا تھا لیکن لوگوں کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ جلا ہوا مکان دو حصوں میں تقسیم ہو کر راکھ کا ڈھیر دو جانب گرا ہوا ہے مزار پاک پہ نہ راکھ گری ہے اور نہ چادر مبارک جلی ہوئی ہے یہ ہے اللہ والے کی شان کہ ان سے نسبت رکھنے والی چادر بھی آگ سے محفوظ ہوگئی۔ اس وقت سجادہ نشین حضرت کے صاحبزادے صوفی باصفا حضرت صوفی عبدالعزیز صاحب قبلہ ہیں جو درگاہ کی نظم وضبط کو بحسن وخوبی سنبھالے ہوئے ہیں عرس پاک کی تاریخ ۲۲ اور ۲۳/ ماگھ متعین ہے کئی سال پہلے تو صرف قوالی کا پروگرام ہوا کرتا تھا اب تقریری اور نعتیہ پروگرام بھی رکھا جاتا ہے۔ میرے سسر محترم جناب محمد حسین عرف بادشاہ کا بیان ہے کہ مہانندا ندی گاؤں کے گاؤں کو زیر

آب کر لیتی ہے حضرت کے مزار مقدس سے چند فاصلے پر ندی بہتی ہے آج تک ندی آگے نہ بڑھ سکی دیگر اطراف کو دور تک زیر آب کر لی یہ بھی حضرت کی کرامت ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ندی بھی اللہ کے ولی کا احترام کرتی ہے۔ بہر کیف ان دنوں باگڈوب گاؤں میں عجیب خوشی کا ماحول رہتا ہے ہر گھر میں مہمان ہوا کرتا ہے دور دراز سے رشتے دار عرس میں شرکت کیلئے آتے ہیں ایک روزہ پروگرام کافی تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے آج بھی خلق خدا ان کی ذاتِ بابرکت سے مستنیر ومستفیض ہو رہی ہے راقم الحروف محمد ابراھیم آسیؔ کے سسر محمد حسین عرف بادشاہ کے اباواجداد کا بھی یہی گاؤں ہے لیکن اب یہ لوگ بیدول میں بس گئے ہیں سوئے اتفاق کہئے یا وقت کی تنگی کہ تادم تحریر میں حضرت کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکا ہوں حضرت کی نگاہ کرم رہی تو انشاءاللہ ضرور شرف زیارت سے مستفیض ہوں گا۔

تکیہ شریف

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت ایک مشہور جگہ اِکرچلا اسٹیشن ہے جو گیسل اور پانجی پاڑہ کے درمیان واقع ہے اکرچلا قومی شاہراہ سے پورب جانب غالباً دو کیلومیٹر کی دوری پر تکیہ شریف کا مزار مقدس مرجع خلائق بنا ہوا ہے کٹھل باڑی، بیت باڑی، ہنس کنڈہ گاؤں سے متصل ہی یہ مزار مبارک ہے سال میں ایک مرتبہ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ عرس منایا جاتا ہے کثیر تعداد میں عورتیں آتی ہے جبکہ عورتوں کو مزار پر آنا شرعاً منع ہے علماء کرام کے لاکھ منع کرنے کے باوجود عورتوں پر اسکا کوئی اثر نہیں ہے اس دیار میں عورتوں کو مزار پہ آنے سے روکنا گویا کہ ہوا میں تاج محل بنانا ہے بہر کیف دور دراز گاؤں کے لوگ شرف زیارت سے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

یوسف گنج عرس میلہ

یوسف گنج عرس میلہ اسلام پور بازار سے اتر اور پچھم کی جانب صرف ٹھنڈی کے موسم میں میلہ کے طریقے سے لگتا ہے مشہور زمانہ فضل ربی مستان علیہ الرحمۃ والرضوان کا آستانہ مبارک اسی میلہ کے اتر کونے پر مرجع خلائق بنا ہوا ہے سال میں ایک مرتبہ عرس منایا جاتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں قوالی کا پروگرام رہتا ہے آپ باکمال اور باعظمت بزرگ ہیں۔ یہ میلہ کی سرزمین بھی اسلام پور بازار کا ایک جز ہے اسّی کی دہائی سے قبل یہ میلہ کافی زور وشور سے طول وعرض میں لگتا تھا بڑے بڑے بیوپاری چند مہینوں کیلئے یہاں خیمہ زن ہوجاتے ضرورت کی ہر چیز ملتی تھی سیر وتفریح کا بھی سامان ہوا کرتا تھا چڑیا گھر، تیلی گھر، جادو گھر، سرکس وغیرہ لگایا جاتا مویشیوں میں بکری گائے بھینس کے علاوہ اونٹ کی خرید و فروخت بھی ہوتی تھی فی الوقت بڑے پیمانے پر میلہ کا اہتمام تو نہیں رہتا ہے پھر بھی رسماً میلہ لگ ہی جاتا ہے۔ کچھ تو منتظمین کی عدم توجہ اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مالکان زمین نے زمین کو فروخت کرکے اتنا مختصر کردیا ہے کہ کما حقہ میلہ سما نہیں پاتا۔ اسلام پور میں جو ریلوے اسٹیشن بنام الواباڑی روڈ ہے ٹھیک اسی اسٹیشن سے پورب جانب یہ میلہ لگتا ہے اس میلے کا نام اس زمین کے مالک مرحوم یوسف میاں کے نام پر یوسف گنج عرس میلہ رکھا گیا ہے۔

عرس چنا منا

ضلع کشن گنج تھانہ پوٹھیا کے تحت چنا منا ایک مشہور گاؤں ہے اسی گاؤں میں ایک دینی ادارہ عارفیہ مشیر گنج چنا منا ہے سال میں ایک مرتبہ حضرت عارف اللہ علیہ الرحمۃ

والرضوان کا ۱۷/ چیت کو عرس منایا جاتا ہے حالانکہ آپ کا مزار اقدس یہاں نہیں ہے بلکہ آپ کا مزار پاک بنگلہ دیش میں پہاڑ بھنگا کے مقام پر ہے لوگ عشق ومحبت میں یہاں بڑے پیمانے پر عرس مناتے ہیں دور دراز گاؤں سے لوگ شرف زیارت کیلئے حاضر ہوتے ہیں رات کو علماء کرام کا پروگرام رہتا ہے پروگرام کے بعد زائرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے لوگ فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

بھاگل پور کا عرس

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی تھانہ بلرام پور کے تحت بلرام پور بازار سے متصل ہی پورب جانب بھاگل پور گاؤں بسا ہوا ہے یہ گاؤں نصف صدی سے آباد ہے ۵/ ماگھ کو یہاں تزک و احتشام کے ساتھ عرس منایا جاتا ہے مزار پاک بھاگل پور گاؤں میں ہی ہے اسی لئے بھاگل پور کا عرس کہتے ہیں ایک روزہ پروگرام رکھا جاتا ہے لوگ دور دراز گاؤں سے یہاں فیوض و برکات حاصل کرنے آتے ہیں رات کو قوالی کا پروگرام رہتا ہے اس اطراف میں بھاگل پور کا عرس کافی مشہور ہے۔

بانس باڑی کا عرس

ضلع کٹیہار میں وایا بارسوئی اور تھانہ بلرام پور کے درمیان بھلئی ایک چھوٹا سا چوک ہے اسی چوک سے متصل روڈ سے پچھم جانب بانس باڑی گاؤں ہے اسی گاؤں میں ۱۵/ جنوری کو بڑے پیمانے پر عرس پاک منایا جاتا ہے۔ فاتحہ خوانی ہوتی ہے رات کو قوالی کا پروگرام رکھا جاتا ہے چادر چڑھا کر فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں دور دراز گاؤں سے لوگ شرکت

کیلئے آتے ہیں قرب وجوار میں یہ عرس کافی مشہور ہے۔

ملنگ پیر کا عرس

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور کے تحت گنجریا بازار سے پورب جانب ایک گاؤں آگے رسیا ہے اسی گاؤں کے قبرستان میں نرائن پور سے دکھن قاضی گاؤں سے پچھم مزار اقدس واقع ہے۔۹/بیساکھ کو دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں فاتحہ خوانی دلاتے ہیں دعا درود پڑھتے ہیں میلہ سا لگا رہتا ہے عورتیں کافی تعداد میں آتی ہیں لوگ شرف زیارت سے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

ٹپوشریف کا عرس

ٹپوشریف کا عرس مبارک سال میں ایک مرتبہ ۱/۲/اور ۳/چیت کو بڑے اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے کشن گنج سے جو روڈ چھتر گاچھ ہو کر ٹھاکر گنج گئی ہے اسی روڈ پر سہاگی اور چھوا باڑی موڑ کے درمیان روڈ سے غالباً ایک کیلومیٹر پچھم کی طرف سڑک گئی ہے وہیں ٹپوشریف واقع ہے۔لوگ وہاں دور دور سے اپنی مرادیں پیش کرنے کیلئے آتے ہیں عرس کے دن میلہ سا لگا رہتا ہے دکانیں لگائی جاتی ہیں زائرین عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کر کے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں اس دیار میں ٹپوشریف کافی مشہور ہے یہ عرس تین روز کا ہوتا ہے۔

شیر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ضلع اتر دیناجپور گنجریا بازار سے پورب جھاڑ بستی رسیہ میں شیر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس پاک سال میں ایک مرتبہ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے لوگ عرس کے موقع

پر حاضری دیکر فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں لوگوں کا جم غفیر رہتا ہے فاتحہ خوانی ہوتی ہے نذر ونیاز کی تقسیم کے بعد عرس کا اختتام ہوتا ہے۔

ہیکل باڑی کا عرس

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور چورنگی موڑ سے جو راستہ سیدھا پچھم بلدیہ ہاٹ تک چلا گیا ہے ریلوے لائن پار کرنے کے بعد ہیکل باڑی گاؤں جو بنگال اور بہار کی سرحد پہ واقع ہے یہ گاؤں ضلع کشن گنج پوٹھیا تھانہ کے تحت آتا ہے اسی گاؤں سے متصل اتر جانب ایک مزار مقدس ہے سال میں ایک مرتبہ ۲۸/ماگھ کو بڑے تزک واحتشام کے ساتھ عرس منایا جاتا ہے لوگ دور دراز مقام سے یہاں آتے ہیں قوالی کا اہتمام رہتا ہے نذر ونیاز کے ذریعہ لوگ روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

کھوچہ باڑی کا چلہ

ضلع اتر دیناجپور رام گنج سے پورب لکھی پور جانے کے راستے میں ایک گاؤں کھوچہ باڑی پڑتا ہے اسی گاؤں میں ایک چلہ خانہ ہے سال میں ایک مرتبہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ عرس منایا جاتا ہے عرس کے دن ۲۴/گھنٹے حاضری ہوتی ہے دور دراز مقام سے لوگ زیارت کیلئے آتے ہیں کثیر تعداد میں عورتیں آتی ہیں اچھا خاصا پروگرام رکھا جاتا ہے لوگ یہاں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

ساڑھوگاڑا کا عرس

ضلع کشن گنج پوٹھیا تھانہ کے تحت ساڑھوگاڑا کا عرس بڑے اہتمام کے ساتھ سال میں ایک

مرتبہ ۷/اگہن کو منایا جاتا ہے پوٹھیا اور پچوا باڑی چوک کے درمیان روڈ سے پورب ڈوک ندی کے بالکل کنارے واقع ہے دور دراز گاؤں سے لوگ عرس میں شرکت کیلئے آتے ہیں اور فیوض برکات حاصل کرتے ہیں اچھا خاصا پروگرام رکھا جاتا ہے کثیر تعداد میں عورتیں آتی ہیں لوگ اس بزرگ کے وسیلے سے مرادیں مانگتے ہیں فاتحہ خوانی ہوتی ہے نذر و نیاز کی تقسیم کے بعد عرس کا اختتام ہوتا ہے۔

کمبل شاہ بابا کا عرس

ضلع اتر دیناجپور گنجریا بازار سے پچھّم جانب ایک گاؤں فارا باڑی ہے اسی گاؤں میں مستان کمبل شاہ کا عرس سال میں ایک مرتبہ زور و شور سے منایا جاتا ہے حضرت مستان صاحب قبلہ کافی خلیق ملنسار اور اولیاء اللہ کے عقید تمند تھے ہر سال اجمیر شریف میں حاضری دیتے دوسروں کی مصیبت میں کام آتے آپ نے اپنی زندگی خدمت خلق کیلئے وقف کر دی تھی ناچیز آسیؔ کو بھی ان سے شرف زیارت حاصل تھا حضرت کا انتقال ماضی قریب میں ہوا ہے عرس کے موقع پر لوگوں کا کافی اژدھام رہتا ہے دور دور سے لوگ حاضری دیکر فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

کربلا کا عرس

ضلع کشن گنج تھانہ پوٹھیا کے تحت کربلا کا عرس ۱۵/ماگھ کو شاندار طریقے سے منایا جاتا ہے۔ اسلام پور ریلوے اسٹیشن روڈ سے جو راستہ عودگاڑا ہو کر بلدیہ ہاٹ تک گیا ہے اسی راستے سے دکھن جانب اور عودگاڑا سے پچھّم مزار اقدس واقع ہے ۔دور دراز گاؤں سے لوگ عقیدت و محبت کے ساتھ حاضری دیتے ہیں جید علماء کرام کا روحانی بیان ہوتا ہے بعد

پروگرام زائرین کو بہترین نظم وضبط کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے لوگ روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں دن کے وقت عورتوں کا جم غفیر رہتا ہے ارد گرد دکانیں لگتی ہیں نصف شب کے بعد عرس کا اختتام ہوتا ہے۔

چھتر گاچھ خانقاہ کا عرس

ضلع کشن گنج چھتر گاچھ سے پورب اور دکھن جانب ایک گاؤں خانقاہ ہے اسی گاؤں کے درمیان خانقاہ نام سے مزار اقدس ہے سال میں ایک مرتبہ ۱۱/جمادی الاول کو بڑے پیمانے پر عرس منایا جاتا ہے ۔ دور دراز گاؤں سے لوگ حاضری دیکر عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرتے ہیں کثیر تعداد میں عورتوں کی آمد ہوتی ہے رات کو پروگرام رکھا جاتا ہے نصف شب کے بعد قوالی کا پروگرام رہتا ہے صبح کو عرس کا اختتام ہوتا ہے۔

کھاری پاڑہ کا عرس

ضلع اتر دیناجپور اسلام پور کے تحت کھاری پاڑہ کا عرس سال میں ایک مرتبہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا جاتا ہے اسلام پور تین پل سے جو روڈ پورب جانب ڈمٹھی تک گئی ہے اسی روڈ پر ماٹی کنڈہ اور ڈمٹھی کے درمیان کھاری پاڑہ گاؤں کے قبرستان میں مزار اقدس واقع ہے عرس کے موقع پر دور دور سے لوگ آتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

رحمان پور کا عرس

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی میں رحمان پور خانقاہ لطیفیہ کافی شہرت یافتہ ہے یہ خانقاہ محتاج تعارف نہیں حضرت عبدالحفیظ صاحب، خواجہ وحید اصغر مخدوم علیھم الرحمتہ والرضوان صاحب

کرامت باکمال بزرگ اور عظیم المرتبت ہستی آرام فرما ہیں۔ سنجے گرام اسٹیشن سے جو روڈ پچھّم طرف گئی ہے اسی روڈ پہ یہ مزار اقدس اپنے جاہ وجلال کے ساتھ مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ سال میں ایک مرتبہ عالمی پیمانے پر عرس کا اہتمام کیا جاتا ہے دور دراز سے علماء کرام مشائخ عظام پیرانِ طریقت تشریف لاتے ہیں ضلع کٹیہار میں اس سے بڑا عرس کہیں نہیں ہوتا ہزاروں کی تعداد میں دور دراز گاؤں سے شرف زیارت کیلئے لوگ آتے ہیں علماء کرام کا جم غفیر رہتا ہے زائرین عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کرتے ہیں اچھا خاصا پروگرام رکھا جاتا ہے لوگ فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

سال ماری کا عرس

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت سال ماری میں حضرت احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ کا عرس بڑے تزک واحتشام کے ساتھ سال میں ایک مرتبہ منایا جاتا ہے۔ سال ماری اسٹیشن سے پورب سال ماری اور سوراگاچھی کے درمیان مزار اقدس واقع ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اچھا خاصا پروگرام رکھا جاتا ہے لوگ فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

ملاح پور کا عرس

ضلع کٹیہار وایا باسوئی کے تحت ملاح پور کا عرس سال میں ایک مرتبہ دو روزہ پروگرام کے ذریعہ منایا جاتا ہے۔ ہاٹ بارسوئی اور بارسوئی اسٹیشن کے درمیان ملاح پور ایک گاؤں ہے اسی گاؤں میں مزار اقدس واقع ہے اس عرس کا اہتمام نظم وضبط کے ساتھ مرواڑی لوگ کرتے ہیں کنجوس قوم ہونے کے باوجود ولی اللہ کے فیوض وبرکات کو دیکھتے ہوئے اس میں

بڑھ چڑھ کر حصہ ہی نہیں لیتے بلکہ پورے اہتمام کی ذمہ داری لیتے ہیں دو روزہ پروگرام میں جلسہ اور قوالی کا اہتمام رہتا ہے بے شمار زائرین اس بارگاہ سے فیوض حاصل کرتے ہیں۔

گھوسی کورا کا عرس

ضلع کشن گنج پوّ اخالی علاقہ کے تحت گھوسی کورا کا عرس سال میں ایک مرتبہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے پوّ اخالی سے جو راستہ پورب سابوڈانگی گیا ہے اسی راستے پر سابوڈانگی سے مشرق کی جانب مزار اقدس واقع ہے دور دراز گاؤں سے لوگ حاضری دیکر فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں اچھا خاصا پروگرام رہا ہے۔

کدواٹولی کا عرس

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی بلرام پور تھانہ سے پچھّم اتر کدواٹولی ایک گاؤں ہے اسی گاؤں کے پورب جانب مزار اقدس ہے ہر سال ۱۰/ماگھ کو بڑے پیمانے پر عرس پاک منایا جاتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کر کے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

پچلوا کا عرس

ضلع اتر دیناجپور کرن دیگھی تھانہ کے تحت پچلوا کا عرس سال میں ایک مرتبہ ۵/ماگھ کو بڑی شان وشوکت کے ساتھ منایا جاتا ہے کرن دیگھی اور ٹونی دیگھی کے درمیان کھترابا ڑی ایک مقام ہے یہاں سے دکھن جانب مزار اقدس واقع ہے عرس کے موقع پر دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اور شرف زیارت حاصل کرتے ہیں۔

جلکی کا عرس

ضلع کٹیہار وایا بارسوئی کے تحت جلکی کا عرس سال میں ایک مرتبہ منایا جاتا ہے بارسوئی سے پچھّم جو راستہ چونی گیا ہے اسی راستے میں چونی سے آگے جلکی کا مزار اقدس ہے عرس کے موقع پر کافی اہتمام رہتا ہے بے شمار لوگ زیارت کیلئے تشریف لاتے ہیں جلکی نمول گاؤں سے قریب ہے فاتحہ خوانی ہوتی ہے پروگرام کا اہتمام رہتا ہے لوگ روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

مفتی بنگال و بہار علیہ الرحمۃ والرضوان

مفتی بنگال و بہار حضرت علامہ مولانا مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال مبارک ۲۰۰۲ء میں ہوا ضلع کشن گنج تھانہ پوٹھیا کے تحت مشہور گاؤں کوسیاری آپ کی جائے پیدائش ہے آپ کا شمار ہندوستان کے اجلہ علماء کرام میں سے ہوتا تھا آپ مفتی مہاراشٹر بھی تھے آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ علم دین کی اشاعت کیلئے بھیونڈی مہاراشٹر میں صرف کیا آپ بریلی شریف میں بھی شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے بلا شبہ بنگال اور بہار کی دھرتی کو آپ کی ذات پر ناز ہے۔ علماء میں آپ کا مقام کافی بلند تھا علماء عظام میں آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں سبھی آپ کی علمی لیاقت کے معترف تھے آپ دور اندیش، معاملہ فہم، محقق اور نکتہ رس مفتی تھے آپ کے عرس چہلم کے موقع پر ہندوستان کے نامور علماء کرام مفتیانِ عظام اور شیخ المشائخ تشریف لائے اور آپ کے گوشۂ حیات پر روشنی ڈال کر خراج تحسین پیش کیا قوم یقینا آپ کی دینی خدمات کو فراموش نہیں کرسکتی۔

محمد پور خانقاہ

ضلع کشن گنج میں محمد پور خانقاہ بہت ہی مشہور ومعروف خانقاہ ہے کانکی اور پورنیہ موڑ کے درمیان 'اسرواگر' ایک مقام ہے یہاں سے پچھّم ایک کیلومیٹر کی دوری پر اور کانکی سے کچھ پچھّم اور زیادہ دکھن جانب یہ خانقاہ مرجع خلائق بنا ہوا ہے جیون پور پچھلا کے جناب

تنویر احمد صاحب کا بیان ہے کہ صاحب مزار کو اس دیار کے لوگ ادب واحترام سے بابو صاحب کا مزار کہتے ہیں۔ عالی صفت، باکمال بزرگ، صاحب کرامت ولی ہیں ان کی حیات ظاہرہ سے بھی لوگ فائدہ اٹھا رہے تھے اور بعد وصال بھی مستفیض ہو رہے ہیں ناچیز محمد ابراہیم آسیؔ نے بھی اس مقدس خانقاہ میں اپنے استاذ محترم مولانا جمال الدین صاحب قبلہ جنم جے کے ہمراہ طالب علمی کے زمانے میں شرف زیارت حاصل کرچکا ہے۔ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ ۱/رجب سے ۵/رجب کے درمیان عرس پاک منعقد کیا جاتا ہے محفل سماع ہوتی ہے علماء کرام کا روح پرور بیان ہوتا ہے بعد پروگرام آئے ہوئے زائرین کو اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آکر فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

مانوس کول کا عرس

ضلع اتر دیناجپور کے تحت سورجاپور اور پورنیہ موڑ کے درمیان واقع ہے سورجاپور سے پورب غالباً آدھا گھنٹہ پیدل کی مسافت پر مانوس کول کا عرس بڑے پیمانے پر ۱۹/چیت کو منایا جاتا ہے ظہر سے پہلے قوالی، ظہر کے بعد علماء کرام کا بیان اور بعد نماز عصر کھانے کا اہتمام رہتا ہے سورج ڈوبنے سے پہلے عرس کا اختتام ہوتا ہے دور دراز گاؤں سے آکر لوگ فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

تارا باڑی کا عرس

ضلع کشن گنج کے تحت پورنیہ موڑ سے سیدھا پچھّم غالباً ایک گھنٹہ پیدل کی مسافت پرندی کے پار اور جنتا ہاٹ سے پورب اور بائسی سے اتر تارا باڑی واقع ہے۔ سال میں ایک مرتبہ ۱۹/پھاگن کو بڑے پیمانے پر عرس منایا جاتا ہے اور دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اور فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

اس دیار کے چند اہم گاؤں کے نام ملاحظہ فرمائیں

الف	اسلامپور بستی	بڑا چندی	بیگھا باڑی	بلہار پور	بلیا مارا
آم باڑی	افریل	برنا باڑی	برام پور	بخشی بھیٹا	بابن گچھ بیگل
آلے پور	ازگا	بلوا	بے نی کانز	بوکنا بندھا	باڑی
آرالی	اڑیا ٹول	بجھرا	بغل باڑی	بیج باڑی	بنکوا
آٹھ کوسل	ادی گاڑی	بے نی باڑی	بستا	بلدیہ ہاٹ	باگ ڈوگ
آم تولہ	اسجہ	بوبرا	بنارد ھر	بائیس پیٹی	بن گاؤں
آسارو بستی	اوجین مروا	باگ ڈوپ	بن نگر	بساس پور	بودھا بستی
آٹھ کھوریا	انجھریل	بیرگاچھی	باناباڑی	باستے پور	بیر باڑی
آملہ باڑی	اک چنا	باجت پور	بی سودیگی	بوگنڈہ	بے نی
آگے رسیا	ب	بگھار	بگھا باڑی	بڑھیا ڈانگی	بوسل گاؤں
آہسجہ	بہاول گچھ	بگھوا	بانس باڑی	بابھن باڑی	بے گی ٹولہ
ابراہیم پور	بسانی	بالوگنج	برہن گچھ	بریان	بی دھوپور
اکبر چلا	بہ بل ڈانگی	برنا باڑی	بیت باڑی	بن گاؤں	بسد پور
الوا باڑی	باگ مارا	بوالی گچھ	بیل پوکھر	بلیا مونی	بنیا ٹولی
اٹھیا باڑی	بابن گاؤں	برہوٹ	بارہ دواری	بیلاتی باغ	بلدیہ پوکھر
ادرا گوری	بکسہ	بربلا	بہتا	بگری	بنگھار
اوجھا پوکھر	بالو باڑی	بیجو کھور	بجرڈی	بدھان پور	بی کور

برہا باڑی	بھاٹا گچھ	بھلکا باڑی	تارا باڑی	جرا پوکھر	جنم جے
بنگال بستی	بھولا بستی	بھیھرا	تابسا	جتہار	جگدیش پور
بالا بھیٹا	بھتور	بھیلا گوری	تارا بھیٹا	جیلا پاڑہ	جیا گاچھی
بیت باڑی	بودھرا	بھوٹیا بستی	تلیا	جیتوار پور	جاگیر بستی
بیدول	بھوٹا تھانہ بھنگا		تلنگا	جیا کھوری	جین گاؤں
بیج بستی	پل بھر بھری	تا[redacted]	تھکیر باڑی	جنک پور	جیون پور
بڑا باڑی	بھینس بندھا	تلیا پوکھر	ٹیپا گچھ	جنگل باڑی	جائے جن
بلنچہ	بھات کنڈہ	تیلی بھیٹا	ٹالی گھر	جلال پور	جھانگر ٹولی
بانس باڑی	بھکتی	تیگھرا	ٹونی بھیٹا	جائے جن	جھوپنر تل
بوہر	بھاگل پور	ترانجی باڑی	ٹپو	جلا بستی	جھنا کھور
بستہ ڈانگی	بھکچہ ماری	تکھریا	ٹھوٹی پاکھر	جگین بگڈار	جھاڑ باڑی
بانس ڈول	بھولا گچھ	تریا		جلکی	جھل جھلی
بخت پور	بھات گاؤں	تال بستی	جنگ[redacted]	جگت پور	
بارہ بیگھا	بھرستان	تارہ باڑی	جال ملک	جنگل پیر	چنا[redacted]
بھوجا گاؤں	بھنگا مالی	تیلی گچھ	جامنی گوری	جادے پور	چورو گدی
بھات بستی	بھرت گچھ	توت پوکھر	جلال بستی	جہانگیر ٹولی	چوکی
بھوتا ماری	بھوانی پور	تلسی گھٹا	جالو چوک	جنّت پور	چونی
بھولا گچھ	بھاٹول	تریال	جگڈوبا	جوکل واڑی	

چندا گچھ	چپاسار	پرانا گنج	پینچ گاچھی	پرانا بندر	خاص پور
چیتل گھاٹا	چنکی	پوال ہری پور	پیل خانہ	پورا بھیٹا	د
چارگچھیا	چلّی	پنڈت پاتا	پپری تھان	پلہس باڑی	دودھاوٹی
چین پور	چھ مٹھیا	پوکھریا	پچھّم بستی	پوٹھیا	دریاپور
چورامن	چھوسیہ	پانجی پاڑہ	پیاز پوکھر	پلنکاپ	دگلیہ
چاتھل	چھگریا	پتھار بستی	پانی گھٹا	پران بھیٹا	دلال بستی
چکنی	چھپی	پپلا	پوٹرا	پرگاؤں	دولت پور
چاندگولا	ح	پلسا	پانی سال	پیاز پوکھر	درگا بستی
چونا گارا	حسن پور	پچلوا	پرتاپور	پناسی	درزی بستی
چوپڑا	حملہ	پرگاؤں	پپلا	پہاڑ کٹہ	دکھن دواری
چندرگاؤں	پ	پچرا	پیناجی	پٹنہ گاؤں	دیور باڑی
چوندی	پان باڑہ	پیلا پور	پیکان	پوکھر پورا	دامال باڑی
چکنی ٹولہ	پٹ سری	پانچ گھچیا	پلہ باڑی	پاٹاگارا	دوموہنا
چاند پاڑہ	پیاں کھوری	پانی صدرہ	پھول واڑی	پاتری بھیٹا	دلہ پور
چوبۓ گچھ	پٹیلا بھاسا	پکھریا	پھولو پوکھر	خ	دوتول
چنی ہار	پانچ پیر	پہڑیا	پتلوا	خانقاہ	دلالی باڑی
چین گنج	پانچ گچھی	پنڈالے	پت نور	خبرگاؤں	دیپ نگر
چٹیا کھور	پیپل باڑی	پومڑا	پچلوا	خیرن	دمدمہ

دلوہ	دھرّا	ڈیگابانا	رنگامٹیا	زیرو پانی	ساگل پور
داڑھی بھیٹا	دھریا کھوئی	ڈریا بستی	رسیہ	س	سملیہ
دہسومخدومی	دھوّاں	ڈمراہ	رنچوری	سیال ڈنگا	سوءٹولہ
درگاپور	دھنیرا	ڈواپاڑہ	روحیہ	ساڑھوگارا	ساسرا
دولہ	دھنیا گچھ	ڈکیتا	راحت پور	سہاگی	سوہار
دیور باڑی	دھموہ	ڈنگاپاڑہ	رام پور	سات بولیہ	سادی پور
دامال باڑی	دھوتا	ڈمٹھی	رتوا	سیتا جھاڑی	سانپ نکلا
دودھ کمر	دھلیا	ڈانگی پاڑہ	روّاہا	سنکولہ	سئوبستی
دال بستی	دھوم نگر	ڈھیپا	رسول پور	سیون پور	سارادیگی
دہسوٹی	ڈ	ڈھکواٹولی	رنگ پور	سیرول	سیلم باری
دلشاد پور	ڈونگرا	ڈھلئی بستی	رسن پور	سیاگاؤں	سوری گاؤں
دھوم ٹولہ	ڈانگی بستی	ڈھکی پاڑہ	رحمتی	سوناپور	سوراگاچھی
دھابی	ڈیرا	ڈھاپی ٹولہ	رتن پور	سیتل پور	سترام گچھ
دھچنا	ڈمراللہ	ڈھٹھا	روہو گچھ	سنگھیا	سیم ٹولی
دھوم ڈانگی	ڈوّا باڑی	ر	رحمن پور	سری پوکھر	سری پوکھر
دھامی گچھ	ڈوکئی	رمنیا پوکھر	رسول پور	سیال طور	سجنا ملک پور
دھولا باڑی	ڈائٹن	ریاپور	ز	سات بھیٹا	سنکولہ
دھنتولہ	ڈانگول	رنگ ناتھ پور	زہر پور	سکر	سمل واڑی

سیلن
سیس ٹولہ
سوتی گھاٹا
سلہن
سکنتولہ
سال گوری
ستلہ
سکٹھیا
سی پور
سنگھی بستی
سیال پاڑہ
سدھنا
سونوتولہ
سانی ٹولی
سلتا
سادی پور
سلطان پور
سیٹھا باڑی

سمدہ
سیال طور
سنگھی ماری
سنا باڑی
سن کترا
سبرام پور
سوہیا
ساہور
سورجا پور
سرسی
سکر پور
سری پور

ش

شیوانند پور
شکار پور
شیخ پورہ
شانتی نگر
شاہ پور

شیشہ گاچھی
شمس پور
شیمل واڑی

ط

طیب پور

ع

عاقل گچھ
عودگارا
عمات پور
علی گنج
علی پور

ف

فقیر دھورا
فقیر بستی
فتح پور
فارا باڑی
فرنگ اڑا
فتح آباد

فوترا باڑی
فقیر ٹولی
فواہا گاؤں
فقیر ڈانگی

ق

قاضی گچھ
قاضی گاؤں
قالو گچھ
قدم گاچھی
قاضی ٹولہ
قاری گاؤں
قالو بھیٹا
قسوا ٹولی

ک

کاٹ کنواں
کوابھیٹا
کلیا گنج
کوسیاری

کولتھا پناسی
کٹھل باڑی
کولتھا
کاٹار
کریلا
کچنا
کلداس پور
کوٹہ
کوچو باڑی
کمات بستی
کارگ بستی
کوٹوم باشا
کندر گاؤں
کہانیا
کانتی پار
کبیر پور
کلا پاڑہ
کنّا باڑی

کدوا ٹولی
کان سوئی
کوئی تور
کوڑی ٹولہ
کمروا
کندھے لا
کاشی پاڑہ
کلیا نگر
کیکرا ماری
کپڑ نگا
کرلی کوٹ
کندر پار
کیبل ٹولی
کوٹی بستی
کچک ٹولہ
کنیا بادل
کرہ
کانچن سری

کنجہ باڑی
کولا بھیٹا
کنڈی گچھ
کوٹھی ٹولہ
کنڈال
کاکی
کانکی
کہال گاؤں
کالو گاؤں
کانتی پور
کمہار بستی
کوریا کھال
کوجی بنا
کوئی طور
کمات
کونیا بھیٹا
کوٹی بستی
کسوادھنتولہ

کالا سنگھیا
کولامنی
کالونی
کولا
کپڑ نگا
کوریا
کاشی باڑی
کلیا نگر
کنا باڑی
کنیا بادل
کول ٹولہ
کنال
کسیا
کمرسال
کھگجانا
کھاری بستی
کھرنا
کھے کھی بستی

کھیم پور
کھٹیا ٹول
کھودر گاچھی
کھترا باڑی
کھڑکی ٹولہ
کھریال ٹولی
کھوچہ باڑی
کھجور باڑی
کھٹیا پچھلا
کھپرا
کھکسا
کھاری پاڑہ
کھکسا باڑی
کھنیا
کھونتا
کھرکا
کھے کھی ٹولہ
کھٹیا ٹولی

کھمار پوکھر
کھریال

گ

گرشن بھیٹا
گیدری
گوتھرا
گیدنگ گولا
گوگ ناتی
گوا باڑی
گانجہ باڑی
گنا باڑی
گوگ بستی
گنجریا بستی
گیسل بستی
گورن ڈنگا
گنگا میلا
گوسئے پور
گنگا پور

گیئورالوٹی
گوماچند گاؤں
گڑیہال
گوال ٹولی
گوند پور
گلگلیہ
گوروبان
گوپال پور
گوا گاؤں
گلیہ
گوالی گچھ
گچھی نگر
گوا باڑی
گوچی گچھ
گوروبان
گوسئے پور
گانگر گوہاس
گیاندی

گوما چندر گاؤں
گلیہ
گوپال پور
گھاٹی سال
گھگھرا
گاٹھنگا
گٹھیا ٹول
گھیا گاؤں
گھسی پاڑہ
گھوگوجھاڑہ
گھوڑا مارا
گھوگورمل
گھسکی ٹولہ
گھورڈیا

ل

لرنگا
لہگریا
لاہو گچھ

لاروکھوا
لہسارا
لہگارا
لوچہ
لال پور
لہگریا
لنگڑاباڑی
لوہاگاڑا
لول پوکھر
لودھنا
لچھور
لکھرا
لتی پور
لکھناہار
لل باڑی
لودھن
لول باڑی
لال گنج

م

مچھیاباڑی
مسلط گاؤں
موکندرپور
ماہی نگر
میوک
مادھے پور
میناپور
ملاح پور
مکریا
ملک بستی
موری کھوا
مرالی گچھ
مالی گچھ
ملکہ ڈنگا
مرواگاؤں
میر بستی
ملنگ ڈانگی

مجھیا
منگل باڑی
مجلس پور
میٹھاپوکھر
مرجات پور
منّاٹولہ
میٹھاپور
ماراڈانگی
مہی سال
مچھول
مدن ٹولی
موٹھ باڑی
مداری پور
مانک پور
مہان گچھ
مسنابھیٹا
موتی لال
ماگورجان

مریا
مستری بستی
مافی ٹولہ
مرجان بستی
مہیس مارا
مونیا
موتی گاؤں
متھوراپور
مزواں
مبیّہ
ملک ٹولہ
موکون ٹولہ
مہیس پتنا
مان موئی
مرغاٹولی
منی رام گچھ
موناگچھ
مہات گچھ
موکوری بستی

منشی بھیٹا
ماٹی گاڑا
ملانی
مال بستی
میناپور
مجلس پور
مہیلا
مکوری بستی
میردابستی
موراباڑی
مدھی پوکھر
مارے گاؤں
موتی گنج
منائے خیر
موہن پور
مرچھائے باڑی
منیرپور
مورکاٹھی
مہیس پور

منگنابھیٹا
منورا
مٹھیاری
مجگواں
مداتی
مالن گاؤں
منجھوک
مکھان پوکھر
مان گچھ
مہکور
مان ٹولی
مرل ٹولی
مختاربھیٹا
مونی بھیٹا
ماراڈانگی
مادھی سکر
محمد پورخانقاہ
ملاح پاڑہ
مانوس کول

ملنا
مونڈی
مسناٹولہ
مان من
مزواں
مہال باڑی
منوراگاؤں
مدن پور
مجگواں
مداتی
مان گچھ
مہدی ٹولہ
مودی پوکھر
منگل پور
ملہور

ن

نساگچھ
نیزہ گچھ

نظرپور
نملہ گاؤں
نوکھا
نستہ
نرائن پور
نہال پور
نیابستی
نعمت پور
نظام پور
نیبوباڑی
نورکانی
نکولا
ناصرگنج نہال
پیلاپور
نناگوری
نیاٹولہ
ننکار
ننگلہ

ننکاری
نجت پور
نیاباڑی
نائی بستی
نارگون
نیاہاٹ

ہ

ہزاری
ہلدی باڑی
ہورہ ہاجرہ
ہیراگچھ
ہاڑی بھیٹا
ہنس کنڈہ
ہفتیہ گچھ
ہری پور
ہاڑی بھنگا
ہاتھی بندھا
ہرن توڑ

ہیرامنڈیل
ہری رام پور
ہرناتھ پور
ہرداس منی
ہریانی
ہری چندپور
ہریادھوتا
ہنس کھاری
ہنات پور
ہجلی
ہفنیا
ہاٹی
ہوٹل الواباڑی
ہٹوار
ہاتھی پاؤں

ہندوستان کی ریاستیں

دہلی
ویسٹ بنگال
بہار
آسام
اندھرا
پردیش
اتردیش
مدھیہ
پردیش
ہماچل پردیش
اروناچل پردیس
مہاراشٹرا
پنجاب
راجستھان
سکّم
تامل ناڈو
تریپورہ
اترانچل

پونڈیچری
اڑیسہ
ناگالینڈ
میزورم
میگھالیہ
منی پور
لکشدیپ
کرناٹک
کیرالا
جھارکھنڈ
جموں کشمیر
ہریانہ
گوا
گجرات
دادرانگرحویلی
دمن
چھتیس گڑھ
چنڈی گڑھ

بنگال کے ضلع

اتر دیناجپور
دارجلنگ
دکھن دیناجپور
مالدہ
جلپائی گوڑی
کوچ بہار
مرشد آباد
ہگلی
ہوڑہ
بردوان
مدناپور
نارتھ ۲۴ پرگنہ
ساؤتھ ۲۴ پرگنہ
بنکورہ
بیربھوم
پرولیا
ندیا

بہار کے ضلع

کشن گنج
کٹیہار
پورنیہ
ارریہ
دربھنگہ
بھاگل پور
کھگریا
سیتامڑھی
سمستی پور
مدھوبنی
مظفر پور
پٹنہ
نوادہ
گوپال گنج
جموئی
بھوجپور
بنکا
بھبوا
لکھی سرائے
سہرسہ
سارن
شیوہار
نالندہ
مونگیر
روہتاس
پچھمی چمپارن
پوربی چمپارن
شیخ پورہ
سوپال
سیوان
ویشالی
اورنگ آباد
بیگوسرائے
بکسر
گیا
جہان آباد
مدھے پورہ

کشن گنج سے دستیاب گاڑیوں کے نام اور نمبر

درجلنگ میل	3144
ڈبرگڑھ گوہاٹی	2423
تستہ تورسا	3142
اتر بنگ ایکسپریس	3148
کنچن کنیا ،،	3150
سرائے گھاٹ ،،	2346
برہمپتر میل	4055
مہانندا ایکسپریس	4083
اودھ آسام ایکسپریس	5609
نارتھ ایسٹ ،،	5621
گوہاٹی انارا کولم ،،	5624
گوہاٹی بنگلور ،،	5626
گوہاٹی مدراس ،،	5630
گوہاٹی بیکانیر ،،	5632
گوہاٹی دادر ،،	5646
گوہاٹی دادر بھاگل پور	5647
گوہاٹی جموں توی ،،	5651
امرناتھ گوہاٹی ،،	5653
کنچن چنگا ،،	5658
ڈبروگڑھ مدراس ،،	5930
کامروپ ،،	5960
گوہاٹی تری وندرم ،،	5628
چنئی اگ مور ،،	5929
لوہت ،،	5651

سلی گوڑی سے بذریعہ روڈ کیلومیٹر

آگرہ	1281	بیلگام	2422	کانپور	1024
احمد آباد	1948	پٹھان کوٹ	1908	لکھنؤ	1004
اجمیر	1617	پونہ	2288	لدھیانہ	1737
الہ آباد	829	پرولیا	643	گینگ ٹوک	114
امرتسر	1879	دہلی	1484	گیا	533
آسنسول	537	دہرہ دون	1569	گورکھپور	747
اورنگ آباد	1912	دھنباد	564	گوہاٹی	475
اندور	1677	ڈبروگڑھ	914	سہارنپور	1551
اودے پور	1824	حیدرآباد	1895	شیلانگ	575
الہاس نگر	2226	جبل پور	1144	شملہ	1775
بنگلور	2457	جے پور	1486	شری نگر	2308
برونی	358	جموں	1442	سورت	2156
بردوان	520	جمشید پور	728	مراد آباد	1326
بریلی	1230	رانچی	731	ممبئی	2271
بیکانیر	1834	روہتک	1528	مدراس (چنئی)	2243
بلاس پور	1467	علی گڑھ	1301	میسور	2587
بھاگل پور	457	کلکتہ	606	ناگپور	1408
بھوپال	1380	کٹک	983	وارانسی	704
پٹنہ	469	کنیا کماری	2926	وجے واڑہ	1815

مندرجہ ذیل اسٹیشن کیلئے کشن گنج سے گاڑیاں دستیاب ہیں

کشن گنج سے کیلو میٹر اور اسٹیشن کے کوڈ نمبر

کیلومیٹر	اسٹیشن کے نام	CODE	کیلومیٹر	اسٹیشن کے نام	CODE
327	بھاگل پور	BGP	28	دلکولہ	DLK
347	سمستی پور	SPJ	30	الواباڑی (اسلام پور)	AUB
355	مکامہ	MKA	57	بارسوئی	BOE
380	جمال پور	JMP	84	عظیم نگر	AZR
384	حاجی پور	HJP	88	جلپائی گوڑی	NJP
388	بردوان	BWN	114	کٹیہار	KIR
438	مظفر پور	MEP	147	مالدہ	MLDT
439	آسنسول	ASN	152	دھوپ گوڑی	DQG
444	پٹنہ	PNBE	181	فرکّا	NFK
454	دانا پور	DNR	216	نیو کوچ بہار	NEB
458	سون پور	SEE	232	مانسی	MNE
488	ہوڑہ	HWH	240	کھگڑیا	KGG
492	سیالدہ	SDAH	254	صاحب گنج	SBG
512	چھپرا	CPR	280	بیگوسرائے	BGS
513	گوہاٹی	GHY	296	برونی	BJU

کیلومیٹر	اسٹیشن کے نام	CODE	کیلومیٹر	اسٹیشن کے نام	CODE
936	بارہ بنکی	BBK	518	موتی ہاری	MKT
964	لکھنؤ	LKO	519	پرولیا	PRR
973	ستنا	STA	562	بکسر	BXR
1002	کانپور	CNB	573	سیوان	SV
1026	تین سکیا	TSK	609	ٹاٹا نگر	TATA
1071	ڈبروگڑھ	DBRT	643	دیوریہ	DEOS
1090	بھونیشور	BBS	656	مغل سرائے	MMGS
1129	شاہجہاں پور	SPN	662	لنکا	LKA
1162	جبل پور	JBP	692	گورکھپور	GKP
1200	بریلی	BE	720	مرزاپور	MZP
1209	فیروزآباد	FZD	727	خلیل آباد	KLD
1255	برہم پور	BAM	757	بستی	BST
1257	آگرہ	AF	780	بھدرک	BHC
1264	رام پور	MB	810	الہ آباد	ALD
1290	مرادآباد	MD	846	گونڈہ	GD
1308	علی گڑھ	ALJN	896	کٹک	CTC
1320	امروہہ	AMRO	925	فتح پور	FTP

CODE	اسٹیشن کے نام	کیلومیٹر	CODE	اسٹیشن کے نام	کیلومیٹر
HPU	ہاپور	1395	GRC	جالندھر	1730
ET	اٹارسی	1407	NGO	ناگور	1879
GZB	غازی آباد	1414	BZA	وجے واڑہ	1883
NDLS	نیو دہلی	1445	PTK	پٹھان کوٹ	1908
SRE	سہارنپور	1483	JU	جودھپور	1926
VSKP	وشاکھاپٹنم	1532	JAT	جموں توی	1951
DLI	دہلی	1542	NK	ناسک	1965
KNW	کھنڈوا	1585	KYN	کلیان	2099
JP	جے پور	1613	DR	دادر	2143
BAU	برہانپور	1654	MS	مدراس	2318
LDH	لدھیانہ	1678	CBE	کوئمبٹور	2642
BSL	بھساول	1708	ERS	اناراکولم	2836

ضروری نوٹ: یہ جملہ ریلوے اسٹیشن کوڈ نمبر اور کیلومیٹر انٹرنیٹ کے ذریعہ حاصل کئے گئے ہیں

(مصنف آسی)

سملیہ کا عرس

ضلع کشن گنج کے تحت سورجا پور سے قدر پچھم اور زیادہ دکھن سمیلہ کا عرس ۱۹/ ماگھ کو بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں اور فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں رات کو قوالی اور تقریر کا اہتمام رہتا ہے کثیر تعداد میں عورتوں اور مردوں کی آمد ہوتی ہے۔

داتا صاحب کا عرس

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور سے پورب چھوسیہ گاؤں میں داتا صاحب کا عرس سال میں ایک مرتبہ بڑے پیمانے پر منایا جاتا ہے دور دراز گاؤں سے لوگ آتے ہیں کثیر تعداد میں عورتیں شامل ہوتی ہیں روح پرور منظر ہوتا ہے اس علاقے میں یہ عرس کافی مشہور ہے۔

پاٹا گاڑا کا عرس

ضلع اتر دیناجپور تھانہ اسلام پور سے پورب تین پل ہو کر ایک روڈ ڈمٹھی تک چلی گئی ہے اسی روڈ پر پاٹا گاڑا ہائی اسکول سے اتر جانب سال میں ایک مرتبہ بڑے پیمانے پر عرس کا اہتمام کیا جاتا ہے کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں، اچھا خاصا پروگرام رہتا ہے۔

عرس گواباڑی

ضلع اتر دیناجپور میں ڈمٹھی ہاٹ کے تحت گواباڑی ایک گاؤں ہے اسی گاؤں سے اتر جانب حضرت صوفی سید مفیض الدین صوفی پیا اور حضرت صوفی سید یوسف پیا علیہم الرحمۃ والرضوان کا مزار اقدس واقع ہے گواباڑی کے میرے عزیز دوست محترم جناب مولانا عبدالرزاق کا بیان ہے کہ سال میں ایک دفعہ سہ روزہ پروگرام ۱۵/ ۱۶/ ۱۷/ چیت کو

تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے درگاہ کے سجادگان حضرت علامہ مولانا سید مزمل حسین صاحب اور حضرت علامہ مولانا سید علی حسن صاحب بحسن وخوبی عرس کے نظم وضبط کو سنبھالتے ہیں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوکر فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

فقیر بستی کا عرس

ضلع اتر دیناجپور اسلام پور تھانہ کے تحت علی گنج سے پچھّم اور پناسی سے پورب فقیر بستی کا عرس سال میں ایک مرتبہ بڑے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں علماء کرام کا روحانی بیان ہوتا ہے بعد پروگرام آئے ہوئے زائرین کو اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے لوگ فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

خبردار

کوئی بھی حضرات اس کتاب کے کسی بھی مواد کو جزوی یا کلی طور پر ہرگز ہرگز مصنف کی اجازت کے بغیر شائع نہ فرمائیں اگر کسی کو شائع کرنا ہو تو مصنف سے تحریری طور پر اجازت حاصل کریں ورنہ قانونی کاروائی کی جائے گی

مصنف

محمد ابراہیم آسیؔ

بی اینڈ بی ویلفیئر ایسوسی ایشن رجسٹریشن نمبر ۱۳۶۶

قوانین وفوائد

۱) بلاتفریق مذہب ومسلک امیر وغریب اس تنظیم کا ممبر بن سکتا ہے

۲) جو بھی ممبر بننا چاہے انٹری فارم بھر کے کوپن اور آئی کارڈ حاصل کریں

۳) ماہانہ فیس عہدیدار اور غیر عہدیدار امیر وغریب سب کے لئے برابر ہے

۴) تنظیم ایک سال تک ممبر یا غیر ممبر کسی کی بھی مدد نہیں کرے گی

۵) ہر ممبر کی مدد اسی وقت کی جائے گی جب اس کی ممبرشپ ایک سال پوری کر لی ہو

۶) تنظیم ایک سال کے بعد دو سال تک صرف ممبر کی مدد کرے گی

۷) اگر کوئی ممبر اپنی ممبرشپ ختم کرنا چاہے تو اس کو مکمل رقم واپس کی جائے گی لیکن ایک سال مکمل کرنے کے بعد اس سے قبل نہیں

۸) ہر ماہ کی فیس دوسرے ماہ کی ۱۰/ تاریخ تک ادا کر دیں

۹) ممبئی میں رہتے ہوئے تین ماہ تک فیس نہ ادا کرنے پر اس کی ممبرشپ ختم کر دی جائے گی وطن میں رہنے پر ایک سال تک ممبرشپ باقی رہے گی

۱۰) تنظیم کا ہر ممبر اپنے بھائی کی طرح ہے اور اگر آپسی تنازع ہو تو اس کو مل جل کر حل کیا جائے گا

۱۱) اگر کوئی ممبر کسی تکلیف میں پڑ جائے تو سبھی مل کر اس کو حل کرینگے

۱۲) اگر کوئی ممبر دستور ہند کے تحت قانونی مجرم ہو تو اس کی ممبرشپ ختم کر دی جائے گی اور قانون کی مدد کی جائے گی

۱۳) تنظیم کے عہدیدار کے علاوہ گیارہ آدمی پر مشتمل ایک ایکشن کمیٹی ہوگی جن کو یہ اختیار ہوگا کہ عہدیدار اپنی ذمہ داری نہ سنبھالنے پر اس کو عہدہ سے ہٹا سکتی ہے یا کچھ دنوں کیلئے معطل کر سکتی ہے

۱۴) کوئی بھی میٹنگ نوٹس کے ذریعہ بلائی جائے گی حاضرین مجلس جو فیصلہ کرینگے اسی پر عمل ہوگا جو حاضر نہ ہو اس کو بعد میں اعتراض کا حق حاصل نہ ہوگا

۱۵) تنظیم کو پورا اختیار ہوگا کہ تنظیم کے قوانین وضوابط کے خلاف ورزی کرنے پر اس کی ممبرشپ ختم کر دی جائیگی

۱۶) اگر کوئی ممبر اپنی بیٹی یا بہن کی شادی کیلئے رقم قرض لے تو اس رقم کو ایک سال کے اندر ادا کرنا ضروری ہوگا

۱۷) بغیر ضمانت دار کے کسی طرح کا قرض نہ دیا جائیگا ضمانت دار کو اس تنظیم کا ممبر ہونا لازمی ہوگا

۱۸) اگر کوئی ممبر وطن میں پریشان ہو اور تنظیم کو اطلاع کرے تو اس کی جمع شدہ رقم بھیج دی جائے گی

۱۹) اگر کوئی ممبر کھیتی باڑی کیلئے رقم قرض لے تو اس کو فصل کاٹنے اور فروخت کرنے تک مہلت دی جائے گی

۲۰) اگر کوئی ممبر مہلک مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کا علاج مفت کرایا جائے گا اگر ممبر کا رشتے دار ہو تو تنظیم ۲۰/ فیصد ادا کرے گی

۲۱) اگر کسی ممبر کا ممبئی میں انتقال ہو جائے تو اس کا کفن دفن تنظیم مفت میں کرے گی

۲۲) اگر کوئی ممبر وطن سے ممبئی آئے اور پریشان ہو تو خرچ کیلئے تنظیم سے رقم قرض لے اور کام پر لگنے کے تین ماہ بعد ادا کرے

۲۳) اگر کوئی ممبر بیمار ہے اور گھر جانا چاہتا ہے تو جانے کا کرایہ اور راستے کا خرچ مفت دیا جائیگا اگر قرض لینا چاہتا ہے تو اس کو ادا کرنا ہوگا

۲۴) اگر کوئی ممبر دکان یا کارخانہ چلانا چاہتا ہے تو تنظیم اپنے نام پر دکان لے کر اس کو چلانے دیگی اس سے کوئی منافع نہیں لیا جائے گا

۲۵) ہر قرض کیلئے اپنی جمع شدہ رقم سے زائد لینے پر کسی ممبر کا ضمانت دار ہونا ضروری ہے

۲۶) حساب کتاب اور کسی بھی معاملہ میں اپنی بات کہنے کا ہر ممبر کو پورا حق حاصل ہوگا